جمادی الاولیٰ تا شعبان المعظم (1447ھجری) کے 6 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد:20)

صفحات 352

خواتین کے لئے



(خواتین کے لئے) اسلامی بیانات (جلد:20)

جُمادَی الاُولیٰ تا شَعبانُ المعظم (1447ہجری) کے 4ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد:20)



خواتین کے لئے

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Centre

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

عنوان

اسلامی بیانات (جلد:20)

موضوع

بیانات (برائے خواتین)

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ

المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

صفحات

352

ٹوٹل تعداد

6000

پہلی اشاعت

ربیع الاول 1447ھ، اگست 2025ء

تعداد: 6000

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

تصدیق نامہ

تاریخ: 25-08-2025 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ حوالہ نمبر: 310

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات (جلد:20)"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر شعبہ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ شعبہ نے اسے عقائد، کفریہ عبارات اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ شعبہ پر نہیں۔

شعبہ تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

25-08-2025

پاکستان کے چند مکتبۃ المدینہ

کراچی: عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ نزد عسکری پارک کراچی	+92 312 2802126	لاہور: داتا دربار مارکیٹ نزد سستا ہوٹل گنج بخش روڈ لاہور	+92 42 37300561
ملتان: نزد ہیپاٹل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان	+92 61 4511192	اسلام آباد: فیضان مدینہ، شہیر شریف روڈ، جی 11 مرکز، اسلام آباد	+92 314 5208663
فیصل آباد: امین پور بازار فیصل آباد	+92 41 2632625	راولپنڈی: اقبال روڈ فضل داد پلازہ بیسمنٹ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی	+92 51 5553765
حیدر آباد: فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد	+92 313 0492960	پشاور: سٹی ٹاور شاپ #الف 15,16 کابلی روڈ پشاور	+92 341 1458486
کراچی: اردو بازار نزد سوجھراج ہسپتال کراچی	+92 318 3402526	کراچی: رضا مسجد چشتیہ مارکیٹ کورنگی 4 نمبر کراچی	+92 311 2569741
گجرانوالہ: عرفات کالونی شیخوپورہ موڑ بی بی روڈ گجرانوالہ	+92 316 7223528	گجرات: گلی فیضان مدینہ شاہ جہانگیر روڈ گجرات	+92 312 6372786
آزاد کشمیر: نزد فیضان مدینہ چوک شہیداں میرپور آزاد کشمیر	+92 300 5787824	خان پور: شاہی روڈ نزد دوا رانی چوک خان پور	+92 312 7436719

UAN: +92211111252692, Ext : 1144 :92-313-1139278, Ext : 9223

www.dawateislami.net www.maktabatulmadinah.com

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadinah.com

اِجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
1	اجمالی فہرست	3
2	بیان سننے کی نیتیں	4
3	المدینۃ العلمیۃ کا تعارف	6
4	پیشِ لفظ	8
5	قیامت کی نشانیاں	9
6	راہِ نجات	27
7	انسان خسارے میں ہے	52
8	ماں باپ کو ستانا حرام ہے	68
9	شیطان کی انسان سے دشمنی	89
10	برداشت سنتِ انبیاء ہے	106
11	واوصافِ صدیقِ اکبر	126
12	بچوں کی تربیت کیسے کریں؟	146
13	دُنیا چار لوگوں کی ہے	167
14	امام جعفر صادق کی مبارک عادتیں	189
15	نیکیوں میں جلدی کیجئے	211
16	سفر معراج اور پیاری نماز	227
17	گناہ چھوڑنے کا انعام	252
18	جھوٹ کی تباہ کاریاں	268
19	موت کے قاصد	285
20	شرم وحیا	305
21	رمضان سدھرنے کا مہینا ہے	324
22	6دُرُودِ پاک اور 2دعائیں	347
23	اسلامی بہنوں کے نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ	351

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

بیان سننے کی نیتیں

پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حَسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً ☆رِضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام ومصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے آخر سے صفحہ نمبر 347 سے دیکھ کر پڑھائیں۔

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

فیڈبیک ڈپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے ”اسلامی بہنیں“ کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں: 0311-9293713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں: 0315-2692786

www.dawateislami.net

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Center)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ / جولائی 2003ء کو اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا و علما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت (16) شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ ماہنامہ خواتین (18) شعبہ پیغاماتِ عطّار (19) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات (20) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (21) شعبہ بچّوں کی دنیا (22) شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (23) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (24) شعبہ رابطہ برائے مصنفین

www.dawateislami.net

و محققین (25)شعبہ انتظامی امور (26)شعبہ تنظیمی رسائل (27)شعبہ جات کورسز کا نصاب (28)شعبہ میڈیا کانٹینٹ (29)شعبہ خود کفالت (30)شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں: ☆باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔ ☆قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆افادۂ خواص و عوام کے لئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆اہل بیت و صحابہ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔ ☆دِینی و دُنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ و اساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات و حواشی کے ساتھ شائع کرکے ان کی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اُصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کے لئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

تاریخ: 8 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ/25 اگست 2025ء

www.dawateislami.net

پیشِ لفظ

کسی بھی دور میں **"بیان و تقریر"** کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آج کے دور میں بھی دینی تعلیمات پھیلانے کا ایک بہترین ذریعہ **"بیان"** ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف (نیکی کی دعوت دینے) اور نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (بُرائی سے منع کرنے) کا عظیم کام سر انجام دیا جاسکتا ہے۔ خود مبلغِ اعظم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبلیغِ اسلام کیلئے بیان و خطبہ کو رونق بخشی۔ آپ کے دلکش و دلنشیں بیانات کی تاثیر ہی تھی کہ ہر طرف اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔ آپ کے بیانات کی اثر انگیزی کیسی ہوتی کہ صحابیٔ رسول حضرت عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں: ایک دن رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھائی، پھر اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کر کے ایسا بیان فرمایا کہ جس سے آنسو بہہ پڑے اور دل خوف زدہ ہو گئے۔[1] رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے بیانات کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے تحت وعظ و نصیحت پر مشتمل بیانات کا سلسلہ ہوتا ہے، دنیا بھر میں اسلامی بھائیوں کے لیے ہفتہ وار اجتماعات کا سلسلہ جمعہ اور جمعرات کی درمیانی شب کو ہوتا ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے لئے عموماً بدھ کے دن یہ سلسلہ ہوتا ہے۔ (نگران اسلامی بہن سے مشورہ کر کے دن میں تبدیلی کی جاسکتی ہے)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے مشورے کے مطابق اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پہلے ہی کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 1441 تا 1446 کے بارہ ماہ میں ہونے والے بیانات اُردو زبان میں اٹھارہ (19) جلدوں بنام **"اسلامی بیانات (جلد 1 تا 19)"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے آخری 15 جلدوں کے بیانات بیرونِ ملک کے اجتماعات کیلئے مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی

1 . . . ابو داؤد، 4/267، حدیث: 4607

www.dawateislami.net

ہوئے ہیں اور اب جمادی الاولیٰ تا شعبان المعظم (1447ہجری) کے 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات کا مجموعہ بنام (اسلامی بیانات جلد:20) پیشِ خدمت ہے۔

اس جلد کے اکثر بیانات پُرانے بیانات سے تیار کیے گئے ہیں۔ یہ بیانات رکنِ شوریٰ و نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری سے تنظیمی تفتیش، دارُ الافتا اہلسنّت سے شرعی تفتیش اور اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔ بیانات کے ترمیم و اضافہ سے لے کر فائنل کرنے کے مراحل تک تمام کام پر المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے مولانا محمد جان مدنی عطاری زادَہ اللہُ عِلْماً نے خدمات سرانجام دیں۔

ان بیانات پر مختلف مراحل میں کام ہوئے: تمام بیانات کو ترمیم و اضافے کے بعد اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھالا گیا، بیانات میں موجود تمام روایات و منقولات کی تفتیش و تخریج کی گئی، تمام آیاتِ کریمہ کی پیسٹنگ اور آیات و ترجمے کا تقابل کیا گیا، تمام بیانات کی فارمیشن، پیج سیٹ اپ، پیراگرافنگ کی گئی، ان تمام مراحل سے گزارنے کے بعد بیانات کو فائنل کیا گیا اور پروف ریڈنگ کے بعد پرنٹنگ کے لئے پیش کیا گیا۔

اللہ پاک ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) 15.08.2025

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَوْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَقَّتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ یعنی جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا یا اللہ پاک کی بارگاہ میں میرے وسیلے سے دعا کی، بروزِ قیامت اُس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! درودِ پاک پڑھنے کا اپنا معمول بنائیں اور آیئے ہم بھی اب دُعا کرتی ہیں کہ اے ہمارے پیارے اللہ پاک! ابھی جو درود شریف ہم نے پڑھا اس کی برکت سے قیامت کے دن ہمیں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب فرما۔ اٰمین بجاہِ خَاتَمِ النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قیامت کب آئے گی...؟

پیاری اسلامی بہنو! قیامت کب آئے گی؟ یہ ایک دلچسپ اور بہت پُرکشش سُوال ہے۔ عُموماً لوگ اس سُوال میں دِلچسپی لیتے ہیں، جاننا بھی چاہتے ہیں کہ آخر قیامت کب آئے گی؟ کیا آپ کو معلوم ہے کہ قرآنِ کریم نے اس سُوال کا بالکل واضح جواب دیا ہے۔ ایک مرتبہ غیر مُسْلِموں نے ہمارے پیارے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سُوال پوچھا تھا، قرآنِ کریم میں ہے:

---

1 ... فضل الصلاۃ علی النبی للقاضی اسماعیل بن اسحاق الازدی، ص:57، حدیث:50

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ترجمۂ کنزالعرفان: آپ سے قیامت کے متعلق سوال (پ9، الاعراف:187) کرتے ہیں کہ اس کے قائم ہونے کا وقت کب ہے؟

اس سُوال کا جواب اللہ پاک نے کیا دِیا؟ سنیئے!

لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً (پ9، الاعراف:187) ترجمۂ کنزالعرفان: تم پر وہ اچانک ہی آجائے گی۔

معلوم ہوا قیامت اچانک آئے گی، اُس لمحے آئے گی کہ لوگوں کو وہم و گمان بھی نہیں ہو گا۔

قیامت آنے کا ہولناک منظر

آج کل سائنس نے ترقی کر لی ہے ❁ عام طور پر بہت ساری چیزوں کی پیشین گوئی کر دی جاتی ہے ❁ محکمہ موسمیات بتا دیتا ہے کہ فُلاں وقت بارش آنے کے امکانات ہیں ❁ فُلاں دِن طوفان آسکتا ہے ❁ فُلاں وقت سمندری طوفان آئے گا ❁ فُلاں دِن ❁ فُلاں وقت سُورج گرہن لگے گا۔ مگر عنقریب کائنات کا سب سے بڑا حادثہ رُونما ہونے والا ہے ❁ کوئی سائنس ❁ کوئی ٹیکنالوجی ❁ ریڈار ❁ سیٹلائٹ وغیرہ وغیرہ کوئی بھی چیز اس حادثے کا پیشگی اشارہ نہیں دے گی، لوگوں کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا کہ ❁ اچانک بالکل اچانک سُورج اور چاند بے نُور ہو جائیں گے ❁ ستارے بارِش کی طرح زمین پر گرنے لگیں گے ❁ بڑے بڑے سیّارے آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گے ❁ اور زمین شدید ترین زلزلے کے ساتھ لرز اُٹھے گی۔

احادیثِ کریمہ میں ہے: 2 شخص بازار میں ہوں گے، ایک کپڑا خرید رہا ہو گا، دوسرا بیچ رہا ہو گا، دُکاندار کپڑا کھول کر دِکھا رہا ہو گا، ابھی یہ سودا کر نہیں پائیں گے، کپڑے کو واپس لپیٹ نہیں پائیں گے کہ قیامت آجائے گی۔ **مزید ارشاد ہوا:** ایک آدمی بیٹھا کھانا کھا رہا ہو گا، یہ لقمہ توڑ لے گا، ابھی مُنہ تک نہ لے جائے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ (بخاری، 4/248، حدیث:6506)

یعنی قیامت اتنی اچانک آئے گی، پہلے سے کوئی پیشین گوئی نہیں ہو گی، کوئی اِشارہ نہیں ہو گا، لوگ قیامت سے بے فِکر، دُنیا کی لذّتوں میں مگن ہوں گے کہ چند ہی لمحوں میں یہ عظیم اور

www.dawateislami.net

خوفناک حادثہ ہو گا اور قیامت برپا ہو جائے گی۔

قیامت کی ایک بنیادی نشانی

پیاری اسلامی بہنو! اس سے معلوم ہوا کہ قیامت آنے کی ایک بنیادی نشانی غفلت ہے، قیامت اس وقت آئے گی، جب لوگ اس سے بالکل غافِل ہوں گے، اپنی دُنیا میں مَصْرُوف، دُنیوی لذّتوں میں مگن اور نجانے کیسے کیسے کاموں میں مَصْرُوف ہوں گے، قیامت کی طرف کسی کا دھیان ہی نہیں ہو گا، اس وقت قیامت آجائے گی۔

افسوس! آج اگر ہم غور کریں تو قیامت کی یہ نشانی کافی حد تک پُوری ہوتی دِکھائی دے رہی ہے، آہ! اب قبر و آخرت اور قیامت سے غفلت بہت عام ہے، اب ہم دُنیا میں ایسے رہتی ہیں، گویا ہم نے کبھی مرنا ہی نہیں، یہاں سے جانا ہی نہیں، قیامت آنی ہے، ضرور آنی ہے، آکر ہی رہنی ہے، ہم سب یہ جانتی بھی ہیں، مانتی بھی ہیں، اس کے باوُجُود غفلت چھائی ہوئی ہے، صبح اُٹھنے سے لے کر رات سونے تک بس دُنیا، دُنیا اور دُنیا ہی کی فِکْر ہے، قیامت کے متعلق تو خیال بھی نہیں آتے، یُوں سارا دِن کھیل کُود میں گزار کر غفلت کی نیند سو جاتی ہیں۔

دن لَہْو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے شرمِ نبی، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

وضاحت: دِن فضولیات میں کٹا، رات بھر غفلت کی نیند سوئے رہے، نہ دِن میں خُدا کی یاد، نہ رات کو عِبَادت کا وقت...! نہ شرمِ نبی، نہ خوفِ خُدا، یہ بھی نہیں ہے، وہ بھی نہیں۔

مجھے نیند کیسے آسکتی ہے؟

سید احمد حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے نیک بندے تھے، آپ ساری رات جاگتے رہتے، عِبَادت کرتے رہتے، بعض دفعہ لوگ اِصْرار کرتے، (بار بار کہتے) کہ سو جایئے! کچھ دیر آرام کر لیجئے، آپ فرماتے: جس کیلئے جہنّم دہکائی جارہی ہو، جنّت سجائی جارہی ہو مگر وہ نہ جانتا ہو کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے؟ جہنّم میں جانا ہے، یا جنّت ٹھکانا ہے؟ بھلا اس کو نیند کیسے آسکتی ہے؟ (تذکرۃ الاولیاء، 1/220)

www.dawateislami.net

اللہ! اللہ! یہ تھے قیامت کو یاد رکھنے والے لوگ...! ان کی سوچ کیسی تھی، ذِہن کیسا تھا؟ ہر وقت ان کے دِل و دِماغ پر قیامت کی ہولناکیاں اور میدانِ محشر کی دہشت چھائی رہتی تھی، قیامت کے خوف سے راتوں کو نیند تک نہیں آیا کرتی تھی...! اور اب ہمارا کیا حال ہے؟ کبھی کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ لیں، قیامت کے تذکرے پر مبنی بیان وغیرہ سُن لیں، تب قیامت یاد آجائے تو آجائے، ورنہ بس دُنیا کی لذّتوں میں مگن، بس دُنیا ہی دُنیا کمانے میں مصروف ہیں۔

حبشی غُلام اور فِکرِ آخرت

حضرت رَبَاح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ ایک حبشی غُلام خریدا، اسے گھر لے آئے۔ اس غُلام کی عادت بہت نِرالی تھی، یہ رات بھر سوتا نہیں تھا، ایک مرتبہ جب رات چھا گئی، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا تو حضرت رَبَاح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس غُلام سے پُوچھا: تم رات کو سوتے کیوں نہیں ہو...؟ غُلام نے جواب دیا: جب رات کا اندھیرا پھیل جاتا ہے تو میں قبر اور جہنّم کی تاریکی کو یاد کرتا ہوں، اس وجہ سے میری نیند اُڑ جاتی ہے، دِل غمگین ہو جاتا ہے، پھر جنّت اور اس کی نعمتوں کو یاد کرتا ہوں تو دِل میں شوقِ عِبادت اُٹھتا ہے، چنانچہ رات عِبادت میں گزارتا ہوں، اب آپ ہی بتائیے! ایسی کیفیت ہو تو کیسے سو سکتا ہوں؟ حضرت رَبَاح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ جواب سُنا تو اس غُلام کو آزاد کر دیا۔ (درۃ الناصحین، ص254)

چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے...!!

حضرتِ عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مرتبہ رونے لگے، آپ کو روتا دیکھ کر زوجہ محترمہ بھی رونے لگیں، بعد میں دیگر گھر والے بھی رونے لگے، جب رونے کا سِلسِلہ رُکا تو عَرض کی گئی: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! آپ کیوں رو رہے تھے؟ فرمایا: مجھے بارگاہِ الٰہی میں حاضِر ہونا یاد آگیا تھا جس کے بعد کوئی جنّت میں جائے گا تو کوئی دوزخ میں یہ کہہ کر آپ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو

www.dawateislami.net

گئے۔(حلیۃ الاولیاء، 5/303، رقم:7201)

پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے قیامت کے دِن کا خوف...!! قیامت آنے کی فِکْر! اللہ کرے کہ ہمیں بھی قیامت سے متعلق ایسی فِکْر نصیب ہو جائے! کاش! دِل سے غفلت کے پردے ہٹ جائیں اور ہم سنجیدگی کے ساتھ قیامت کو یاد رکھنے اور اس کی تیاری کرنے والی بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کا عِلْم کیوں چھپایا گیا؟

پیاری اسلامی بہنو! قیامت کب آئے گی؟ اس کا دُرُست وقت تو اللہ پاک ہی جانتا ہے یا اس کے بتائے سے اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانتے ہیں ۞ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت آنے کا دِن بھی بتایا ہے کہ جمعہ کے دِن آئے گی ۞ تاریخ بھی بتائی ہے ۞ مہینا بھی بتایا ہے کہ محرم الحرام کا مہینا ہو گا ۞ 10 تاریخ ہو گی۔ ایک چیز جو نہیں بتائی گئی، وہ ہے: **سال**۔ سَن نہیں بتایا کہ فُلاں سَن میں قیامت آئے گی، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانتے تھے مگر نہیں بتایا، اس لئے تاکہ ہم ہر وقت اس سے ڈرتی رہیں اور اس کی تیاری میں مَصْرُوف رہیں۔

قیامت کی نشانیاں

ہاں! قیامت آنے کی بہت ساری نشانیاں ہیں، جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتائی ہیں، آیئے! قیامت آنے کی چند نشانیاں سنتی ہیں اور اس سے ہم نے عِبْرت لینی ہے، ان احادیث میں جن باتوں کا ذِکْر کیا گیا ہے، ہم نے قیامت کی تیاری کے سلسلے میں ان کاموں سے بچنا ہے۔ آیئے! احادیث سنتی ہیں:

فتنوں کی کَثْرت

صحابیِٔ رسول حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت سے پہلے فتنے یُوں اُٹھیں گے، جیسے رات کی تاریکی چھا جاتی ہے، اس وقت آدمی صبح کو مؤمن مگر شام کو کافِر ہو گا، شام کو مؤمن اور صبح کو کافِر ہو گا، اس دَور میں ❁ بیٹھا شخص کھڑے ہوئے سے ❁ کھڑا ہوا، چلنے والے سے ❁ چلنے والا، دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔(ابن ماجہ، 4/336، حدیث: 3961)

اللہ! اللہ! پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک میں بتایا گیا کہ فتنوں کی کَثْرت قیامت آنے کی نشانی ہے، آہ! یہ نشانی اب پُوری ہوتی دِکھائی دے رہی ہے، اب وہ زمانہ ہے کہ ہر طرف سے فتنے ہی فتنے اُٹھ رہے ہیں ❁ کوئی فتنہ مَشْرِق سے اُٹھتا ہے ❁ کوئی مَغْرِب سے اُٹھتا ہے ❁ کہیں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی بے ادبی کا فتنہ ہے ❁ کہیں شانِ انبیا اور شانِ اَوْلیا کو گھٹانے کی ناپاک کوششیں کی جاری ہیں ❁ غیر مُسْلِم پُوری طرح مُسَلَّط ہو چکے ہیں ❁ سوشل میڈیا نے اپنی جگہ تباہی مچا رکھی ہے ❁ وہ فتنے جو پہلے کسی شہر میں اُٹھتے تھے، پھیلنے سے پہلے ہی دَم توڑ جاتے تھے، اب سوشل میڈیا کی وجہ سے ایک چھوٹے سے گاؤں میں اُٹھنے والا فتنہ کچھ ہی گھنٹوں میں دُنیا بھر میں پھیل جاتا ہے اور ہم ہیں کہ اس سے غافِل ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! اس دَور کے تقاضوں کو سمجھئے! یہ فتنوں کا دَور ہے، اس وقت کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ انسان اپنا ایمان بچانے میں کامیاب ہو جائے۔ لہٰذا پُوری سنجیدگی کے ساتھ اس پر تَوَجُّہ دیجئے! خُود کو فتنوں سے بچایئے! اور ایمان کی حفاظت میں لگی رہئے!

مسلمان کا بہترین مال

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آئے گا کہ اس وقت مسلمان کا بہترین مال بکری ہو گی، تاکہ بکریاں لے کر پہاڑوں اور بارش کی جگہوں کی طرف نکل جائے اور فتنوں سے اپنا ایمان بچالے۔(بخاری، 1/18، حدیث:19)

www.dawateislami.net

پیاری اسلامی بہنو! یہ ہمیں فتنوں سے بچنے کی ترغیب دِلائی گئی ہے کہ جب فتنے پھیل جائیں، انسان کو دِین بچانا مشکل ہو جائے، ایسے وقت میں بندۂ مؤمن کو چاہئے کہ ان فتنوں سے الگ تھلگ ہو جائے۔

اب دیکھئے! ہمیں تعلیم تو یہ دی گئی ہے کہ فتنوں کے وقت خُود کو ان فتنوں سے دُور رکھو! ان کے قریب بھی مت جاؤ! مگر افسوس! ہمارا حال بُرا ہے، ہمارے ہاں تو یہ سوچ پائی جاتی ہے کہ **سُنو سب کی، کرو اپنی**، یہ بہت خطرناک سوچ ہے، ہمیں فتنوں سے بچنے کا حکم ہے، نہ یہ کہ ہم خُود بڑھ کر ان فتنوں کی نذر ہو جائیں اور خُوب تَوَجُّہ سے ان فتنوں کی باتیں سُنیں اور اپنا ایمان برباد کر بیٹھیں، ایمان بچانا ہے تو فتنوں سے دُور ہیں! بس اللہ و رسول کے اَحکامات پر عَمل کیجئے! ❁ جہاں تک ہو سکے نیکی کی دعوت عام کیجئے! ❁ اور اپنے بچوں کے ساتھ گھر پر رہیں! ❁ سوشل میڈیا بھی فتنوں کا ایک گھر ہے، اس سے بھی جہاں تک ہو سکے بچتی رہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہم اپنا ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِلم اُٹھ جائے گا

بخاری شریف میں حدیث ہے، رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ عِلْم اُٹھ جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی۔ (بخاری، 4/337، حدیث:6808)

پیاری اسلامی بہنو! قیامت کی یہ نشانی بھی آج کے دَور میں پُوری ہوتی دِکھائی دے رہی ہے۔ افسوس! آج کل معلومات کی تو فراوانی ہے مگر ❁ حقیقی عِلْم ❁ کِتابی عِلْم ❁ تحقیقی عِلْم جو ❁ قرآن وسُنّت سے سیکھا جائے ❁ حدیثیں پڑھ کر سیکھا جائے ❁ عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کی کتابیں پڑھ کر سیکھا جائے، افسوس! اس عِلْم کی آج بہت کمی ہے، اسی سے اندازہ لگا لیجئے کہ آج کی نوجوان نسل

www.dawateislami.net

دِین سیکھنے کے لئے ❁نہ قرآنِ کریم پڑھتی ہے ❁نہ تفاسیر پڑھتی ہے ❁نہ اَحادیث کی کتابیں پڑھتی ہے ❁نہ دِینی کتابوں کا مطالعہ کرتی ہے بلکہ دِین سیکھنے کے لئے دِینی لٹریچر کو پیچھے ہٹا کر سوشل میڈیا کا استعمال کر رہی ہے۔ پھر سوشل میڈیا تو سوشل میڈیا ہے، یہاں ہر طرح کے بازار لگے ہوئے ہیں، جس کے دِل میں جو آرہا ہے، وہ بول رہا ہے، اس کا نتیجہ کیا ہے؟ کِتابی عِلْم ختم ہوتا جا رہا ہے، غیر معیاری معلومات عام ہوتی جارہی ہیں۔

کتابی عِلْم نہ ہونا بھی وبال ہے

یاد رکھئے! کِتابی عِلْم نہ ہونا، محض سُنی سُنائی باتوں پر یقین کر کے بیٹھ جانا، یہ بہت بڑی بیماری ہے۔ بنی اسرائیل میں جو لوگ گمراہ ہوئے، اُن کو ایمان نصیب نہیں ہوا، اس کا ایک سبب قرآنِ کریم میں یہ بھی بیان ہوا، ارشاد ہوتا ہے:

وَ مِنْهُمْ اُمِّیُّوْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِیَّ (پ1، البقرۃ:78)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا یا کچھ اپنی من گھڑت

پتا چلا کتاب سے جاہل ہونا، مثلاً ❁قرآنِ کریم نہ سیکھنا ❁حدیثیں نہ سیکھنا ❁عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کی کتابوں کی بجائے سُنی سُنائی پر رہنا ❁اسی کو عِلْم و تحقیق کا معیار بنالینا، یہ بھی ایک طرح کی جہالت ہے جو گمراہی کا سبب بن جاتی ہے۔ آج یہ بات عام ہے۔ دِین سارے کا سارا عربی زبان میں ہے مگر حالت یہ ہے کہ عربی کی الف سے باء نہیں آتی، قرآنِ کریم جو عربی زبان میں ہے، حدیثیں جو عربی زبان میں ہیں، یہ پڑھنی ہی نہیں آتیں اور لوگ بس سوشل میڈیا سے باتیں سُن کر عُلَمائے کرام کے خِلاف کھڑے ہو رہے ہیں، قرآن و حدیث کی ایسی ایسی غلط تشریحات کی جاتی ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ...!!! اس لئے ہمیں چاہئے کہ کِتابی عِلْم سیکھنے کی طرف آئیں۔ کتابوں میں بھی کوئی ایسی بات ہو جو سمجھ نہ آئے یا اس کے ڈبل مطلب بنتے ہوں تو اپنی اٹکل سے کسی بات کا مفہوم نہیں نکالنا چاہیے، کچھ احکام ایسے ہوتے ہیں جو ختم ہو چکے ہوتے ہیں، کچھ احکام

www.dawateislami.net

ایسے ہوتے ہیں جن کی کافی وضاحت ہوتی ہے، کچھ ہر ایک شخص کے لیے نہیں ہوتے، ایسے میں علمائے حق کا دامن تھامنا بہت ہی ضروری ہے اُنہیں عاشقانِ رسول علما و مفتیانِ کرام سے سمجھیں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دین کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

کتابی عِلم سیکھنے کا ایک ذریعہ

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی آج کے دور میں عِلْمِ دِین عام کرنے میں مصروف ہے، ❁ مدرسۃُ المدینہ کے ذریعے قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی تعلیم عام ہو رہی ہے، اسی طرح ❁ جامعۃ المدینہ ❁ فیضان آن لائن اکیڈمی ❁ ہفتہ وار مدنی مذاکرہ ❁ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع وغیرہ عِلْمِ دِین سیکھنے کے بہترین ذرائع ہیں۔ انہی میں ایک ذریعہ "**ہفتہ وار رسالہ "مُطالعہ** بھی ہے۔ امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے مدنی مذاکرے میں ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دِلاتے ہیں، مختصر، معلوماتی اور تحقیقی رسالہ ہوتا ہے، آسان اُردو میں لکھا جاتا ہے، اس میں ہر ہر بات کا حوالہ بھی لگایا جاتا ہے، الحمدللہ! دُنیا بھر کے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھنے یا آڈیو سننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔ آپ بھی ہفتہ وار رسالہ پڑھنے کی عادَت بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت سارا عِلْمِ دِین سیکھنے کی سَعادت نصیب ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حلال و حرام کے معاملے میں بے پروائی

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ، اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروانہ ہوگی کہ اس نے (مال) حلال ذریعے سے حاصل کیا یا حرام ذریعے سے۔ (بخاری، 2/7، حدیث:2059)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پرواہو جائیں گے ، پیٹ کی فکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے ، آمدنی بڑھانے ، مال جمع کرنے کی فکر کریں گے ، ہر حرام وحلال لینے پر دلیر ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔(مراٰۃ المناجیح،4/229)

پیاری اسلامی بہنو! یہ دَور واقعی آ چکا ہے، آج کل حلال و حرام کی پروا کہاں رہ گئی ہے...! ❁ سُودِی لین دَین عام ہے ❁ رِشْوت عام ہے ❁ ناپ تول میں کمی کی جاتی ہے ❁ جو ملازِم ہیں ❁ نوکری پیشہ ہیں، وہ پُوری ایمان داری کے ساتھ کام کریں، یہ بھی بہت کم رہ گیا ہے ❁ جھوٹ بول کر ❁ جھوٹی قسمیں کھا کر سودا بیچا جاتا ہے اور اس پر بڑی دلیری سے کہتے ہیں: سچ کا زمانہ نہیں ہے، اب جھوٹ کے بغیر کام نہیں چلتا۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ! جھوٹا جس پر اللہ پاک کی لعنت برستی ہے، کیا مَعَاذَ اللہ! اسے رِزْق ملتا ہے، سچ بولنے والے کو نہیں ملے گا؟ اللہ پاک ہمیں ہِدایت نصیب فرمائے۔ حلال کھانا انتہائی ضروری ہے۔ یہ بات یاد رکھ لیجئے! کہ انسان کے دِین کی بنیاد حلال لقمے پر ہے۔ جس کا کھانا حلال ہو ❁ اس کی دُعائیں بھی قبول ہوتی ہیں ❁ عِبَادت میں لذّت بھی آتی ہے ❁ نیکیوں کی توفیق بھی ملتی ہے ❁ دِل میں نُور بھی آتا ہے ❁ اور مال میں برکت بھی نصیب ہو جاتی ہے۔

ایک سکّے کا کمال

مُلّا جیون رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہند کے ایک بڑے عالِم تھے، مغلیہ سلطنت کے بادشاہ، اپنے زمانے کے مُجَدِّد **اورنگزیب عالمگیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ** کے استاد تھے۔ ایک مرتبہ اورنگزیب عالمگیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے استاد صاحِب کی دعوت کی، گھر پر بُلایا، بڑی عزّت سے پیش آئے۔ اب بادشاہ تو بادشاہ ہوتے ہیں، ان کے پاس مال و دولت کی کیا کمی ہوتی ہے، چاہتے تو استادِ محترم کی خِدْمت میں بڑی رقم بھی پیش کر سکتے تھے مگر بادشاہ عالمگیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے استاد صاحِب کی خِدْمت میں صِرْف

www.dawateislami.net

ایک دَوَنِّی پیش کی۔ دَوَنِّی مطلب 2 آنّے۔ ایک روپے میں 16 آنّے ہوتے ہیں، یوں 1 روپے کا آٹھواں حصّہ دَوَنِّی کہلائے گا۔

اس واقعے کو چند سال گزر گئے، بادشاہ سلامت اپنے حکومتی کاموں میں مَصْرُوف ہو گئے، مُلّا جیون رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مدرسے میں پڑھاتے رہے۔ تقریباً 12 سے 14 سال کے بعد بادشاہ عالمگیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خبر مِلی کہ اُن کے اُستادِ محترم تو بہت امیر کبیر ہو گئے ہیں، کہاں وہ چھوٹا سا گھر ہوتا تھا، اب تو بڑا سا گھر بھی خرید لیا، مال و دولت کی بھی ریل پیل ہے۔ یہ سُن کر بادشاہ کو بڑی حیرانی ہوئی۔

خیر چند سال کے بعد دوبارہ ملاقات ہوئی تو اُستادِ محترم مُلا جیون رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خُود ہی کہا: اورنگ زیب! تم نے جو وہ دَوَنِّی دِی تھی، اس میں بڑی برکت ہوئی، میں نے اسے کاروبار میں لگایا تو دِنوں میں بہت منافع مِلا اور دیکھتے ہی دیکھتے میں امیر ہو گیا۔

اب بادشاہ سلامت مُعَاملہ سمجھ چکے تھے۔ عرض کیا: اُستادِ محترم! وہ دَوَنِّی کیسی تھی، اس کا راز بھی بتادوں؟ فرمایا: ضرور بتاؤ! بادشاہ سلامت نے فوراً ایک سپاہی کو بھیجا، کہا: فُلاں محلے میں جو بنیا (غلّے کا تاجِر) رہتا ہے، اسے کہو اپنا فُلاں سال کا کھاتہ لے کر میرے پاس آجائے۔ غلّے کے تاجِر کو حاضِر کر دیا گیا، بادشاہ کا حکم ہوا: کھاتہ کھول کر پڑھنا شروع کرو! اُس نے پڑھنا شروع کیا: اتنی رقم فُلاں کو دی، اتنی رقم فُلاں سے لی، یُوں وہ پڑھتا گیا، بادشاہ سلامت اور ملا جیون رَحمۃُ اللہِ علیہما توجہ سے سُنتے گئے۔ ایک جگہ پہنچ کر بنیا خاموش ہو گیا، حکم ہوا: پڑھتے کیوں نہیں، آگے بھی پڑھو! بنیے (غلّے کے تاجِر) نے ایک آہ بھری اور پڑھا: ایک دَوَنِّی نامعلوم شخص کو دی۔

بادشاہ نے پوچھا: یہ نامعلوم شخص کون ہے؟ بنیے (غلّے کے تاجِر) نے کہا: بادشاہ سلامت! یہ ایک رات کا واقعہ ہے، میں اپنے گھر تھا، بارش برس رہی تھی، اس دوران میرے گھر کی چھت ٹپکنے لگی، اب رات کا وقت، بارش کا موسم، اس وقت مستری مزدور وغیرہ کہاں سے ملنے تھے، بہر حال! میں

www.dawateislami.net

باہر نکلا، مجھے ایک شخص مِل گیا، میں سمجھا کہ کوئی مزدور ہی ہو گا، میں نے اسے کہا: بھائی! میری چھت مرمَّت کر دو! وہ میرے ساتھ آیا، ساری رات کام کرتا رہا، اس نے بہت اچھا کام کیا، ابھی فارِغ ہی ہوا تھا کہ فجر کی اذان ہو گئی، میں نے اس کا شکریہ ادا کیا، اس وقت میرے پاس ایک دَوَنِّی ہی تھی، میں نے اسے دیتے ہوئے کہا: ابھی یہ لے لو! باقی رقم صبح دُکان پر آ کر لے جانا۔ وہ بھلا شخص تھا، بولا: مجھے یہ دَوَنِّی ہی کافی ہے۔ میں صبح نہیں آسکوں گا۔ اس شخص نے کام بہت اچھا کیا تھا اور جس مشکل وقت میں وہ میرے کام آیا تھا، اس کی اُجرت زیادہ بنتی تھی مگر وہ ایک دَوَنِّی ہی لے کر چلا گیا، میں آج تک اسے ڈھونڈتا ہوں کہ اس کی خِدْمت کروں مگر نہ جانے کون تھا، دوبارہ نہیں مِلا۔ یہ واقعہ سُن کر بادشاہ سلامت نے بنیے (غلّے کے تاجِر) کو واپس بھیج دیا۔ پھر اُستادِ محترم کی طرف رُخ کر کے عرض کیا: عالی جاہ! وہ شخص جس نے رات کے وقت اس بنیے (غلّے کے تاجِر) کے گھر مزدوری کی، وہ میں ہی تھا، وہ ایک دَوَنِّی میرے ہاتھوں کی محنت سے کمائی ہوئی، 100 فیصد حلال کی تھی، اسی لئے میں نے وہ آپ کو پیش کی اور اسی لئے اس میں اتنی برکت آئی۔ (ملّا احمد جیون امیٹھوی، ص115 ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** یہ ہے حلال کی برکت...!! لوگ کہتے ہیں: جھوٹ کے بغیر گزارا نہیں ہوتا، دُکان نہیں چلتی، یہ بظاہِر پیسے تو زیادہ کما لیتے ہیں مگر پورے نہیں پڑتے، وہ جھوٹ کے ذریعے کمائی ہوئی رقم کبھی بیماریوں میں نکلتی ہے، کبھی فضولیات میں اُڑتی ہے، حلال ذریعے سے اگرچہ پیسا کم آئے مگر اس میں برکت ہو گی۔ اللہ پاک حلال ہی کھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ماں باپ کو ستانا

قُربِ قیامت کی ایک اور نشانی سنیے! ایک مرتبہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام انسانی شکل میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، آپ نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے چند سُوال پوچھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے جواب ارشاد فرمائے، ان میں سے ایک

www.dawateislami.net

سُوال یہ پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! قیامت کی چند نشانیاں بتادیجئے! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک نشانی بتاتے ہوئے فرمایا: اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ عورت اپنے آقا کو جنم دے گی۔ (مسلم، ص33، حدیث:93)

عُلَمائے کرام نے اس کا ایک مطلب یہ بتایا کہ قُربِ قیامت ماں باپ کی قدر بالکل نہیں رہے گی، اَوْلاد اپنی ماں پر یونہی حکم چلائے گی، جیسے آقا اپنے غُلاموں پر حکم چلاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/ 26 ماخوذا)

پیاری اسلامی بہنو! قیامت کی یہ نشانی بھی تقریباً پُوری ہو چکی ہے۔ اب لوگ اپنے ماں باپ کی کم ہی قدر کرتے ہیں ❁ ماں باپ بُوڑھے ہو جائیں تو نافرمان اَوْلاد کو بوجھ لگنے لگتے ہیں ❁ ایسے نادان بھی ہیں، جو ماں باپ کی خِدْمت کر کے جنّت کے حقدار بننے کی بجائے انہیں اَوْلڈ ہاؤس میں چھوڑ آتے ہیں۔ اس کے عِلاوہ ❁ ماں باپ کو گالیاں دینا ❁ ان پر حکم چلانا ❁ ذرا ذرا سی بات پر ان کے سامنے چیخنا ❁ چِلّانا ❁ انہیں ڈانٹنا ❁ دھکے دینا، یہ تو بہت عام باتیں ہیں ❁ بعض دفعہ اچھے خاصے پڑھے لکھے بھی والدین کو جہالت کے طعنے دیتے نظر آتے ہیں، **ابّو آپ کو کیا پتا، امّی آپ کیا جانیں، زمانہ بدل گیا،** ایسی باتیں عموماً اَوْلاد کر رہی ہوتی ہے۔ اس کے عِلاوہ بھی طرح طرح سے ماں باپ کی بے ادبی کی جاتی ہے ❁ یہاں تک کہ ماں باپ پر تشدُّد کے واقعات بھی اخباروں میں چھپتے رہتے ہیں ❁ بلکہ اب تو ایسے بھی نافرمان ہیں جو ماں باپ کو قتل کر دینے سے بھی پیچھے نہیں رہتے، ایسی خبریں بھی کہیں نہ کہیں سننے کو ملتی ہی رہتی ہے۔

ماں باپ کو ستانا حرام ہے

پیاری اسلامی بہنو! ماں باپ دُنیا میں ہماری جنّت ہیں۔ ان کا ادب انتہائی ضروری ہے۔ قرآنِ کریم میں بہت کئی سارے ایسے مقامات ہیں جہاں اللہ پاک نے اپنی عِبادت اور ماں باپ کی خِدْمت کا حکم ایک ساتھ دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ (پ21، لقمٰن:14)

تَرجمۂ کنزُالعِرفان: کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ (پ15، بنی اسرائیل:23)

تَرجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

دیکھئے! یہ کتنا اُونچا مقام ہے، اللہ پاک نے حکم دیا: اے بندو! میرا شکر ادا کرو! میری عبادت کرو! پھر ساتھ ہی، اس حکم کے ساتھ جوڑ کر ایک اَور حکم دیا، فرمایا: میرے شکر کے ساتھ والدین کا بھی شکر ادا کرو! میری عِبادت کے ساتھ ساتھ والدین کے ساتھ نیک سلوک بھی کرتے رہو...!

اس سے معلوم ہوا جس طرح اللہ پاک کی عِبادت سے مُنہ پھیرنا بڑی محرومی ہے، یونہی والدین کی بے ادبی کرنا بھی بہت بڑا گُناہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: باپ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضی اللہ کی ناراضی ہے، آدمی ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اِس کے لئے جنّت ہیں اور ناراض کرے تو وُہی اِس کے لئے دوزخ ہیں۔ جب تک باپ کو راضی نہ کرے گا، اُس کا کوئی فرض، کوئی نَفل، کوئی نیک عمل اَصلاً (یعنی بالکل) مقبول نہیں، عذابِ آخِرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بَلا (یعنی شدید آفت) نازِل ہو گی، مَرتے وقت مَعَاذَ اللہ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/384)

ظالِم والِدَین کی بھی فرمانبرداری لازِمی ہے

حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اِس حال میں صُبح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے، اُس کیلئے صُبح ہی کو جنّت کے 2 دروازے کُھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کُھلتا

www.dawateislami.net

ہے اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے، اس کے لئے صُبح ہی کو جہنّم کے 2 دروازے کُھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: **اگرچہ ماں باپ اُس پر ظلم کریں۔ فرمایا: اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔** (شعب الایمان للبیہقی، 6/206، حدیث:7916)

ہر دُعا پُوری فرماؤں گا

ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کہیں سَفَر پر تھے، پیدل ہی چل رہے تھے، چلتے چلتے آپ کو کچھ تھکاوٹ محسوس ہوئی۔ آپ رُک گئے۔ اللہ پاک نے وَحی بھیجی: اے موسیٰ! قریب ہی ایک پہاڑ ہے، وہاں جاؤ! اس کے غار میں ایک شخص ہو گا، وہ تمہارے لیے سُواری کا انتظام کر دے گا۔

اب دیکھئے! کیسی کرم نوازی ہے ❁ اللہ پاک چاہتا تو خُود ہی سُواری کا انتظام فرما دیتا ❁ اللہ پاک چاہتا تو ہَوا آپ کو اُڑا کر لے جاتی ❁ دَرَخت آپ کے لئے سُواری کا کام کرتے ❁ بلکہ اللہ پاک کی قدرت سے کیا بعید ہے ❁ وہ چاہتا تو زمین سمیٹ دِی جاتی ❁ آپ کو چلنا ہی نہ پڑتا اور منزل پر پہنچ جاتے مگر یہ اللہ پاک کی کرم نوازی ہے، جو اللہ پاک کی عِبَادت کرتا ہے، اللہ پاک اپنے نبیوں کے سامنے اس کی نیک نامی ظاہِر فرماتا ہے۔

خیر! حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اس غار میں پہنچے، وہ شخص آپ کو پہچانتا نہیں تھا، آپ نے فرمایا: مجھے ایک سُواری چاہئے! اُس شخص نے فوراً بادَل کو حکم دیا: اے بادَل نیچے آؤ! انہیں ان کی منزل تک پہنچا دو! بادَل اسی وقت نیچے آیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو خُود پر سُوار کر لیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام بڑے حیران ہوئے، اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: اے اللہ پاک! یہ بندہ کون ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! یہ اپنی ماں کا فرمانبردار ہے، اس نے اپنی ماں کی بہت خدمت کی، جب اس کا آخری

www.dawateislami.net

وقت آیا تو اس نے دُعا دی: بیٹا! میں تم سے راضی ہوں، اللہ پاک بھی تم سے راضی ہو۔ لہٰذا میں اس سے راضی ہو گیا، اگر یہ بندہ دُعا کرے کہ مولیٰ! سرخ پہاڑ کو سیاہ اور سیاہ کو سرخ بنا دے تو اس کی دُعا سے میں یہ بھی کر دُوں گا۔ (حکایات و قصص، ص172)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے ماں باپ کے ادب و احترام کی برکت...!! آج دُنیا میں کتنی پریشانیاں ہیں ❁ مہنگائی کمر توڑ رہی ہے ❁ کاروبار کی پریشانیاں ❁ صحت کی پریشانیاں ❁ بال بچوں کی پریشانیاں ❁ تنگدستی ❁ بے روزگاری ❁ قرضے چڑھے ہوئے ہیں ❁ کام چل نہیں رہا ❁ روزگار مِل نہیں رہا ❁ اور ہزار طرح کی پریشانیاں، جس کو دیکھو، غم کی الگ داستان لئے پھرتا ہے۔ کتنی آسان بات ہے: گھر میں والدین موجود ہیں، انہیں راضی کریں، ان کی خِدمت کریں، ان کی دُعائیں لیں، اللہ پاک دُنیا کی پریشانیاں بھی دُور فرما دے گا، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! قبر و آخرت کے امتحان سے بھی نجات مل جائے گی۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک اَعْرابی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ رسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی: میں نے اس کے لئے بہت زیادہ (نفلی) نمازیں اور (نفلی) روزے تو جمع نہیں کئے البتہ میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہوں۔ رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرے گا۔ (1)

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو جتنا اس بات پر خوش ہوتے دیکھا اتنا کسی اور بات پر خوش ہوتے نہ دیکھا۔ (مسند امام احمد، 4/398، حدیث:13066)

1... ترمذی، 4/172، حدیث:2392

www.dawateislami.net

پیاری اسلامی بہنو! یہ قیامت کی چند نشانیاں میں نے آپ کے سامنے عرض کیں، اس کے عِلاوہ بھی احادیث میں قیامت کی بہت ساری نشانیاں بیان ہوئی ہیں اور ان میں اَکْثَر وہ ہیں جو تقریباً پُوری ہو چکی ہیں۔ یہ سب کام وہ ہیں، جن سے ہم نے عِبْرت لینی ہے، ان بُرائیوں سے بچنا ہے۔ لہٰذا اپنے اندر قبر و آخرت کا خوف بڑھائیے! فِکْرِ آخرت اپنائیے! قبر و آخرت میں کامیابی پانے کے لئے نیک نمازی بن جائیے! اللہ پاک ہم سب کو عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا کھانے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** سے کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔ ☆ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمّد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔ (1) مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔ (2) ☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار

1...ابن ماجہ، 4/9، حدیث:3260 2...مرآۃ المناجیح، 6/32

www.dawateislami.net

لیجئے۔☆کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔☆اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔☆کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ[1] (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔) سیدھے ہاتھ سے کھایئے۔☆اپنے سامنے سے کھایئے۔☆کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچارہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھالیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔(نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا (یعنی کھالیا) ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی (دل آزاری) ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 21/652)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1 . . . فردوس الاخبار، 1/274، حدیث: 1955

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَسْاَلَ، فَلْیَبْدَأْ بِالْمِدْحَۃِ، وَالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِیَسْاَلْ بَعْدُ فَاِنَّہٗ اَجْدَرُ اَنْ یَّنْجَحَ۔ یعنی جب تم میں سے کوئی دُعا کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ پاک کی شان کے لائق اس کی تعریف کرے پھر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجے پھر اس کے بعد دعا کرے کہ یہ دعا کی قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ (معجم کبیر، 9/155، حدیث:8780)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آگ نے چادر نہ جلائی

حضرت ابراہیم آجُرِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک دِن تنور جلا رہے تھے، اتنے میں ایک غیر مُسْلِم وہاں آگیا۔ آپ نے اُسے اسلام کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: اَسْلِمْ فَلَا تَدْخُلِ النَّارَ یعنی مسلمان ہو جا...!! جہنّم کی آگ سے بچ جائے گا۔ غیر مُسْلِم بولا: اگرچہ آپ مسلمان ہیں، کلمہ پڑھتے ہیں، البتہ! جہنّم کے مُعاملے میں تو میں اور آپ برابر ہیں، آگ میں تو آپ نے بھی جانا ہے، میں نے بھی جانا ہے۔ آپ ہی کی کِتاب (یعنی قرآنِ کریم) میں ہے:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ج ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر (پ16، مریم:71) سے گزرنے والا ہے۔

پتا چلا؛ جہنّم میں آپ بھی جائیں گے، میں بھی جاؤں گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اسلام

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

قبول کرلُوں تو مجھ پر اسلام کا شرف اور عزّت واضح کیجئے!

یہ سُن کر حضرت ابراہیم آجُرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کی چادر لی، اپنی بھی چادر مبارَک اُتار لی، دونوں چادروں کو آپس میں لپیٹا اور جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا۔ تھوڑی دَیر کے بعد خُود تنور کے اندر اُترے، چادریں باہَر نکالیں، دیکھا تو اس غیر مُسْلِم کی چادر جل کر راکھ بن چکی تھی جبکہ حضرت ابراہیم آجُرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی چادر مبارَک بالکل صحیح سلامت تھی، اس پر آگ کا کچھ بھی اَثَر نہیں ہوا۔ یہ کرامت دِکھا کر فرمایا: ہم دونوں کا جہنّم پر وارِد ہونا یونہی ہوگا، غیر مُسْلِم جہنّم کی آگ میں جل جائے گا اور مسلمان سلامتی سے گزر جائے گا۔ یہ دیکھ کر اس غیر مُسْلِم نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔ (نوادر القلیوبی، ص187)

آیتِ کریمہ کی وضاحت

پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ میں جس آیتِ قرآنی کا ذِکْر ہوا، یہ پارہ:16، سورۂ مریَم کی آیت: 71 ہے۔ اس کی وضاحت سُن لیجئے! اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ — تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔

اس آیت کا ایک معنٰی یہ ہے کہ پُل صِراط جو جہنّم کی پشت پر رکھا جائے گا، ہر ایک کو اس پر سے گزرنا ہے، ہاں! جو مسلمان ہوگا، وہ اس سے سلامتی کے ساتھ گزر جائے گا اور جو غیر مسلم ہوگا، وہ کٹ کر جہنّم کی گہرائی میں جا گرے گا۔ (تفسیر صراط الجنان، پ16، مریم، تحت الآیۃ: 71، 6/143، 144 ماخوذا)

سُبْحٰنَ اللہ! کلمہ پڑھنے والے مسلمان کی بھی کیا شان ہے...! وہ بال سے باریک، تلوار کی دھار سے تیز پُل صِراط، جس پر سے ہر ایک کو گزرنا ہی گزرنا ہے، جب غیر مسلم اس پر سے کٹ کٹ کر جہنّم میں گر رہے ہوں گے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مؤمن مرد و عورتیں اس پر سلامتی کے

www.dawateislami.net

ساتھ گزر جائیں گے۔ اِمامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں:

پائے کوباں پُل سے گزریں گے تری آواز پر رَبِّ سَلِّم کی صدا پر وَجد لاتے جائیں گے

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آپ کے دیوانے پُل صراط سے آپ کی رَبِّ سَلِّم کی صدا پر وجد کرتے، ایڑیاں مارتے، کیف و مستی کے عالم میں گزر جائیں گے۔

اِیمان والا ہونے کی برکتیں

پیاری اسلامی بہنو! الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں، اللہ پاک نے محض اپنے کَرم سے ہمیں ایمان کی دولت سے نوازا ہے، یقیناً یہ بہت بڑی بلکہ سب سے بڑی عنایت ہے۔ ساری فضیلتوں، ساری عِنایتوں، ساری نعمتوں کی اَصْل ہی ایمان ہے ❁ جب ایمان مِل جاتا ہے، تب انسان اللہ پاک کی خاص رحمتوں کا حقدار ہو جاتا ہے ❁ جب ایمان مِل جاتا ہے، انسان کامیاب ہو جاتا ہے ❁ جب ایمان مِل جاتا ہے، انسان جنّت کا حقدار بن جاتا ہے، اللہ پاک ایمان والوں پر خاص کرم فرماتا ہے ❁ ایمان والے کو پاکیزہ زندگی عطا کی جاتی ہے ❁ ایمان والے کی نیکیاں قُبُول کی جاتی ہیں ❁ ایمان والے کے گُناہ مُعاف کئے جاتے ہیں ❁ ایمان والے کی قبر جنّت کا باغ بنتی ہے ❁ ایمان والے کو رَاحت و سُکون نصیب ہوتا ہے ❁ اور ایمان والا ہی ہے جس کے لئے آخرت کی تمام نعمتیں تیار کی گئی ہیں ❁ غیر مُسْلِم لوگ تو رَبّ کے نافرمان ہیں ❁ اس کی رَحمت سے دُور ❁ اس کے غضب کے حقدار اور ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہنے کے لائق ہیں ❁ بلکہ سچّی بات تو یہ ہے کہ جو غیر مُسْلِم ہے، وہ حقیقت میں انسان کہلانے کا بھی حقدار نہیں ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ (پ9، الاعراف:179)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔

الحمد للہ! اللہ پاک نے ہمیں ایمان کی دولت نصیب فرمائی ہے، رَبّ کریم ہمیں اس پر اِستقامت نصیب فرمائے، مَرتے دَم تک مسلمان رہنا، حالتِ ایمان ہی میں قبر میں اُترنا اور روزِ

www.dawateislami.net

قیامت اُٹھنا نصیب فرمائے۔ اٰمین

مَحَبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
عبادت میں گزرے مری زِندگانی کَرم ہو کَرم یاخدا! یاالٰہی!
مسلماں ہے عطّارؔ تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِرْف اِسْلام ہی راہِ نجات ہے

پیاری اسلامی بہنو! یہ بات اچھی طرح دِل میں بٹھا لیجئے! جب سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِعْلانِ نبوت فرمایا، تب سے لے کر قیامت تک نجات کا رستہ صِرْف و صِرْف اِسْلام ہے، اس کے عِلاوہ ہر وہ دِین، مذہب، سوچ، نظریہ جو اسلام کے مخالِف ہے، نہ تو وہ قابِلِ قبول ہے، نہ ہی نجات دِلا سکتا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ (پ3، آل عمرٰن:85)

تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا۔

پتا چلا؛ نجات دِلانے والا دِین **صِرْف و صِرْف اسلام** ہے۔ اس کے عِلاوہ نجات کا کوئی اور رستہ نہیں ہے۔

اگر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام بھی تشریف لے آئیں

حدیثِ پاک میں ہے: ایک مرتبہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، ان کے ہاتھ میں پچھلی آسمانی کِتاب تَورات شریف کا ایک نسخہ تھا۔ آپ مَحْبُوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھ کر تورات شریف پڑھنے لگے۔ اِدھر یہ تَوْرات پڑھنے میں مَصْرُوف تھے، اُدھر جلال کی وجہ سے مَحْبُوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

www.dawateislami.net

چہرے کا رنگ تبدیل ہو رہا تھا۔ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ نے جلالِ مصطفےٰ دیکھا تو فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: عمر! چہرۂ پُرنُور کو تو دیکھو...!! فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے جیسے ہی چہرۂ مصطفےٰ کی طرف دیکھا، جلال کی کیفیت مُلاحظہ کی تو لرز گئے۔ فوراً تورات کو بند کیا، بارگاہِ رسالت میں مُعافی کے طلب گار ہوئے۔ اس پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام خُود ظاہِری زندگی کے ساتھ دُنیا میں دوبارہ تشریف لے آئیں، تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی شروع کر دو تو سیدھے رستے سے بھٹک جاؤ گے، اگر اب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام خُود ظاہِری زندگی کے ساتھ دُنیا میں موجود ہوتے تو ضرور میری پیروی اختیار کرتے۔ (سنن دارمی، 1/126، حدیث:435)

خَلق سے اَولیا اَولیا سے رُسُل اور رسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
ملکِ کونین میں انبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

اللہُ اکبر! غور کا مقام ہے...!! تورات شریف آسمانی کِتاب ہے ❁ ایک عرصہ تک مِعیارِ ہدایت یہی کِتاب رہی ❁ صدیوں تک اس پر عَمَل کرنے والے ہی نجات پاتے تھے ❁ وہ بلند شان والی کِتاب ہے، جس پر عَمَل کرنے والے اُونچے مقامات پایا کرتے تھے ❁ جس پر عَمَل کی برکت سے بنی اسرائیل فتح پاتے تھے ❁ اللہ پاک کی رحمتوں کے حقدار ہوتے تھے ❁ جس کو پڑھنا بھی ثواب تھا ❁ جس کو دیکھنا بھی ثواب تھا ❁ اب جبکہ محبوبِ خُدا، ہمارے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لا چکے، اِعلانِ نبوت فرما چکے، اس کے بعد سے یہ تورات بھی راہِ نجات نہ رہی ❁ اس پر بھی عَمَل مَنْسُوخ ہو گیا۔ جب پچھلی آسمانی کِتابوں کے متعلق یہ حکم ہے تو خُود غور فرمائیے! جو نئے نئے فتنے اُٹھ رہے ہیں، نئے نئے مذہب بنائے جا رہے ہیں، نئے نئے نظریے اور طور طریقے دُنیا میں گھڑے جا رہے ہیں، یہ راہِ نجات اور راہِ ہدایت کیسے ہو سکتے ہیں...؟ پتا چلا؛ جب سے اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لے آئے، آپ نے اِعلانِ نبوت

www.dawateislami.net

فرمادیا، اس کے بعد سے قیامت تک نجات کا رستہ صِرْف ایک ہے، اُسے اِسْلام کہتے ہیں۔

قرآن جیسی کوئی کتاب نہیں

خلیفہ مامُونُ الرشید کے دور کی بات ہے، ایک مرتبہ خلیفہ کے دربار میں ایک غیر مُسْلِم آیا، اس نے بہت اچھی باتیں کیں، مامُونُ الرشید نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی مگر اس نے اِنکار کر دیا۔ ایک سال کے بعد وہ دوبارہ آیا، اس وقت وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکا تھا، اس نے عِلْمِ دِین بھی سیکھ لیا تھا۔ اس سے جب پوچھا گیا کہ تمہارے اسلام قبول کرنے کا سبب کیا ہوا تو وہ بولا: پچھلے سال جب میں آپ کی مجلس سے اُٹھ کر گیا تو میں نے مختلف مذاہب کا امتحان لینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ میں نے تورات، انجیل اور قرآنِ کریم کے 3،3 نسخے لکھے، جن میں اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی۔ یہ نسخے لے کر میں تورات اور انجیل والوں کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے وہ نسخے خرید لئے لیکن جب میں قرآنِ کریم کے بدلے ہوئے نسخے لے کر اسلامی کُتُب خانے میں گیا تو انہوں نے ان کو دھیان سے پڑھا، جب انہوں نے دیکھا کہ اس میں کمی بیشی کر دی گئی ہے تو انہوں نے وہ نسخے خریدنے سے انکار کر دیا۔ اس سے مجھ پر اسلام کی سچّائی واضح ہو گئی اور میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (تفسیر قرطبی، پ14، الحجر، تحت الآیۃ:9،5/6)

ایک اَہَم حکمِ قرآنی

پیاری اسلامی بہنو! آج فتنوں کا دَور ہے، آئے دِن نئے نئے فتنے سَر اُٹھاتے ہی رہتے ہیں ❁ اِلْحاد (بے دینی) ایک فتنہ ہے، ان بے عقلوں کا کہنا ہے کہ انسان کو سرے سے کسی دِین کی ضرورت ہی نہیں ہے، بس اپنی عقل جو کہے، اس پر چلتے رہو، یہ ایسے بے دین ہیں جو اللہ پاک کے وُجُود ہی کا اِنْکار کرتے ہیں (اَسْتَغْفِرُ اللہ!) ❁ اسی طرح غیر مُسْلِم تہذیبوں کا فتنہ ❁ اسی طرح سیکولر اِزْم ❁ سوشل اِزْم ❁ ریشنل اِزْم اور نجانے کیسے کیسے فتنے آئے دِن اُٹھ رہے ہیں، بَس جس کے مُنہ میں جو آتا ہے، بولتا چلا جاتا ہے، پھر دور ٹیکنالوجی کا ہے، بچے بچے کے پاس موبائل ہے، انٹرنیٹ ہے، سوشل

www.dawateislami.net

میڈیا چلتا ہے، پہلے ہوتا تھا کہ ایک جگہ کوئی فتنہ اُٹھتا تھا تو وہیں تک رہ جاتا تھا، دوسرے شہر یا ملک تک اس کے اَثرات پہنچنے سے پہلے ہی دَم توڑ جاتا تھا، اب تو سوشل میڈیا نے تباہی مچا رکھی ہے، دُنیا کے ایک کونے میں کوئی فتنہ اُٹھتا ہے، دِن مہینے نہیں، صِرف گھنٹے بلکہ چند منٹ لگتے ہیں، چھوٹے چھوٹے گاؤں، دیہاتوں تک اس فتنے کے بُرے اَثرات پہنچ جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں ہم کیا کریں؟ اپنا دِین کیسے بچائیں؟ اللہ پاک کے پسندیدہ دِین، پیارے پیارے دِینِ اسلام پر قائم کیسے رہیں؟ قرآنی آیت سنیئے! اگر ہم اپنا ایمان بچانا چاہتی ہیں، ہم خواہش رکھتی ہیں کہ اس دُنیا سے ایمان بچا کر لے جائیں، ہم پر لازِم ہے کہ اس آیتِ قرآنی کو اپنے دِل پر نقش کر لیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ (پ21، الروم:30)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ہر باطِل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔

یعنی اے لوگو! ہر طرف سے نگاہیں ہٹا کر دِین کو اپنا قبلہ بنالو! کوئی کچھ بھی کہتا رہے، کوئی کیسی ہی دلیلیں دیتا رہے، کیسے ہی لالچ دے، اُن کی طرف نگاہ کرنی ہی نہیں، کسی کی بات سُننی ہی نہیں، اپنے دِل میں کوئی بھی دوسری بات آنے ہی نہیں دینی، ہر مخالفِ اسلام بات سے کٹ کر اپنے دِل، دماغ، آنکھ، کان وغیرہ کا قبلہ دِین کو بنالو! تاکہ بھٹکنے کا اِمکان ہی باقی نہ رہے۔[1]

صِرف اِسلام! بس...!!

اللہ پاک نے صاف صاف فرمادیا:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ (پ3، آل عمرٰن:85)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔

یعنی اسلام سے ہٹ کر کسی دِین، کسی مذہب، کسی بات، کسی نظریے، کسی فلسفے کی جب کوئی

1... تفسیر کبیر، پ21، الروم، تحت الآیۃ:30، 9/98

www.dawateislami.net

ویلیُو ہی نہیں، جب وہ آخرت میں قبول ہی نہیں، نجات دے ہی نہیں سکتا تو اس دِین، مذہب، نظریے کو اپنانے کا کیا فائدہ...؟ ہم نے کوئی اور بات نہ سُننی ہے، نہ ہی اس کی طرف مائل ہونا ہے۔ صِرْف اِسْلام کو ہی اپنائے رکھنا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عقل پرستی کا فتنہ

پیاری اسلامی بہنو! آج کل رَیْشَنَل اِزْم (یعنی **عقل پرستی**) کا فتنہ بھی بڑا عام ہے۔ ویسے یہ بہت پُرانا فلسفہ ہے۔ شاید بہت سارے لوگ اس فلسفے کو جانتے ہی نہ ہوں لیکن اب آکر اس کے اَثرات بہت عام ہو رہے ہیں، جسے دیکھیں! اپنی عقل کی بات کرتا ہے، دِینی اَحْکام کے مقابلے میں اپنی سمجھ کی بات کی جاتی ہے ❁ کسی کو سُود کا حرام ہونا سمجھ نہیں آتا ❁ کوئی کہتا ہے: اسلام نے پردے کا حکم کیوں دیا؟ ❁ کوئی کہتا ہے: وراثت میں عورت کا آدھا حصّہ کیوں ہے؟ ❁ بعض نادان خواتین کو شکوہ ہوتا ہے کہ مرد کو حاکمیت کیوں دی گئی؟ ❁ مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے تو عورت کو کیوں نہیں ہے؟ ❁ عورتوں پر پابندیاں اسلام نے کیوں لگائی ہیں؟ وغیرہ وغیرہ کئی دِینی مسائل ہیں، جو لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتے، جب سمجھ میں نہیں آتے تو ان پر عَمَل نہیں کرتے بلکہ بعض نادان تو ضِدْ اور ہٹ دھرمی پر اُترتے ہیں، اس سے اِنْکار کی طرف بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ایسی نادانی سے محفوظ فرمائے۔

حُصُولِ عِلْم کے 3 ذرائع

دیکھئے! کسی چیز کا عِلْم آنے کے 3 ذرائع ہوتے ہیں: (1): ایک ذریعہ ہے ہمارے حوّاس یعنی آنکھ، کان وغیرہ، بہت ساری چیزوں کو ہم دیکھ کر پہچان لیتی ہیں، نیچے زمین ہے، اُوپَر آسمان ہے، آسمان پر ستارے چمکتے ہیں۔ ہم نے آنکھ سے دیکھا اور پہچان لیا، اتنی سی معلومات کے لئے ہمیں کچھ بھی سیکھنے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی (2): عِلْم آنے کا دوسرا ذریعہ ہماری عقل ہے۔ بہت

www.dawateislami.net

سارے عُلوم وہ ہیں، جو ہم آنکھ، کان وغیرہ کے ذریعے نہیں سیکھ سکتیں، ان کے لئے ہمیں اپنی عقل کا استعمال کرنا پڑتا ہے، جیسے ریاضی ہے، سائنس ہے، فزکس، کیمسٹری وغیرہ۔ (3): عِلْم کا تیسرا ذریعہ وحی ہے۔ ہمارے وہ معاملات، وہ مسائل، وہ مشکلات جو ہم عقل کے ذریعے بھی حل نہیں کرسکتیں، وہ باتیں سکھانے کے لئے اللہ پاک نے انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام بھیجے، ان پر وحی نازِل فرمائی اور ہم تک دِین کا عِلْم پہنچایا۔ پتا چلا؛ وَحی اور دِین کی باتیں شروع وہاں سے ہوتی ہیں، جہاں عقل کی پہنچ ختم ہو جاتی ہے۔ جب دِین کا درجہ وہ ہے جہاں تک عقل کی پہنچ ہی نہیں ہے تو خُود سوچئے! ہم دِین کو اپنی عقل پر تَول کیسے سکتی ہیں؟

عقل کا دائرۂ کار

ایک تاریخ دان نے بڑی پیاری مثال دی ہے، لکھتے ہیں: عقل کی مثال سُنار کے ترازُو جیسی ہے۔[1] سُنار کا تَرازُو بڑے کمال کا ہوتا ہے، یہ صِرْف گرام ہی نہیں بلکہ ملی گرام بھی بتا دیتا ہے مگر اس تَرازُو پر ہم پہاڑ کو نہیں تَول سکتے، اگر بڑا سا پتھر اس چھوٹے سے تَرازُو پر رکھ دیں گے تو تَرازُو ٹوٹ جائے گا۔ ایسے ہی دِین جو ہے، اس کی مثال پہاڑ جیسی ہے، عقل کی مثال اس چھوٹے سے تَرازُو جیسی ہے۔ ہم دِینی اَحْکام و مسائل کو اپنی عقل سے نہیں تَول سکتیں، اگر وَحی کے دائرے میں عقل کو استعمال کریں گی تو بھٹک جائیں گی۔ اس لئے دِینی احکام و مسائل کی جو حکمتیں سمجھ آتی ہیں، اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے! اگر سمجھ نہیں آتی تو مان لیجئے کہ ہماری سمجھ چھوٹی ہے، اللہ و رسول کے ارشادات ہماری سمجھ سے بہت اُونچے ہیں۔

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے

وضاحت: عقل ایک نُور ہے، جو ہمیں دیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے روشنی حاصِل کریں لیکن اَصْل منزل یہ نہیں ہے۔ منزل کیا ہے؟ اللہ و رسول کی رضا، دُنیا اور آخرت کی کامیابی۔ لہٰذا عقل سے روشنی

1... مقدمہ ابن خلدون، ص425

www.dawateislami.net

ضرور لو! مگر اسی کے ہو کر نہ رہ جاؤ! اس سے آگے گزر کر اپنی منزل پر پہنچو! اللہ ورسول کو راضی کرو!

عقل مندی اور عقل پرستی کا فرق

یہ بات یاد رکھئے کہ عقل مند ہونا اور بات ہے، عقل پرست ہونا اور بات ہے۔ عقل مند ہونا تو بہت اچھی بات ہے، قرآن وحدیث میں عقل کی بڑی فضیلتیں بیان ہوئی ہیں، ہاں! عقل پرستی درست نہیں ہے۔ عقل مندی یہ ہے کہ انسان اللہ ورسول کے اَحکام کو سمجھنے کے لئے، اپنی دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں سوچنے کے لئے اپنی عقل استعمال کرے جبکہ عقل پرستی کا مطلب ہے: اللہ ورسول کے اَحکام کے مقابلے میں اپنی عقل استعمال کرنا۔ قرآن نے جو کچھ کہا، اسے ماننے کی بجائے، اپنی ناقص عقل کے زور پر اس کا انکار کر دینا۔ یہ عقل پرستی ہے اور یہ بہت ہی بُری چیز ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہیومن اِزْم (Humanism) بے عقلی کی تازہ مثال

آج کے ترقی یافتہ دَور میں دیکھئے! جو بے دِین ہیں، جن کا دعویٰ ہے کہ ہم الہامی ہدایت (Divine Guidance) کے بغیر بھی اپنے معاملات کو سنوار سکتے ہیں، جیسے: ہَیُومَن اِزْم (Humanism) ہے۔ الحاد ہے، ڈِی اِزْم (Deism) وغیرہ ہے، انہوں نے انسان کو جانور سے زیادہ اہمیت نہیں دی۔ ان کا ماننا ہے کہ جس طرح دیگر جاندار اس کائنات کا حصّہ ہیں، اسی طرح انسان بھی اس فطرتی کائنات کا ایک حِصّہ (Part of Natural world) ہے۔

یہ ہے عقل کی رَسائی...! وہ نام نہاد عقل مند جن کا دعویٰ ہے کہ ہمیں دِین کی ضرورت نہیں، ہمیں عقل ہی کافی ہے، یہ اُن کا حال ہے، ابھی تک خُود کو بھی نہ پہچان سکے، خود کو ایک جانور سے زیادہ کچھ نہ سمجھ سکے....! یہ صِرْف دِین ہے جس نے آج کے ترقی یافتہ دَور میں نہیں بلکہ ہزاروں سال پہلے بتا دیا تھا کہ اِنْسان جانوروں کی طرح اس فطرتی کائنات کا حصّہ نہیں بلکہ

www.dawateislami.net

اس کائنات میں اللہ پاک کا خلیفہ ہے۔ رَبِّ کریم نے انسان کو اس زمین کا رکھوالا بنایا ہے۔ بڑی سادہ سی مثال سے اپنی بات کو واضح کروں؛ ہمارے ہاں جب گرمیاں آتی ہیں تو بہت ساری پوسٹیں وائرل ہونا شروع ہو جاتی ہیں، لوگ ایک دوسرے کو ترغیب دِلاتے ہیں کہ "گرمی ہے، ننھی چڑیوں، ننھے پرندوں کے لئے پانی بھر کر رکھیں تاکہ بیچارے بے زبان پیاس سے تڑپ کر مر نہ جائیں" اَلحمدُ لِلّٰہ! بہت سارے لوگ ایسا کرتے ہیں، جو نہیں کرتے، انہیں بھی کرنا چاہئے۔ میں جس طرف تَوَجُّہ دِلانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ سوچنے کی بات ہے، کیا اس زمین پر کوئی اور بھی مخلوق ایسی ہے جو اس طرح دیگر مخلوقات کا خیال رکھتی ہو...؟ کیا کسی جانور کو کبھی خیال آیا کہ میں انسان کی یُوں فِکْر کروں؟ آخر یہ خیالات صِرْف انسان کو ہی کیوں آتے ہیں؟ انسان کے اندر ہی یہ جذبات کیوں اُبھرتے ہیں؟ سادہ سا جواب ہے، انسان اَشْرَفُ المخلوقات ہے، اس زمین پر باقی جتنی مخلوقات پائی جاتی ہیں، وہ سب اس دُنیا کا حصّہ ہیں مگر انسان وہ عظیم مخلوق ہے جسے اللہ کریم نے اس زمین کا رَکھوَا لا بنایا ہے۔ یہ دِین ہے جو ہمیں بتاتا ہے:

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ (پ25، الجاثیہ:13)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا۔

یہ ہے انسان کی اَصْل قدر و قیمت...!! یہ ہے انسان کی اہمیت...!! انسان جانوروں کی طرح فطرتی کائنات کا حِصّہ نہیں بلکہ اس دُنیا میں رَبُّ الْعَالَمِیْن کا خلیفہ اور اس دُنیا کا رکھوالا ہے۔ انسان ہی وہ ہے جس کے لئے سُورج، چاند ستاروں کو کام پر لگایا گیا ہے، انسان ہی ہے جس کے لئے زمین کی ہر چیز مُسَخَّر (یعنی قابو میں) کی گئی ہے۔

کتنی حیرانی کی بات ہے، جن کا دعویٰ ہے کہ ہم سب کچھ عقل سے کر سکتے ہیں، وہ ابھی تک خُود کو، اپنی صلاحیتوں کو، اپنی اہمیت کو تو پہچان نہیں سکے، اَور کیا کر پائیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ

www.dawateislami.net

انسان کو اس کی اَصْل قدر و قیمت، اس کی اصل اہمیت اور درست پہچان بھی دِین ہی کے ذریعے ملتی ہے۔ ڈاکٹر اِقبال نے کہا تھا:

خُودی کا سِرِّ نِہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ خُودی ہے تیغِ فُساں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ [1]

وضاحت: خُودی سے مراد ہے: انسان کی حقیقت، اس کی چھپی ہوئی صلاحیتیں، اس کی قدر واہمیت۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کی حقیقت اور اس کی صلاحیتوں کا چھپا ہوا راز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ میں ہے۔ جب تک انسان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ کر (یعنی کلمہ پڑھ کر) خُود کو مکمل طَور پر اللہ و رسول کے حوالے نہیں کر دیتا، اس وقت تک اس کی صلاحیتیں چھپی رہتی ہیں، انسان جو اَشْرَفُ المخلوقات ہے، جب تک یہ دِین کے تابع نہ ہو جائے، تب تک یہ خُود کو بھی پُوری طرح پہچان نہیں سکتا:

وہ دانائے سُبُل، خَتْمِ رُسُل، مَوْلائے کُل جس نے غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا [2]

وضاحت: یعنی وہ ہدایتوں کی راہ جاننے والے، آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو سب کے آقا و مولیٰ ہیں، یہ آپ ہی کی بلند ذات ہے، جنہوں نے راستے کے ذرّوں کو رشکِ طُور بنا دیا ہے۔

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکّہ کے بازاروں میں جاتے اور اعلان کیا کرتے تھے: یَا اَیُّھَا النَّاسُ! قُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تُفْلِحُوْا اے لوگو! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہو! (یعنی اسلام قبول کرو) اور فلاح پا جاؤ![3] تاریخ گواہ ہے کہ اس صدائے ہدایت پر جس جس نے لَبَّیْك کہا، وہ ترقی و عُروج کی اس بلندی پر پہنچا کہ جس کا تَصَوُّر نہیں کیا جاسکتا، اور جس نے اس کا انکار کیا وہ ذِلَّت و رُسوائی کے گڑھے میں گر گیا۔ دیکھئے! ❁ اَبُو جہل نے انکار کیا، آج ابو جہل کہاں ہے؟ اس کا نام و نشان تک باقی نہیں ہے، حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ نے کلمہ پڑھا، کس بلندی پر پہنچے...!! ❁ ابولہب نے انکار کیا، تباہ و برباد ہو کر رہ گیا، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے کلمہ پڑھا، ایسے بلند رُتبہ ہوئے کہ آج کے

1...کلیاتِ اقبال، ضربِ کلیم، ص477
2...کلیاتِ اقبال، بالِ جبریل، ص317
3...الزھد لابن مبارک، ص410، حدیث:1164

www.dawateislami.net

بے دِین بھی آپ کی سیرت سے سبق سیکھتے ہیں ❁عُتْبہ،شَیْبہ وغیرہ مکّہ کے سرداروں نے انکار کیا، آج ان کا نام لینے والا کوئی نہیں ہے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ حبشہ کے تھے، آپ نے کلمہ پڑھا، پھر وہ وقت بھی زمانے نے دیکھا کہ آپ کعبے کی چھت پر کھڑے اذان دے رہے تھے۔

پتا چلا! یہ دِین ہے، یہ الہامی ہدایت ہے، یہ رَبّ کی بھیجی ہوئی راہنمائی ہے، اس ہدایت کے بغیر کامیاب زندگی گزارنا تو بہت دُور کی بات ہے، انسان خود کو بھی پُوری طرح نہیں پہچان سکتا۔

یہ صِرْف ایک مثال عرض کی ہے، اس کے عِلاوہ اور بہت سارے مسائل ہیں کہ انسان نے ہزاروں سال عقل لڑائی، پھر بھی ان مسائل کا حل نہیں نکل سکا، یہ صِرْف اللہ پاک کا بھیجا ہوا دِین ہے جو ان مسائل کا درست حل عطا کرتا ہے ❁مثلاً مسئلہ نِسْوانیّت (Feminism) یعنی عورتوں کے حقوق کا مسئلہ۔ صدیوں سے انسان اس کا حل تلاش کرتا رہا ہے، ارسطو اور افلاطُون جیسے فلسفیوں نے اس پر مغز ماریاں کی ہیں کہ عورت کی معاشرے میں کیا اہمیت ہے ❁نتیجۃً کسی نے عورت کو سانپ کہا ❁کسی نے اسے شیطان کہا ❁کسی نے اس کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا ❁کسی نے اس کی عزّت کو تار تار کیا اور آج کے ترقی یافتہ دَور میں دیکھ لیں، یہ عقل پرست، دِین بیزار غیر مسلم...!! انہوں نے عورت کو صِرْف ایک اشتہار بنا کر رکھ دیا۔ یہ صِرْف دِین اسلام ہے جس نے بتایا کہ ❁عورت اگر بیٹی ہو تو رحمت ہوتی ہے ❁اگر بہن ہو تو عزّت ہوتی ہے ❁اگر ماں ہو تو اس کے قدموں تلے جنّت ہوتی ہے ❁اگر بیوی بن کر گھر آجائے تو اس کے ذریعے آدمی کا آدھا ایمان محفوظ ہو جاتا ہے ❁اسی طرح معاشیات کا مسئلہ...!! پیسہ کمانا کیسے ہے؟ خرچ کیسے کرنا ہے؟ یہ مسئلہ بھی صدیوں تک زیرِ بحث رہا مگر عقل اس کا کوئی حل نہیں نکال سکی، مَارْکَس اِزْم، کَیپِٹَل اِزْم وغیرہ کتنے کتنے انقلاب آئے، کیسی کیسی تحریکیں اُٹھیں مگر مسئلہ وہیں کا وہیں ہے، جو غریب تھے، مزید غریب ہوئے جاتے ہیں، جو امیر تھے، امیر تَر ہوئے جاتے ہیں، یہ صِرْف اسلام ہے، جس نے اس مسئلے کا حل دیا، تاریخ گواہ ہے، ”حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

نے اپنے اڑھائی سالہ دورِ خلافت میں اسلامی نظام نافِذ فرمایا تھا، معاشرہ اس قدر ترقی پر پہنچ گیا تھا کہ کوئی زکوٰۃ کا حقدار نہیں ملتا تھا۔" (سیرتِ عمر بن عبد العزیز لابن حکم، ص110 ماخوذا)

غرض ہزاروں مسئلے ہیں جن پر انسان نے صدیوں تک مغزماری کی، عقل لڑائی مگر کوئی حل نہیں نکال سکا، یہ دِین ہے، اللہ پاک کی بھیجی ہوئی ہدایت ہے، جس نے ان مسئلوں کا بہت بہترین حل دِیا ہے۔ یہ سب تاریخی حقائق اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اس دُنیا میں انسان، دِین اور شریعت کا محتاج ہے، انسان پابند ہے کہ خُود کو مکمل طور پر اللہ و رسول کے حوالے کر دے، پھر ان کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے، اپنے گھر، اپنے کاروبار، اپنے تمام معاملات میں شریعت کو معیار بنائے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت میں انتہائی کامیابی اور ترقی پائے گا۔ اگر انسان نے ایسا نہ کیا تو پھر دُنیا میں اگرچہ کچھ عرصہ عیش کر بھی لے مگر آخرت میں بہت ذِلّت کا سامنا ہو گا۔

بادشاہ کی شامت کیوں آئی...؟

بیان کیا گیا ہے: ایک شخص تھا، اسے جوانی ہی میں بادشاہت مل گئی۔ اب اسے کچھ پریشانی ہوئی کہ آخر میں اس نو عُمْری میں، تجربے کی کمی کے ساتھ اتنی بڑی سلطنت کیسے چلاؤں گا؟ چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں اور اَہْلِ دربار سے مشورہ کیا تو اچھے لوگوں نے اسے بتایا کہ سلطنت چلانے کے لئے عُلَما سے راہنمائی بہت ضروری ہے۔ نوجوان بادشاہ کو بات سمجھ میں آئی، اس نے شہر بھر کے عُلَما و مشائخ کو بُلایا، ان کی خدمت میں عرض کیا: آپ سب میرے پاس رہا کیجئے! جب مجھے دِینِ اِلٰہی کی پیروی کرتا دیکھیں تو مجھے اس کا حکم دیں، جب مجھے دِین سے ہٹتا ہوا پائیں تو مجھے اس سے روکتے رہیں۔

عُلَمائے کرام نے یہ ذِمّہ داری سنبھال لی، یہ نوجوان بادشاہ عُلَمائے کرام کی راہنمائی میں سلطنت چلانے لگا، 400 سال تک اس نے کامیابی کے ساتھ سلطنت چلائی۔ جب 4 صدیاں گزر گئیں تو شیطان اِنسانی شکل میں اس کے پاس آیا، کہنے لگا: مَنْ اَنْتَ؟ تم کون ہو؟ بادشاہ نے کہا:

www.dawateislami.net

میں آدم عَلَیْہِ السَّلام کی اَوْلاد میں سے ایک فرد ہوں۔ یہاں سے شیطان نے اس پر جال ڈالا، کہنے لگا: تم آدمی نہیں ہو، اگر تم آدمی ہوتے تو جیسے دوسرے آدمی مرتے ہیں، تم بھی مر جاتے جبکہ تم 4 صدیوں سے حکومت کر رہے ہو، تمہیں موت نہیں آئی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم انسان نہیں بلکہ تم خُدا ہو، یہ دِین اور عُلَما کی صحبت چھوڑو! لوگوں کو اپنی عِبَادت کی طرف بُلاؤ!

اب یہ شیطان کی باتوں میں آیا اور اس پر بھی عقل پرستی کا بھوت سوار ہو گیا، اس نے دِین اور اللہ پاک کی بھیجی ہوئی ہدایت چھوڑی اور خُدائی کا دعویٰ کر دیا۔ جب ایسا ہوا تو اللہ پاک نے اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی بھیجی، حکم ہوا: اس بادشاہ کو فرما دیجئے! جب تک تُو سیدھے راستے پر رہا، میں نے تمہاری سلطنت کو قائِم رکھا، اب جبکہ تم نے میری نافرمانی شروع کر دی، پس میری عزّت اور جلال کی قسم...!! اب تجھ پر بَخْتُ نَصْر (نامی ظالم بادشاہ) کو مُسَلَّط کر دیا جائے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا، کچھ ہی عرصے بعد بَخْتُ نَصْر نے اس بدبخت بادشاہ پر حملہ کیا، اس کی گردن اُڑا دِی اور اس کی سلطنت پر قبضہ کر لیا۔ (نوادر القلیوبی، ص9)

پیاری اسلامی بہنو! عبرت کی بات ہے...!! بادشاہ تھا، طاقت والا تھا، خزانوں والا تھا، 400 سال حکومت کر چکا تھا، جب تک یہ اللہ پاک کے دِین کے تابع رہا، رَبِّ کریم کا فرمانبردار رہا، اس کی سلطنت چلتی رہی، جیسے ہی اس نے دِین کا انکار کیا، دِین سے مُنہ موڑا، عقل کے پھندے میں پھنسا، شیطان کی چال میں آیا، تباہ و برباد ہو کر رہ گیا، اس کی بادشاہت، اس کی سلطنت، اس کا تاج و تخت، اس کی طاقت کچھ بھی اسے اللہ پاک کے قہر سے بچا نہ سکا۔ اِس میں ہمارے لئے سبق ہے کہ ہم نے ہر لمحے، ہر وقت، زندگی کے ہر ہر معاملے میں، ہر ہر لحاظ سے دِین اور شریعت کی فرمانبردار رہنا ہے، اِسی میں ہماری بھلائی ہے، اِسی میں ہماری عزّت ہے، اسی میں دونوں جہاں کی کامیابی ہے، یہی ہماری زندگی کا اَصْل معیار ہے۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کا بڑا کرم ہے کہ اس نے ہمیں اِیمان کی دولت نصیب فرمائی ہے، رَبِّ کریم ہمیں اس پر اِستِقامت بھی نصیب فرمائے۔ کاش! ہم مرتے دَم تک مسلمان ہی رہیں۔ کبھی ایک سیکنڈ کے کروڑویں حِصّے میں بھی ہمارا اِیمان ہم سے جُدا نہ ہو۔

اِیمان کی بُنیاد عشق پر رکھئے!

پیاری اسلامی بہنو! ان تفصیلات سے معلوم ہوا؛ ہماری دُنیا کی بہتری، ہماری آخرت کی بہتری اللہ و رسول کے اَحکام پر پختہ یقین رکھنے میں ہے۔ جو اللہ و رسول کے احکام پر پکّا یقین رکھتی ہے، سمجھ آئیں یا نہ آئیں، ان احکام و فرامین پر عمل کرتی ہے، وہ دُنیا میں بھی کامیاب رہتی ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آخرت میں بھی اُونچا رُتبہ پائے گی۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے ایمان، اپنے عقیدے، اپنے نظریے بلکہ زندگی کے ہر کام کی بنیاد اپنی عقل پر نہیں بلکہ اللہ و رسول کے اَحکام پر رکھیں۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وہ کہ اُس دَر کا ہوا خلقِ خُدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اُس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا

لہٰذا اِدھر اُدھر کی ٹھوکریں کھانے سے بہتر بلکہ لازِم اور ضروری یہ ہے کہ ہم نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو دِل و جان سے تسلیم کرلیں۔ بنیاد عقل پر نہیں بلکہ بنیاد عشق پر رکھیں۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

بکری کی ٹانگیں

حضرت ابو عُبَید رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کھانے پر دعوت کی، بکری کا گوشت بنایا۔ کھانا شروع ہوا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نَاوِلْنِیْ ذِرَاعَهَا مجھے اس کی دَسْتی (یعنی اگلی ٹانگ گوشت) دو! پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دَستی کا گوشت پسند تھا۔ حضرت ابُو عبید رَضِیَ اللہُ عنہ نے دَستی پیش کی۔ کچھ دیر کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر فرمایا: نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ مجھے دستی دو۔ حضرت ابو عبید رَضِیَ اللہُ عنہ نے دوسری دَستی بھی پیش کر دی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر فرمایا: نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ مجھے دَستی دو! حضرت ابو عبید رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بکری کی کتنی دستیاں ہوتی ہیں؟ (یعنی ایک بکری کی اگلی ٹانگیں دو ہی ہوتی ہیں اور دو میں پیش کر چکا ہوں)۔ اس پر رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر تم خاموش رہتے تو جب تک میں مانگتا جاتا، تم بکری کی دستی مجھے دیتے جاتے، بکری کی دستیاں کبھی ختم نہ ہوتیں۔ (سنن دارمی، 1/35، حدیث:44)

یہاں دیکھئے! صحابیٔ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ کی کیسی پیاری تربیت کی گئی ہے۔ بکری کی دستیاں 2 ہوتی ہیں، یہ بات بالکل واضح ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی جانتے ہیں، صحابیٔ رسول بھی جانتے ہیں لیکن رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تربیت فرمائی کہ آنکھوں دیکھی حقیقت پر نہ جاؤ! میرے فرمان پر بُنیاد رکھو! آج اگر تم میرے فرمان پر آنکھیں بند کر لیتے تو میں مانگتا جاتا اور تم دیتے جاتے، بکری کی دستیاں کبھی ختم نہ ہوتیں۔ اللہ پاک ہمیں ایسا پختہ اِیمان، پکّا یقین رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیٹ جھوٹا، اللہ پاک کا فرمان سچّا ہے

ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے بھائی کا پیٹ چل رہا ہے (یعنی اسے دَست آرہے ہیں)۔

سُبْحٰنَ اللہ! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کے انداز دیکھئے! پیٹ چل رہا ہے، دَست آرہے ہیں تو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے لیکن صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم جانتے تھے کہ سب طبیبوں کے طبیب اللہ

www.dawateislami.net

پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں، جو دِلوں کو بُری عادتوں سے شفا دے سکتے ہیں، ظاہِری بیماریوں سے بھی نجات بخش سکتے ہیں۔

خیر! ان صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنے بھائی کی بیماری کے متعلق عرض کیا، محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے شہد پِلاؤ! وہ واپس گئے، اپنے بھائی کو شہد پِلایا۔ اب مسئلہ حل ہونے کی بجائے مزید بڑھ گیا، یعنی پہلے سے زیادہ دَست آنا شروع ہو گئے۔ پھر حاضِر ہوئے، محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر فرمایا: اسے شہد پِلاؤ! واپس گئے، دوبارہ شہد پِلایا۔ مسئلہ اور بھی بڑھ گیا۔ تیسری بار حاضِر ہوئے، عرضی پیش کی، پھر یہی ارشاد ہوا، واپس گئے، اَور شہد پِلا دیا۔ مسئلہ اور بھی زیادہ بڑھ گیا۔ چوتھی بار پھر حاضِر ہوئے، درخواست پیش کی، فرمایا: اللہ پاک سچّا، تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (یعنی مجھے تمہارے بھائی کی بیماری سے متعلق اللہ پاک نے یہ فرمایا ہے کہ اس کا عِلاج شہد میں ہے، اگر شہد پینے سے بیماری ٹھیک نہیں ہو رہی تو بھی اللہ پاک کا فرمان سچّا ہے، قُصور تمہارے بھائی کے پیٹ کا ہے)، اب کی بار پھر جاؤ! اور اسے شہد پِلا دو! اب کی بار وہ صحابی واپس گئے، شہد پِلایا تو انہیں آرام آ گیا۔ (مسلم، ص937 حدیث:5770)

اب یہاں دیکھئے! ایک تو پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے مثل و بے مثال ایمان ہے کہ اللہ پاک نے وحی وغیرہ کے ذریعے یہ فرمایا ہے کہ اس بیماری کا عِلاج شہد سے ہو گا مگر 3 بار شہد پِلانے کے باوُجُود عِلاج نہیں ہوا، محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر کیا فرمایا: اللہ پاک سچّا ہے، تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 6/218)

معلوم ہوا؛ سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی یہی دَرْس ہے کہ ہماری آنکھوں دیکھی بات غلط ہو سکتی ہے مگر اللہ پاک کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔

پھر ان صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ کے اِیمان پر قربان جایئے! ہم ایک بار ڈاکٹر کے پاس جاتی ہیں، آرام نہ آئے تو دوبارہ جاتی ہیں، ڈاکٹر دوائی بدل دیتا ہے، کچھ ڈھارس بندھ جاتی ہے کہ اس

www.dawateislami.net

دوا سے آرام آجائے گا، اس سے بھی نہ آئے تو ہم ڈاکٹر ہی بدل لیتی ہیں۔ ان صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایمان دیکھئے! دوا سے آرام تو کیا آنا تھا، مرض اَور بڑھ گیا، پھر حاضِر ہوئے، وہی دوا ملی، مرض اور بڑھ گیا، پھر حاضِر ہوئے، دَواوہی دی گئی، بار بار چکّر لگتے ہیں، نہ دوا بدل رہی ہے، نہ آرام آرہا ہے، اس کے باوُجُود دِل بُرا نہیں کرتے، اتنے چکروں کے باوُجُود اعتماد نہیں ٹوٹا، جانتے ہیں کہ آرام ملنا ہے تو انہی کے درِ پاک سے ملنا ہے۔ ایمان ایسا ہی ہونا چاہئے۔ جو محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرما دِیا، اب دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے، محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان سے ہمارا اِیمان نہیں ہٹنا چاہئے۔

روزِ قیامت اَہْلِ فَتْرت کا حال

انسانوں کا ایک طبقہ ہے، جنہیں **اَہْلِ فَتْرت** کہتے ہیں۔ اس سے مُراد وہ لوگ ہیں، جن تک کسی نبی عَلَیْہِ السَّلام کی تبلیغ نہیں پہنچی۔[1] جیسا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد سے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے تک کا زمانہ **زمانۂ فَتْرت** کہلاتا ہے اور اس زمانہ کے لوگوں کو اصحابِ فترت کہا جاتا ہے۔[2] قیامت والے دِن ان لوگوں کا حشر کیسے ہو گا؟ کیا یہ جنّت میں جائیں گے یا جہنّم کے حقدار ہوں گے؟ اس تعلق سے روایات میں ہے:

قیامت والے دِن ان لوگوں کو جمع کیا جائے گا، اللہ پاک فرمائے گا: تم سب جہنّم میں چلے جاؤ...!!

یہ حکم سُن کر ان کے دو گروہ ہو جائیں گے، ایک گروہ تو حکم سُنتے ہی جہنّم کی طرف دوڑ پڑے گا، دوسرا گروہ اللہ پاک کے حکم کے مقابلے میں عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے کہے گا: اے اللہ پاک! ہم کس جُرم میں جہنّم میں جائیں! ہم تک تو تیرا دِین پہنچا ہی نہیں۔

اب وہ لوگ جو حکم سنتے ہی جہنّم کی طرف دوڑ پڑیں گے، انہیں واپس بُلا لیا جائے گا، کہا

1...فتاویٰ رضویہ، 28/438 2...تفسیر نعیمی، پ6، المائدۃ، تحت الآیۃ:19، 6/330 ملخصا

www.dawateislami.net

جائے گا: جیسے آج تم نے حکم مان لیا، یُونہی دُنیا میں تم تک دِین پہنچتا تو تُم مان لیتے۔ لہٰذا تم جنّت کے حق دار ہو۔ دوسرے لوگ جو اللہ پاک کے حکم کے مقابلے میں اپنی منفی عقل کے گھوڑے دوڑائیں گے، ان سے فرمایا جائے گا: تم نے جیسے آج حکم نہیں مانا، دُنیا میں دِین پہنچتا تو تب بھی نہ مانتے، لہٰذا تم جہنّم کے حق دار ہو۔ (مسالک الخفا لابویہ المصطفیٰ، ص12، 13 ملتقطاً)

پتا چلا؛ اَصْل امتحان ہی یہ ہے کہ کون اللہ و رسول کا حکم چپ چاپ مان لیتا ہے، کون اللہ و رسول کے حکم کے مقابلے میں اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے۔ لہٰذا اللہ و رسول کے فرمان پر دِل کی گہرائی سے پکّا یقین رکھئے! کوئی بات ہماری سمجھ میں آتی ہے تو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے، اگر ہماری سمجھ میں نہیں آتی تو ہماری سمجھ چھوٹی ہے، اللہ و رسول کا فرمان ہماری عقل سے بہت اُونچا ہے، اُسے مان لیجئے!

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نُور چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے

اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، ایمان پر استقامت نصیب فرمائے، دورِ حاضِر کے فتنوں سے نجات ملے، کاش! ہم اپنا ایمان سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! اسی طرح کی دلچسپ، بہترین معلومات اور علم دین حاصل کرنے کے لیے ہر ہفتے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے اسکی برکت سے اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ ایمان کی سلامتی کی فکر، آخرت کی تیاری اور بال بچوں کی پرورش کرنے کا جذبہ بھی نصیب ہوگا ان شاءاللہ الکریم

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ حُضُور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس

www.dawateislami.net

نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175)

کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** سے کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔☆ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں(گٹوں) تک دھو لیجئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اُٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔[1] مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس(یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ ومنہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔[2] ☆کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔☆کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے۔☆اگر کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لیجئے۔☆کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ! اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)[3] ☆سیدھے ہاتھ سے کھایئے۔☆اپنے سامنے سے کھایئے۔☆کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے اگر جی چاہے تو کھالیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔☆اعلیٰ حضرت،

1...ابن ماجہ، 4/9، حدیث:3260
2...مرآۃ المناجیح، 6/32
3...مسند الفردوس، 1/274، حدیث:1955

www.dawateislami.net

امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

[1] ... فتاویٰ رضویہ، 21/652

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں نہ اللہ پاک کا ذِکْر کرے، نہ اس کے نبی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجے تو قیامت کے دِن اس قوم پر ذِلَّت و نُحُوست مُسَلَّط کر دی جائے گی۔ (مسند امام احمد، 3/468، حدیث:9850)

پیاری اسلامی بہنو! مَجْلِس کا معنٰی ہے: بیٹھنے کی جگہ۔ ایک بہن اکیلی بیٹھی ہو، یہ بھی مَجْلِس ہے، 2 بیٹھی ہوں، یہ بھی مَجْلِس ہے، 4 بیٹھی ہوں، یہ بھی مَجْلِس ہے، 500 کا اجتماع ہو یا 5 ہزار کا، یہ بھی مَجْلِس ہی ہے۔ لہٰذا جب بھی کسی مَجْلِس میں ہوں ۞ یعنی اکیلی ہوں یا گھر والوں کے ساتھ یا دینی اجتماعات میں، غرض ہر مَجْلِس میں اللہ پاک کا ذِکْر کرنے اور درودِ پاک پڑھنے کی عادَت بنائیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکتیں ملیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفسیرِ عزیزی میں ہے: کَلْدَہ بن اُسَید جسے ابو اُسَید بھی کہتے تھے، مکہ مکرمہ کا رہنے والا ایک غیر مسلم تھا، جو دورِ جاہلیت میں حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ساتھی تھا۔ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک دِن آپ سے مِلا اور کہنے لگا: اے ابو بکر! تم تجارت اور سوداگری میں بڑے ماہِر تھے، اپنی عقل مندی کی وجہ سے ہمیشہ نفع کماتے تھے۔ اب تمہیں کیا ہوا؟ تم نے اپنے باپ دادا کے دِین کے مقابلے میں اسلام قبول کر کے اتنا بڑا نقصان اُٹھالیا، لات

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

وعُزّٰی (اَہلِ مکہ کے جھوٹے خُدا، جن کی وہ پُوجا کرتے تھے، ان) کی شفاعت سے نااُمّید ہو گئے۔

اس بے وقوف یعنی کَلَدہ بن اُسَید کی بات سُن کر حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: اے کَلَدہ! جو بندہ حق کو قبول کرے اور اچھے کام بجالائے، بھلا وہ بھی نقصان اُٹھانے والا ہوتا ہے؟ (یعنی میں جس طرح دُنیوی تجارت میں ماہِر ہوں، اسی طرح میں نے آخرت کی تجارت میں بھی عقل مندی ہی دکھائی ہے، میں نے حق بات کو قبول کیا اور اچھے کاموں میں مَصْرُوف ہو گیا، لہٰذا نقصان اُٹھانے والا میں نہیں، اَفضل میں تم ہو، تم ہی گھاٹے کا سودا کر رہے ہو)۔ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کے اس پیارے جواب کی تائید میں سورۂ عَصْر نازِل ہوئی،[1] اللہ پاک نے فرمایا:

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

(پ30، العصر: 1 تا 3)

ترجمہ کنزُ العِرفان: زمانے کی قسم بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

پیاری اسلامی بہنو! مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کے پیارے پیارے جواب اور اس پر نازِل ہونے والی سورۂ عَصْر سے معلوم ہوا: انسان سارے کے سارے خسارے (یعنی نقصان) میں ہیں، اس نقصان سے بچتا صِرْف وہی ہے، جس میں یہ 3 صفات ہوں: (1): صاحِبِ اِیمان ہو کہ جو مؤمن نہیں، وہ جانوروں سے بھی بدتَر ہے، اس نے تو دُنیا میں آنے کا مقصد ہی گنوا دیا، پھر وہ نقصان سے کیسے بچ سکتا ہے (2): نیک عمل کرتا ہو کہ جو نیکیاں نہیں کرتا، گُناہ کماتا ہے، وہ بھی سخت نقصان میں ہے، گُناہ تو ایک آگ ہے جو زندگی کے قیمتی لمحات کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ امام حسن بصری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے اِبنِ آدم! تیری ہلاکت ہو...! کیا تُو اللہ پاک

1... تفسیر عزیزی، پ30، العصر، 3/274

www.dawateislami.net

سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے؟ ہاں! ہاں! جس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی گویا اس نے اللہ پاک سے جنگ کی۔[1] (3): حق بات کی اور صبر کی وصِیَّت کرنے (یعنی نیکی کی دعوت دینے) والا ہو کہ جو خُود بھلے نیک بن جائے مگر دوسروں کو نیکی کی دعوت نہ دیتا ہو، دوسروں کو بُرائی سے منع نہ کرتا ہو، وہ بھی نقصان میں ہے، عین ممکن ہے کہ جب گنہگار عذاب میں گرفتار ہوں تو یہ بھی پکڑ میں آجائے۔

اللہ پاک ہم سب کو یہ 3 صفات اپنانے اور خُود کو نقصان سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

سورۂ عَصْر کا تعارف اور فضائل

پیاری اسلامی بہنو! سورۂ عَصْر قرآنِ کریم کی ایک مختصر سُورت ہے، یہ مُبارَک سورت مکہ مکرمہ میں نازِل ہوئی، اس میں صِرْف 1 رکوع، 3 آیات ہیں۔ حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو سورۂ عَصْر پڑھے، اللہ پاک اس کے لئے صبر پر مہر لگادے گا اور وہ روزِ قیامت اَہْلِ حق کے ساتھ ہو گا۔[2]

غور و فکر کے لئے سورۂ عَصْر کافی ہے

پیاری اسلامی بہنو! سورۂ عَصْر بظاہِر مختصر سی سُورت ہے مگر اس میں جو مضامین بیان ہوئے ہیں اور جو سبق ہمیں دیا گیا ہے، وہ ایسا باکمال اور بے مثال ہے کہ انسان یہ ایک نصیحت ہی اچھی طرح اپنالے تو دُنیا اور آخرت کی کامیابی کے لئے کافی ہے۔ اپنے وقت کے بہت بڑے امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر لوگ اس ایک سُورت (یعنی سورۂ عَصْر) میں غور و فکر کریں تو انہیں یہی کافی ہے۔[3] آپ ہی کا ایک اور فرمان ہے کہ اگر اللہ پاک سورۂ عَصْر کے عِلاوہ اور کوئی بھی دلیل نازِل نہ فرماتا، تب بھی یہی نصیحت (دُنیا و آخرت کے لئے) کافِی ہو جاتی۔[4]

1... عُیُون الحکایات، 1/32
2... اسماء سُوَر القرآن و فضائلھا، ص594
3... تفسیر ابنِ کثیر، 8/456
4... تفسیر الامام الشافعی، پ30، العصر، جز:3، صفحہ:1461

www.dawateislami.net

اللہُ اکبر! اندازہ کیجئے! قرآنِ کریم کی صِرف 3 آیات، صِرف 14 الفاظ میں کیسی کمال نصیحت بیان کر دی گئی ہے کہ اگر ہم صِرف اسی ایک نصیحت کو اپنالیں، اس میں غور و فِکْر کریں تو ہماری دُنیا بھی سنور سکتی ہے اور آخرت بھی سنور سکتی ہے۔

2 صحابیوں کا خوبصورت انداز

پیاری اسلامی بہنو! اس سے سورۂ عَصْر کی اہمیت کا اندازہ لگائیے! واقعی یہ مُبارک سُورت ایسی ہے کہ اسے یاد رکھنا، اس میں جو نصیحت کی گئی ہے، اس پر عمل کرنا اور اس مُبارَک سُورت کو بار بار دہراتے رہنا تاکہ یہ سبق ہمیں یاد رہے اور اس پر عمل کا ذہن بنتا رہے، بہت ضروری ہے۔ طبرانی شریف میں ہے: 2 صحابی رَضِیَ اللہُ عنہما تھے، ان کا معمول تھا کہ جب بھی آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو سورۂ عَصْر سُنایا کرتے تھے۔ (معجم اوسط، 4/36، حدیث: 5124)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا پیارا معمول ہے، کاش! ہم بھی یہ انداز اپنائیں، جب بھی آپس میں ملاقات ہو تو ہم ایک دوسری کو آخرت کی یاد دِلاتی رہیں، قرآنی آیات، اَحادیث بالخصوص سورۂ عَصْر وغیرہ موقع کی مناسبت سے سُنا کر آخرت کی یاد دِلاتی رہیں۔ اس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! زندگی کا مقصد یاد رہے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو اس پر عمل کی بھی توفیق مل ہی جائے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم — کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یارَبّ
کرم سے نیکی کی دعوت کا خُوب جذبہ دے — دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یارَبّ!

سورۂ عَصْر میں نعتِ مصطفےٰ کا پہلو

پیاری اسلامی بہنو! ویسے تو سورۂ عَصْر اِصْلاحی مضامین پر مشتمل ہے، اس میں ہمیں نصیحت کی گئی ہے، زندگی کی اہمیت بیان ہوئی ہے، زندگی کا مقصد بتایا گیا ہے، دُنیا و آخرت میں نقصان

www.dawateislami.net

سے بچنے، کامیابی پانے کے طریقے ارشاد ہوئے ہیں، ان سب کے ساتھ ساتھ اس مُبارَک سُورت میں نعتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی پہلو ہے۔

کیسی پیاری بات ہے...!! کوئی سُورت ہو، کوئی آیت ہو، کوئی موضوع ہو، کوئی بات ہو، قرآنِ کریم کا پیارا پیارا اُسلوب ہے کہ ہر سُورت میں، ہر طرح کے مضمون میں نعتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو موجود ہوتے ہیں۔

سورۂ عَصْر میں نعتِ مصطفےٰ کا پہلو کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ (پ30، العصر:1) ترجمہ کنزُالعِرفان: زمانے کی قسم۔

عَصْر عربی میں زمانے کو کہتے ہیں اور مفسرینِ کرام کا ایک قول یہ ہے کہ اس جگہ زمانے سے مراد اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک زمانہ ہے۔[1] یعنی اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہر زمانہ مرے حُضُور کا ہے

البتہ دُنیا کی تاریخ میں وہ 63 سال جو میرے اور آپ کے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دُنیا میں ظاہِری طور پر بسر فرمائے، جب فضائیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہکی مہکی سانسوں سے مہک رہی تھیں، دَر و دِیوار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور سے روشن ہو رہے تھے، اللہ پاک نے اُن 63 سالوں کی قسم یاد کرتے ہوئے فرمایا:

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾

یعنی اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں آپ کے مُبارَک زمانے کی قسم...!!

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی...!!

اس سے معلوم ہوا؛ سب سے اَفْضَل زمانہ وہی ہے کہ جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... تفسیر خازن، پ30، العصر، تحت الآیۃ: 1، 4/405

www.dawateislami.net

ظاہِری طور پر اس دُنیا میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ یعنی سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، پھر جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ (بخاری، 2/193، حدیث: 2651)

یعنی اُمَّت میں سب سے بہترین لوگ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم زمانہ یعنی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان ہیں، پھر تابعین، پھر تبع تابعین، یہ 3 زمانے سب سے بہترین زمانے ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! یہاں سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ سب سے آئیڈیل اور سب سے معیاری زمانہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زندگی مُبارَک کا زمانہ، پھر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا دَور، پھر تابعین اور تبع تابعین کا دَور مُبارَک ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ انہی زمانوں کو اپنا معیار بنائیں، مثلاً ان زمانوں کی تاریخ پڑھیں، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی سیرت پڑھیں، پھر اس کے مطابق اپنی زندگی گزارا کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

عَصْر کا ایک اور معنٰی

اللہ پاک نے فرمایا:

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ (پ30، العصر: 1-2)

ترجمہ کنزُالعِرفان: زمانے کی قسم بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔

اس کی تفسیر میں امام حسن بصری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک قول یہ ہے کہ یہاں عصر سے مراد وقتِ عصر ہے اور اس کی قسم ارشاد فرما کر اللہ پاک نے ہمیں تنبیہ کی ہے کہ جس طرح عصر کا وقت دِن کا اختتامی وقت ہے، اس وقت کام کاج کرنے والے، بازار میں دُکانیں چلانے والے اپنی دُکانیں سمیٹنا شروع کر دیتے ہیں، اب وہ وقت قریب آجاتا ہے کہ جس نے دِن بھر کچھ نہیں کمایا، جلد ہی وہ اپنے گھر پہنچے گا، اس کے بال بچے، اَہْل و عیال اس کے گرد جمع ہو جائیں گے، پیسوں اور

www.dawateislami.net

کھانے وغیرہ کا مطالبہ کریں گے۔ تب اسے شرمندگی کا سامنا ہو گا، ایسے ہی اے انسان! دُنیا اپنے عصر کے وقت پر ہے، قیامت قریب آ گئی ہے، جلد ہی موت اپنا جال بچھا دے گی، تیری رُوح نکال لی جائے گی، تجھے اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، آہ! وہ نادان جو غفلت میں دِن رات گزارتا چلا جا رہا ہے، وہ کتنے خسارے میں ہے؟ کتنے نقصان میں ہے۔ ہاں! ہاں! جلد، بہت جلد حشر برپا ہو گا، قیامت قائم ہو گی اور ہمیں رَبّ کے حُضُور پیش کر دیا جائے گا، پھر ہم سے پوچھا جائے گا، دُنیا میں کیا کمایا؟ اللہ پاک کی دی ہوئی نعمتوں کا کتنا حق ادا کیا؟ ہر ہر نعمت کے مُتَعَلِّق پوچھا جائے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:[1]

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ۠ ۝۱ (پ17، الانبیآء:1)

ترجمہ کنزُ العِرفان: لوگوں کا حِساب قریب آ گیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

زِندگی برف کی طرح پگھل رہی ہے

پیاری اسلامی بہنو! بات واقعی سچی ہے، انسان خسارے میں ہے، سخت خسارے میں ہے، **تفسیرِ کبیر** میں ہے، ایک بُزرگ رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سُوْرَۃُ الْعَصْر کی دوسری آیت کا معنٰی برف بیچنے والے سے سیکھا، وہ آواز لگا رہا تھا: اِرْحَمُوْا مَنْ یَّذُوْبُ رَاْسُ مَالِہٖ لوگو! اس شَخْص پر رحم کھاؤ...!! جس کا سرمایہ پگھل رہا ہے، اس کی عِبرت انگیز صدا سُن کر میں نے کہا: یہ ہے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝۲ (پ30، العصر:2)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔

مطلب، انسان کی زندگی بھی برف کی طرح پگھل رہی ہے، جو اس میں نیکی نہ کمائے وہ سَخْت نقصان میں ہے۔[2]

1... تفسیر کبیر، پ30، العصر، تحت الآیۃ:1، 11/278

2... تفسیر کبیر، پ30، العصر، تحت الآیۃ:1، 11/278

www.dawateislami.net

زندگی کی اہمیت

پیاری اسلامی بہنو! یقین مانیئے! ہماری یہ زندگی، ہماری ایک ایک سانس بہت قیمتی ہے۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہَجْوِیری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کَشْفُ الْمَحْجُوب میں لکھا ہے کہ دُنیا میں ایک سانس لینا آخرت کے ہزار سانسوں سے بہتر ہے۔[1]

اللہُ اکبر! غور فرمایئے! ہماری ایک ایک سانس کتنی قیمتی ہے۔ امام فخر الدین رازی رحمۃُ اللہ علیہ نے یہی بات ایک دوسرے انداز میں سمجھائی، آپ فرماتے ہیں: تَصَوُّر باندھو! ایک شخص ہزار سال زندہ رہا اور اس نے یہ ہزار سالہ زندگی گُناہوں میں گزار دی، اب اس کے پاس صِرْف ایک لمحہ باقی ہے، ایک لمحے کے بعد ہی اسے موت آجائے گی، اب اگر وہ اس آخری لمحے میں (یعنی نزع کی کیفیت طاری ہونے سے پہلے پہلے) توبہ کرلے تو اس توبہ کی بَرَکت سے اس کے ہزار سال کے گُناہ معاف ہوسکتے ہیں اور وہ جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا حقدار بن سکتا ہے۔[2]

اس سے اندازہ لگایئے! جب ایک لمحے کی اتنی قیمت ہے تو اگر انسان ساری زندگی ہی نیکیوں میں گزارے، ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دے تو اسے کیسے کیسے انعامات نصیب ہوں گے۔

جنّت میں درخت لگوایئے!

پیاری اسلامی بہنو! ہماری ایک ایک سانس کتنی قیمتی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اگر ہم چاہیں تو اس دُنیا میں رہتے ہوئے صِرْف ایک سیکنڈ میں جنّت کے اندر درخت لگوا سکتی ہیں اور اس کا طریقہ بھی بہت آسان ہے۔ اِبنِ ماجہ کی حدیثِ پاک کے مطابق ان چاروں کلمات میں سے جو کلمہ بھی پڑھیں، جنّت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں: (1): سُبْحٰنَ اللّٰہِ (2): اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (3): لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (4): اَللّٰہُ اَکْبَر۔ (ابنِ ماجہ، 4/252، حدیث:3807)

---

1 ... کَشْفُ الْمَحْجُوب، صفحہ:274

2 ... تفسیر کبیر، پ30، العصر، تحت الآیۃ:1، 11/277

www.dawateislami.net

اس پر غور فرمائیے! ہمارا ایک ایک لمحہ کتنا قیمتی ہے...!! ہم معمولی تَوَجُّہ کر کے، زبان کو ذرا سی حرکت دے کر ایک سیکنڈ میں جنّت میں اپنا درخت لگوا سکتی ہیں۔ یہ ہمارے ایک سیکنڈ کی قیمت ہے اور ہمارے یہ قیمتی سیکنڈز، منٹ، گھنٹے گزرتے چلے جارہے ہیں، وقت ایک ندی کی طرح بہتا چلا جارہا ہے اور ہم لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب سے قریب تَر ہوتی چلی جارہی ہیں۔ پارہ: 30، سُوْرَۃ اِنْشِقَاق، آیت:6 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۚ(۶) (پ30، الانشقاق:6)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے۔

تفسیر نُورُ الْعِرفان میں ہے: (یعنی) اے انسان! تیرا ہر سانس تجھے موت سے اور رَبّ کے ملنے سے قریب کر رہا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، پ30، الانشقاق، تحت الآیۃ:6، ص939)

اب آپ غور فرمائیے! جس کا اتنا قیمتی اَثاثہ جس کے ذریعے جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں کمائی جاسکتی ہیں، وہ اَثاثہ دَم بہ دَم گھٹتا چلا جارہا ہو اور وہ اس اَثاثے کی قدر بھی نہ کر پارہا ہو، اس سے بڑھ کر اور نقصان میں کون ہو گا؟ یقیناً جو اپنے وقت کی قدر نہیں پہچانتا وہ سخت خسارے میں ہے۔

پھل درخت سے کیوں گِرے؟

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہ علیہا ولیۂ کاملہ ہیں، بہت نیک خاتون تھیں، آپ فرماتی ہیں: ایک رات سحری کے وَقْت میں نے کچھ تسبیحات پڑھیں، پھر سو گئی، خواب میں دیکھا کہ ایک ہرا بھرا درخت ہے جو اتنا بڑا اور حسین ہے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا، اس پر 3 قسم کے پھل لگے تھے، میں نے دنیا میں ایسے پھل نہیں دیکھے، کچھ پھل سفید تھے، کچھ سرخ اور کچھ زَرد اور سب اس درخت میں چاند، سُورج کی طرح چمک دمک رہے تھے۔ فرماتی ہیں: مجھے وہ درخت بہت اچھا لگا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ کسی کہنے والے نے کہا: یہ آپ کا ہے اور اِن تسبیحات کا بدلہ ہے جو ابھی ابھی

www.dawateislami.net

آپ نے پڑھیں۔ فرماتی ہیں: میں درخت کے اِرْدِگرد گھومنے لگی تو دیکھا: سنہرے رنگ کے کچھ پھل زمین پر گِرے ہوئے ہیں، میں نے کہا: کاش! یہ پھل بھی ان پھلوں کے ساتھ درخت پر مَوْجُود ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا، جواب ملا: یہ وہیں لگے تھے، آپ تسبیح پڑھ کر سوچنے لگیں کہ گُندھا ہوا آٹا خمیرہ ہو گیا ہے یا نہیں، اُس وقت یہ پھل گِر گئے۔ (قوت القلوب، 1/182، 183)

پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ کو سامنے رکھ کر ہمیں اپنے بارے میں بار بار غور کرنے کی حاجت ہے۔ کیسی عِبْرت کی بات ہے...!! حضرت رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہ علیہا تسبیح میں مَصْرُوف تھیں، اس دوران صِرْف تھوڑی دیر کے لئے رُک کر گُندھے ہوئے آٹے کے متعلق سوچنے کا اتنا اَثَر ہوا تو کئی کئی گھنٹے فضولیات میں برباد کر دینے کا وبال کیا ہو گا؟ مگر آہ! ہم غفلت سے بیدار نہیں ہوتی، افسوس! ❁ سوشَل میڈیا اور انٹرنیٹ کے بے جا اور غلط استعمال ❁ دنیا کی مَحَبَّت ❁ مال و دولت کی اُلفت ❁ قبر و آخرت سے غفلت ❁ نِت نئے فیشن اپنانے کی لَت ❁ بس **کھاؤ پیو اور جان بناؤ** کے نعرۂ جہالت اور ❁ نیک کاموں میں ٹال مٹول کی عادت جیسے وَقْت برباد کر دینے والے کاموں نے ہمیں غلط رستے پر چلا دیا ہے۔

وَقْت برباد کرنا اندازِ مسلمانی نہیں

پیاری اسلامی بہنو! یقین مانیئے! وَقْت برباد کرنا اندازِ مسلمانی ہے ہی نہیں، حضرت شُرَیح رحمۃُ اللہ علیہ نے 2 شخصوں کو فضول کام میں دیکھا، فرمایا: اَلْفَارِغُ مَا اُمِرَ بِهٰذَا فارِغ شَخْص کو اس کام کا حکم نہیں دیا گیا، اللہ پاک کا فرمان ہے (تفسیر کبیر، پ30، الشرح، تحت الآیۃ:7، 11/209)

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ (پ30، الم نشرح:7)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو جب تم فارِغ ہو تو خوب کوشش کرو۔

یعنی اپنے فارِغ وَقْت کو عِبَادت میں صَرف کر مطلب یہ کہ جب ایک عِبَادت سے فارِغ ہو، دوسری شروع کر اور کسی وَقْت عِبَادت سے خالی نہ رہ کہ مقصودِ اصلی عالَم کے پیدا کرنے سے یہی ہے۔ (انوارِ جمالِ مصطفٰے، ص323 بتغیر قلیل)

www.dawateislami.net

قیامت بہت قریب ہے

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے سامنے ایک ہولناک دِن ہے۔ قیامت جلد نہیں بہت ہی جلد آنے والی ہے، ہم سمجھتی ہیں کہ قیامت دُور ہے، ابھی تو اتنی صدیاں رہتی ہیں، ابھی تو میں جوان ہوں، پھر بڑھاپا آئے گا، پھر کتنے سالوں کے بعد موت آئے گی، پھر کئی صدیوں کے بعد قیامت قائم ہوگی۔ یہ ہماری خوش فہمی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ۙ(۶) وَّ نَرٰىهُ قَرِیْبًا ؕ(۷) ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔ (پ29، المعارج:6،7)

لوگ سمجھتے ہیں کہ قیامت دُور ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: قیامت دُور نہیں بلکہ قیامت تو بہت قریب ہے۔

قیامت کا ہوش رُبا منظر

پیاری اسلامی بہنو! قیامت قریب ہے، آہ! وہ ہولناک دِن...! ذرا تَصَوُّر تو باندھئے! جب حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پھونکیں گے، صُور کی ہولناک آواز سُن کر سب مُردے قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے، سب کو ہانک کر میدانِ محشر میں جمع کر دیا جائے گا، یہ زمین تانبے کی زمین سے بدل دی جائے گی، آسمان لپیٹ دیا جائے گا، سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، جہنّم کو لایا جائے گا، اس کی پشت پر بال سے باریک، تلوار سے تیز، اندھیرے میں ڈُوبا ہوا پُل صِراط رکھ دیا جائے گا، سامنا قہر کا ہوگا، لوگ پسینے سے شرابُور ہوں گے، بعض اپنے ہی پسینے میں ڈُبکیاں لے رہے ہوں گے، خُدائے قَہّار اس روز ایسا غضب فرمائے گا کہ ایسا غضب اس نے کبھی نہیں فرمایا، لمبا عرصہ اسی حال پر گزر جائے گا، پھر کہیں جا کر حساب شروع ہوگا۔

اب ذرا تَصَوُّر باندھئے! اس صُورتِ حال میں ہمیں پُکارا جا رہا ہوگا: اے فلانہ بنت فُلاں!

www.dawateislami.net

رَبّ کے حُضُور حاضِر ہو، آہ! اس غضبناک پُکار پر ہم جھجکیں گی، ڈریں گی، منہ چھپائیں گی مگر اس روز کون ہے جو چھپ سکے؟ فرشتے کھینچ کر رَبِّ جبّار و قہّار کے حُضُور پیش کر دیں گے، ایسے ہولناک منظر میں ہم اپنے ایک ایک عَمَل کا حِساب کیسے دے پائیں گی؟ ہمارا ہر چھوٹے سے چھوٹا، بڑے سے بڑا عَمَل اَعْمال نامے میں دَرْج ہو گا، مُجْرِم پُکاریں گے:

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْۚ(۲۵) وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْۚ(۲۶) يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَۚ(۲۷) مَاۤ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْۚ(۲۸) هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْۚ(۲۹)

(پ29، الحآقّۃ:25-29)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے کاش کہ مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حِساب کیا ہے اے کاش کہ دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کر دینے والی ہو جاتی، میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا میرا سب زور جاتا رہا۔

روزِ قیامت کیا جواب دیں گی؟

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمائیے! اس روز ہم کیسے حِساب دے پائیں گی...؟ مگر افسوس! ہم نہیں ڈرتی، سُستی کرتی ہیں، غفلت میں پڑتی ہیں، مال و دولت کی حِرْص، دنیا کی طلب اور نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر آخرت کو بھولتی اور گُناہوں میں پڑتی بلکہ بُرائیوں پر اُتَرتی، توبہ سے بھاگتی ہیں، لوگوں سے شرماتی مگر رَبِّ رحمٰن سے حیا نہیں کرتی، چُھپ کر گُناہوں کا بازار گرم کرتی ہیں مگر یاد رکھئے! روزِ قیامت ہمارا کوئی عَمَل چُھپ نہیں پائے گا، ہر چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا عَمَل ہمارے سامنے کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗۚ(۷) وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ(۸)

(پ30، الزلزال:7،8)

ترجمہ کنزُالعِرفان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

اپنا وقت نیکیوں میں گزارا کیجئے!

پیاری اسلامی بہنو! اندازہ کیجئے! اتنا ہولناک دِن ہمارے سامنے ہے اور ہم لمحہ بہ لمحہ قیامت

www.dawateislami.net

کے قریب تَر ہوتی چلی جارہی ہیں۔ آہ! روزِ قیامت زندگی کے ایک ایک لمحے کا حِساب دینا ہوگا، آج اگر ہم اپنی زندگی کی قدر نہ کر پائی، یہ تیز رفتاری سے چلتا ہوا وقت...!! اگر ہم اس میں نیکیاں نہ کر پائی، دِن رات گُناہوں ہی کا بازار گرم رکھا اور اللہ نہ کرے! اگر روزِ قیامت پکڑ ہو گئی تو غور فرمایئے! کس قدر نقصان ہوگا...!! ہم کتنے خسارے میں رہ جائیں گی۔ آہ! جب ہمیں ہمارے خالِق و مالِک، ہمیں پالنے والے رَبِّ کریم کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، تب شرمندگی اور ندامت سے ہماری کیا حالت ہوگی...!! اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: جب روزِ قیامت بندے کی بُرائیاں اس کے سامنے رکھی جائیں گی تو

تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ (پ3، آلِ عمرٰن:30)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو تمنا کرے گا کہ کاش اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہو جائے۔

آہ! آج ہم لذّت لے لے کر بڑے مزے سے جو گُناہ کرتی ہیں، آج جو کہتی ہیں: کیا کریں عادَت چھوٹتی ہی نہیں۔ کل روزِ قیامت خواہش کریں گی کہ کاش! یہ بُرائی نہ کی ہوتی...!! کاش! میرے اور میرے ان بُرے اعمال کے درمیان لمبا فاصلہ ہو جائے...!!

بے شک وہ بڑی گمراہی میں ہے

علّامہ اِبنِ جوزی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت منصُور بن عمّار رحمۃُ اللہ علیہ خلیفہ عبد الملک بن مَروان کے پاس تشریف لائے، خلیفہ نے کہا: اے منصور! میں آپ کو ایک سال کا وقت دیتا ہوں، ایک سوال کا جواب تلاش کر کے لایئے! وہ سوال یہ ہے کہ سب سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ اور سب سے زیادہ جاہِل کون ہے؟ عبد الملک بن مروان کا سوال سُن کر حضرت منصور بن عمّار رحمۃُ اللہ علیہ واپس چلے گئے، ابھی محل کے دروازے کے قریب ہی پہنچے تھے کہ لوٹ

www.dawateislami.net

آئے۔ عبد الملک بن مروان بولا: واپس کیوں آ گئے؟ فرمایا: جواب مل گیا ہے، وہ یہ کہ سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو نیکیاں بھی کرے اور اللہ پاک سے ڈرتا بھی رہے جبکہ سب سے زیادہ جاہِل وہ ہے جو گُناہ کرے، پھر بھی خود کو عذاب سے محفوظ سمجھے۔ یہ عبرت انگیز جواب سُن کر عبد الملک بن مروان پر رِقّت طاری ہو گئی، اتنا روئے، اتنا روئے کہ آنسوؤں سے کپڑے تَر ہو گئے۔ پھر کہا: اے منصور! خُدا کی قسم! آپ نے درست کہا۔ پھر بولے: اے منصور! قرآنِ کریم کی کوئی آیت سُنایئے! حضرت منصور بن عمّار رحمۃُ اللہ علیہ نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت کی:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(پ3، آلِ عمرٰن:30)

ترجمہ کنزُالعِرفان: (یاد کرو) جس دن ہر شخص اپنے تمام اچھے اور بُرے اعمال اپنے سامنے موجود پائے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہو جائے اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

یہ آیتِ کریمہ سُن کر عبدُالمَلِک بن مَروان پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہو گیا، بولے: اے منصور! تم نے مجھے مار ڈالا۔ یہ کہتے ہی غش کھا کر گرے اور بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب افاقہ ہوا تو بولے: اے منصور! اللہ پاک کا فرمان ہے:

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ

(پ3، آلِ عمرٰن:30)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ اللہ پاک تمہیں اپنی پکڑ اور عذاب سے ڈراتا ہے۔ یہ سُن کر عبد الملک بن مروان پھر رونے لگے۔ پھر جب افاقہ ہوا تو پوچھا: اللہ پاک کا فرمان ہے:

www.dawateislami.net

مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ (پ3، آلِ عمرٰن:30) ترجمہ کنزُ العِرفان: اپنے تمام اچھے اور بُرے اعمال اپنے سامنے موجود پائے گا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: روزِ قیامت ہر چھوٹا اور ہر بڑا گُناہ بندے کے سامنے کر دیا جائے گا۔ یہ سُن کر عبد الملک بن مروان پھر روئے، یہاں تک کہ اُن پر بے ہوشی طاری ہو گئی، جب ہوش آیا، پھر کہا: اللہ پاک کی قسم! جو اس آیتِ کریمہ میں غور کرے، پھر بھی اللہ پاک کی نافرمانی کرتا رہے، بے شک وہ بڑی گمراہی میں ہے۔ (بستان الواعظین، ص89)

بندہ شرم سے پانی پانی ہو جائے گا

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے ہمیں نعمتوں سے نوازا ہے، روزِ قیامت اگر اللہ پاک کچھ بھی عذاب نہ فرمائے، تب بھی اپنا یہ گنہگار وُجود لے کر اس کے حُضُور حاضِر ہونا اور اس کی بارگاہ میں کھڑے ہونا ہی شرمندگی کے لئے کافی ہے۔ **روایت میں ہے:** روزِ قیامت ایک شخص کو اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر کیا جائے گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے میرے بندے! تُو نے فُلاں دِن فُلاں فُلاں گُناہ کیا تھا۔ کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ میں تیرے اعمال پر اطلاع رکھتا ہوں، کیا تُو نے میرے دیکھنے کو عام لوگوں کے دیکھنے سے بھی ہلکا لیا...؟ کیا تجھے مجھ سے اور میرے فرشتوں سے بھی حیا نہ آئی، کیا تجھے میری پکڑ سے بھی ڈر نہیں لگا؟ اے میرے بندے! کیا میں نے تجھے ٹھنڈے پانی کی نعمت نہیں دی تھی؟ کیا تیرے جسم کو طاقت عطا نہیں کی تھی؟ اس کے باوُجُود تُو نے میری نافرمانی کی...؟ بندہ اللہ پاک کا یہ فرمان سُن کر شرم سے پانی پانی ہو جائے گا، اس کے پسینے چُھوٹ رہے ہوں گے، وہ عرض کرے گا: اے اللہ پاک! مجھے تجھ سے حیا آ رہی ہے، میرے لئے اس شرمندگی سے یہ آسان ہے کہ مجھے آگ میں ڈال دیا جائے، خدائے جبار اس بندے کے لیے جہنم کا حکم دے گا۔ جب فرشتے اسے لے جا رہے ہوں گے تو بندہ رب کی طرف

www.dawateislami.net

متوجہ ہو کر عرض کرے گا کہ میرے رب! تیری عزت کی قسم، تیری نافرمانی تیرے حق کو ہلکا جان کر نہیں کی بلکہ یہ جان کر کی کہ جس طرح تو نے دنیا میں نافرمانیوں پر پردہ رکھا، یہاں پر بھی رکھے گا۔ رب کریم فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے، یہ میری رحمت سے مایوس نہیں ہے، میں نے اسے بخش دیا، پھر حکم ہو گا کہ اسے جنّت کی طرف لے چلو۔ (بستان الواعظین، ص 91)

پیاری اسلامی بہنو! اب غور فرمایئے! ہماری زندگی کس قدر قیمتی ہے، یہی مختصر سی زندگی...!! اگر ہم اسے نیکیوں میں گزار لیں تو جنّت کی حقدار بن سکتی ہیں اور اگر ہم ایسا نہ کر پائیں، زندگی کے یہ قیمتی لمحات فضولیات یا گُناہوں بھرے کاموں میں گزار دیئے! اور اس کے سبب جہنّم کی حقدار بن گئی، روزِ قیامت پکڑ کر لی گئی تو خود سوچئے! یہ کتنا بڑا نقصان ہو گا...!! یہی وہ خسارہ ہے، جس کے متعلق اللہ پاک نے فرمایا:

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝۲ (پ30، العصر: 1، 2)

ترجمہ کنزُالعِرفان: زمانے کی قسم بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔

اس لئے ہم سب پر لازِم ہے کہ ہم اپنے وقت کی قدر کریں، زِندگی کے ایک ایک لمحے، ایک ایک منٹ بلکہ ایک ایک سیکنڈ کی قدر کریں۔

پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنے نقصان کا احساس تک نہ ہو، یہ خسارہ دَر خسارہ ہے اور انسانوں کی اَکْثَرِیت اس خسارے سے دوچار ہے۔ ہمیں یہ احساس ہی نہیں کہ ہم گُناہوں اور فضولیات میں مشغول ہو کر اپنا کتنا بڑا نقصان کر رہی ہیں، کیسی عظیم جنّت سے محرومی اور کیسے ہولناک عذاب کی حقدار بن رہی ہیں۔ کاش! ہمیں یہ احساس ہو جائے، کاش! ہم اس خسارے سے بچنے والی بن جائیں...!!

ٹائم مینجمنٹ کی اہمیت اور تقاضے

ہم اس خسارے اور نقصان سے کیسے بچ سکتی ہیں؟ اللہ پاک نے فرمایا:

www.dawateislami.net

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ(۲) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۠(۳)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔ (پ30، العصر:2، 3)

یہ 3 کام ہیں: (1): بندہ مؤمن ہو (2): نیک کاموں میں مَصْرُوف رہتا ہو (3): حق اور صبر کی تلقین کرنے والا ہو تو ایسا شخص نقصان سے بچ سکتا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کو بہتر طَور پر گزارنے، اپنے وقت کا درست استعمال کرنے کے لئے اپنی زندگی کو شیڈول میں لائیں، اپنا جَدْوَل بنائیں۔ آپ کی جیسی مصروفیات ہیں، اس کے لحاظ سے اپنی سہولت کے مطابِق اپنا ٹائم ٹیبل بنائیے! پھر ان 3 پہلوؤں سے اس ٹائم ٹیبل کو پَرَکھ لیں: (1): ہمارے شیڈول میں کوئی ایسی چیز، کوئی ایسا کام شامِل نہ ہو، جو ایمان کو کمزور کرتا ہے، ہر قسم کا چھوٹا بڑا گُناہ بالخصوص گانے باجے سننا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، سوشل میڈیا کا بے جا استعمال، بدنگاہی، غیبت، چغلی، جھوٹ، بُری صحبت، بدمذہبوں اور دِین بیزار لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، ان کی باتیں سننا، ان کا لٹریچر پڑھنا، یہ سب کام وہ ہیں جو ہمارے ایمان کو کمزور کرتے ہیں، ہمارے جدول میں ان میں سے کوئی چیز شامِل نہیں ہونی چاہئے (2): ہمارے جَدْوَل میں کوئی بھی فضول چیز شامِل نہیں ہونی چاہئے۔ جو بھی کام ہمارے جَدْوَل میں شامِل ہے، وہ دینی و دُنیوی لحاظ سے فائدہ مند ہی ہونا چاہئے اس کے عِلاوہ نیک کام مثلاً صدقہ و خیرات، والدین کی خِدْمت، غریبوں مسکینوں کی مدد، ذِکْر و درود کی کثرت، قرآنِ کریم کی تِلاوت، اپنے اعمال کا جائزہ لینا، نوافل پڑھنا، نفل روزے رکھنا وغیرہ وہ کام جو ایمان کو مضبوط کرے، اسے بھی اپنے جدول میں شامِل کر لیجئے! (3): اپنے جدول میں نیکی کی دعوت دینے کو خصوصی طَور پر شامِل کیجئے! اگر آپ دَرْس

www.dawateislami.net

وبیان کی صلاحیت رکھتی ہیں تو دَرْس وبیان کیا کریں، گھر میں، اپنے بچوں کو، بھائی بہنوں کو، عزیز اور رشتے داروں کو نیکی کی دعوت دیتی اور بُرائی سے منع کرتی رہنے کی عادَت اپنالیں۔

اگر ہم ان 3 پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اپنا شیڈول بنالیں اور اس کے مطابق عمل کرنا شروع کردیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا بھی سنور جائے گی، آخرت بھی سنور جائے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو ہم نقصان اُٹھانے سے بچنے میں کامیاب ہوجائیں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکل وقناعت کے اصول

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے توکل وقناعت کے بارے میں چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ خَتْم ہونے والا خزانہ ہے۔[1] (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقَدرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[2] ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[3] ☆ روز مرّہ اِستِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[4] ☆ توکل کے تین درجے ہیں (1) اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنا (2) اس کے حکم کے سامنے سر تسلیمِ خم کرنا (یعنی جھک جانا)۔ (3) اپنا ہر معاملہ اس کے حوالے کر دینا۔[5] ☆ دُنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حرص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت

---

1 . . . الزھد الکبیر للبیہقی، ص88، حدیث:104۔
2 . . . مسلم، ص406، حدیث:2426۔
3 . . . جنتی زیور، ص136 بتغیر قلیل۔
4 . . . التعریفات للجرجانی، ص126۔
5 . . . رسالہ قشیریہ، ص203۔

www.dawateislami.net

نہ کرلو، آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[1] لالچ بہت ہی بُری اور نہایت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مرتبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔[2] ☆ جس کی للچائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔[3] ☆ بلعم بن باعورا جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا (یعنی اس کی ہر دعا قبول ہوتی تھی)، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔[4] ☆ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[5] ☆ اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[6]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1... مرآۃ المناجیح، 7/112
2... جنتی زیور، 110 ملخصاً
3... رسالہ قشیریہ، ص198
4... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص367 ماخوذاً
5... ابن عساکر، 61/139، رقم 7741 ماخوذا
6... مسلم، ص404، حدیث: 2415

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰهَ غَداً رَاضِیًا، فَلْیُكْثِرِ الصَّلاةَ عَلَیَّ یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک نے حضرت سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کو وحی فرمائی کہ سَمُندر کے کَنارے جایئے اور ہماری قدرت کا نظارہ کیجئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لے گئے مگر کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی، چُنانچِہ ایک جِنّ کو حکم دیا کہ سَمُندر میں غوطہ لگا کر اندر کی خبر لاؤ۔ اُس نے غوطہ لگانے کے بعد واپَس آکر عرض کی: میں تہ تک نہیں پہنچ سکا اور نہ ہی کوئی شے نظر آئی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اُس سے طاقتور جِنّ کو حکم دیا، اُس نے پہلے جِنّ کے مقابلے میں دُگنی گہرائی تک غوطہ لگایا مگر وہ بھی کوئی خبر نہ لاسکا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اپنے وزیر حضرتِ آصِف بن بَرخِیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو حکم دیا، اُنہوں نے تھوڑی ہی دیر میں ایک عالی شان کافُوری چار دروازوں والا سفید سَمُندری گنبد لاکر سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کی خدمت میں حاضِر کر دیا! اس کا ایک دروازہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا، تیسرا ہیرے کا اور چوتھا زَمُرّد کا تھا، چاروں دروازے کُھلے ہونے کے باوُجُود سَمُندر کے پانی کا کوئی قَطرہ اندر نہیں تھا۔ اس سَمُندری گنبد کے اندر ایک حسین نوجوان صاف ستھرے لباس

---

1 . . . فِردوسُ الاخبار، 2/284، حدیث: 6083

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

میں ملبوس مشغولِ نَماز تھا، جب وہ نَماز سے فارغ ہوا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے سلام کر کے اس سے اُس سَمُندری گنبد کا راز دریافت کیا۔ اُس نے عرض کی : یا نبیَّ اللہ! میرا باپ معذور اور والِدہ نابینا تھی، اَلحمدُ لِلّٰہِ میں نے ستّر سال اُن کی خدمت کی، میری ماں نے اِنتقال سے پہلے دُعا کی: یا اللہ! میرے بیٹے کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما۔ والِد محترم نے بوقتِ وفات دُعا فرمائی: یا اللہ ! میرے بیٹے کو ایسی جگہ عبادت پر لگا کہ شیطان مُداخَلت نہ کرے۔ والِدِ مرحوم کی تدفین کے بعد جب میں ساحِلِ سَمُندر پر آیا تو مجھے یہ سَمُندری گنبد نظر آیا، میں اس کے اندر داخِل ہو گیا۔ اتنے میں ایک فِرِشتہ آیا اور اس نے اس گنبد کو سَمُندر کی تہ میں اُتار دیا۔ سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلام کے پوچھنے پر اُس نے عرض کی کہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے مقدّس دَور میں یہاں آیا ہوں۔ سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے جان لیا کہ اس کو دو ہزار سال اس "سَمُندری گنبد" میں گزر چکے ہیں مگر اب تک جوان ہے، اُس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا۔ غِذا کے متعلّق اُس نے بتایا: روزانہ ایک سبز پَرَندہ اپنی چونچ میں کوئی زَرد (یعنی پیلی) چیز لاتا ہے، میں اُسے کھالیتا ہوں، اس میں دنیا کی تمام نعمتوں کی لَذّت ہوتی ہے، اس سے میری بھوک اور پیاس مٹ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اَلحمدُ لِلّٰہِ گرمی، سردی، نیند، سُستی، غُنُودگی، نامانُوسیَّت اور وَحشت (یعنی گھبراہٹ وخوف) یہ تمام چیزیں مجھ سے دُور رہتی ہیں۔ اس کے بعد اُس نوجوان کی خواہش پر سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کا حکم پاکر آصِف بن بَرخیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے سَمُندری گنبد کو اٹھا کر سمندر کی تہ میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: اے لوگو! اللہ آپ سب پر رحم فرمائے، دیکھا آپ نے کہ والِدَین کی دعا کس قدر مقبول ہوتی ہے! ماں باپ کی نافرمانی سے بچو۔ (رَوْضُ الرِّیاحِین ص233، 234)

معلوم ہوا! والِدَین کی خدمت بَہُت بڑی سعادت ہے۔ اگر ان کا دل خوش ہو جائے اور وہ دُعا کر دیں تو بیڑا پار ہو جاتا ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! بلاشُبہ ماں باپ اللہ کریم کی بڑی نعمت ہیں، والدین انسان کی زندگی کا

www.dawateislami.net

بہت بڑا سہارا ہوتے ہیں، یہی وہ ہستیاں ہیں جو ہر دکھ تکلیف، مصیبت، پریشانی اور غم میں انسان کے ساتھ ہوتے ہیں، اللہ پاک نے والدین کو بڑا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے، والدین کے مَقام و مَرتبے اور عِزت و عَظمَت کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 23 تا 25 میں ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۲۳ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ؕ ۲۴ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ۲۵

(پ15، بنی اسرائیل، 23تا25)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا، تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اگر تم لائق ہوئے تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ کے تحت مُفتی نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عُمْر میں تیرے پاس ناتواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تَواضُع سے پیش آ،

www.dawateislami.net

اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحَبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقْت تجھے مَحَبَّت سے پَروَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرْچ کرنے میں دَرَیغ (بخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل ورَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

پارہ 1 سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 83 میں ربِّ کریم کا فرمان ہے:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (پ1، البقرۃ:83)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت مفتی محمد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے، والدین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنٰی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے اُنہیں تکلیف ہو، اپنے بدن ومال سے ان کی خدمت میں انکار نہ کرے، جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے، اگر والدین اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے کیونکہ ان کی خدمت نفل سے افضل ہے۔ البتہ فرائض وواجبات والدین کے حکم سے نہیں چھوڑے جاسکتے، والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں وہ یہ ہیں کہ دل کی گہرائی سے ان کے ساتھ محبت رکھے، ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے، ان کو راضی کرنے کی کوشش کرتا رہے، اپنے بہترین مال کو ان سے نہ بچائے، ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں پوری کرے، ان کے لئے فاتحہ، صدقات، تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثواب

www.dawateislami.net

کرے، اللہ پاک سے ان کی مغفرت کی دعا کرے۔ والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کی عادت میں مبتلا ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو نرمی کے ساتھ صحیح عقیدے کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔ (خزائن العرفان، ص28ملخصاً)

پیاری اسلامی بہنو! ان آیاتِ مبارکہ سے والِدین کی عزت وعظمت اور ان کے مقام ومرتبے کا اندازہ ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والِدَین کی قَدر کریں، اُن کے اِحسانات کو یاد رکھیں، اُن کی خِلافِ مِزاج باتوں سے دَرْگُزر کریں، اُن کا ہر طرح سے خیال رکھیں، اُن سے اچّھا سلوک کریں، اُن کی جائز ضَروریات پُوری کریں، اُن کا ہر جائز حکم بجالائیں، بالخُصُوص جب والِدَین بُڑھاپے کی دہلیز پر قَدم رَکھ چکے ہوں کیونکہ ایسے وَقْت میں اُنہیں اَولاد کی ہَمْدَرْدِی کی بہت زِیادہ ضَرورت ہوتی ہے کہ بُڑھاپے میں اُن کے اَعضاء جواب دے جاتے ہیں، بدن بیماریوں میں جکڑ جاتا ہے اور اپنے بھی پَرائے ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کا بُڑھاپا اِنسان کو اِمْتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اَوقات والدین بُڑھاپے میں مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے عُموماً اَولاد بیزار ہو جاتی ہے مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ لہٰذا بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑچڑاپن آجائے، بِلاوَجہ لَڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبر، صَبر اور صَبر ہی کرنا اور اُن کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ جی ہاں! یہی مقامِ اِمتحان ہے، ماں باپ سے بدتمیزی کرنا اور اُن کو جھاڑنا وغیرہ تو دُور کی بات، اُن کے آگے "اُف" تک نہیں کرنا چاہئے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہاں کی تَباہی مُقَدَّر بن سکتی ہے۔

دل دُکھانا چھوڑدیں ماں باپ کا ورنہ اس میں ہے خسارہ آپ کا

روزانہ جنّت کی چوکھٹ چومئے

جن خوش نصیبوں کے ماں باپ زندہ ہیں اُن کو چاہیے کہ روزانہ کم از کم ایک بار ان کے

www.dawateislami.net

ہاتھ پاؤں ضَرور چوما کریں والِدَین کی تعظیم کا بڑا دَرَجہ ہے۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ یعنی جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔(مسند الشّہاب، 1/102 حدیث:119)

یعنی ان سے بھلائی کرنا جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 صَفْحَہ 88 پر ہے: والِدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے، حدیث میں ہے: "جس نے اپنی والِدہ کا پاؤں چوما، تو ایسا ہے جیسے جنَّت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو بوسہ دیا۔" (دُرِّ مُختار، 9/606)

ماں کے سامنے آواز بُلند ہو جانے پر دو غلام آزاد کئے

پیاری اسلامی بہنو! ماں یا باپ کو دُور سے آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہو جایئے، ان سے آنکھیں ملا کر بات مت کیجئے، بُلائیں تو فوراً لَبَّیْك (حاضِر ہُوں) کہئے، تمیز کے ساتھ "آپ جناب" سے بات کیجئے، ان کی آواز پر ہر گز اپنی آواز بُلند نہ ہونے دیجئے۔ حضرت عبد اللہ بن عَون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ان کی ماں نے بُلایا تو جواب دیتے وَقت ان کی آواز قَدرے (یعنی تھوڑی سی) بُلند ہو گئی، اس وجہ سے انہوں نے دو غلام آزاد کیے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/45، رقم:3103)

ظالِم والِدَین کی بھی فرمانبرداری لازِمی ہے

حضرت عبد اللہ بِن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جس نے اس حال میں صُبح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے، اُس کیلئے صُبح ہی کو جنّت کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صُبح ہی کو جہنَّم کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اگرچہ ماں باپ اُس پر ظلم کریں۔ فرمایا: اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔ (شُعَبُ الْاِیمان، 6/206، حدیث:7916)

www.dawateislami.net

واقعی وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے، جو بدنصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس کیلئے بربادی ہے۔

رب کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں، اگر ماں باپ کسی خلافِ شرع بات کا حکم دیں مثلاً پردہ کرنا چھوڑ دو وغیرہ تو اِس صورت میں شریعت نے اُن کا حکم ماننے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ربِّ کریم کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا جائز نہیں۔ چنانچہ:

پارہ20 سورۃُ العنکبوت کی آیت نمبر8 میں خُدائے رَحمٰن کا فرمان ہے:

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠ ۸

(پ:20، العنکبوت:8)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے (ہر) انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی اور (اے بندے!) اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو تُو ان کی بات نہ مان، میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں تمہیں تمہارے اعمال بتادوں گا۔

اس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے علّامہ سیّد مفتی محمد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیت (حضرت) سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حق میں نازِل ہوئی۔ ان کی ماں حَمْنَہ بنتِ ابی سفیان بن اُمَیہ بن عبدِ شمس تھی۔ حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اسلام لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ نے کہا: تو نے یہ کیا نیا کام کیا؟ خدا کی قسم! اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں، نہ پیوں، یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے۔ پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا، ایک روز نہ کھایا، نہ پیا، نہ سایہ میں بیٹھی، اس سے کمزور ہو گئی، پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی، تب حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ان کے پاس آئے اور کہا: اے ماں! اگر تیری

www.dawateislami.net

سو(100) جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دِین چھوڑنے والا نہیں! تو چاہے کھا چاہے مت کھا، جب وہ حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف سے مایوس ہو گئی کہ یہ اپنا دِین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی، اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سُلوک کیا جائے اور اگر وہ کُفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے۔[1]

باپ کا حق زیادہ ہے یا ماں کا؟

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے ایک رسالے اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقوق میں اولاد پر باپ کا حق زیادہ ہے یا ماں کا، کے حوالے سے پوچھے گئے ایک سوال کا جو جواب عطا فرمایا ہے، آسان الفاظ میں پیشِ خدمت ہے: اولاد پر ماں باپ دونوں کا حق اگرچہ بہت بڑا ہے مگر ماں کا حق زیادہ ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ (پ26، الاحقاف:15)

ترجمہ کنز العرفان: اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں مشقت سے رکھا اور مشقت سے اس کو جنا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرما کر ماں کو پھر خاص طور پر ذکر کیا۔ اسی طرح اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو جو اسے حمل و ولادت اور 2 برس تک اپنے خون کا عطر (یعنی دودھ) پلانے میں پیش آئیں کا شُمار فرمایا کہ جن کی وجہ سے ماں کا حق بہت زیادہ اور عظیم تر ہو گیا، دوسری آیت میں اِرشاد فرمایا:

---

1 . . . تفسیر خزائن العرفان، پ20، العنکبوت، تحت الآیۃ:8، ص735 ملخصاً

www.dawateislami.net

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَؕ (پ21، لقمٰن:14)

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانے کی مدت دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔

یہاں ماں باپ کے حق کو اپنے حقِ جلیل کے ساتھ شُمار کیا اور فرمایا: شکر بجالا میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ یہ دونوں آیتیں اور اسی طرح بہت حدیثیں دلیل ہیں کہ ماں کا حق، باپ کے حق سے زائد ہے، اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کی: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں۔ پھر پوچھا تو بھی یہی جواب ملا: تیری ماں۔ تیسری بار پھر یہی سوال کیا تو جواب ملا: تیری ماں۔ اس کے بعد جب چوتھی بار یہی بات پوچھی تو ارشاد ہوا: تیرا والد۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے 3 بار ارشاد فرمایا: آدمی کو وصیّت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں اور چوتھی بار ارشاد فرمایا: وصیّت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔ اس بار بار وصیّت کرنے کے یہ معنٰی ہیں کہ خدمت میں، دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے مثلاً سو روپے ہیں اور ماں کو زیادہ اور پہلے نہ دینے کی کوئی خاص وجہ نہ ہو تو باپ کو 25 دے ماں کو 75، یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر

www.dawateislami.net

سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے۔ (کتاب) فتاویٰ عالمگیری میں ہے: جب آدمی کے لئے والدین میں سے ہر ایک کے حق کی رعایت مشکل ہو جائے مثلاً ایک کی رِعَایَت سے دوسرے کو تکلیف پہنچتی ہے تو تعظیم و احترام میں والد کے حق کی رعایت کرے اور خدمت میں والدہ کے حق کی۔ علامہ حمامی نے فرمایا: ہمارے امام فرماتے ہیں کہ احترام میں باپ مُقَدَّم ہے اور خدمت میں والدہ مُقَدَّم ہو گی یہاں تک کہ اگر گھر میں دونوں اس کے پاس آئے ہیں تو باپ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو اور اگر دونوں نے اس سے پانی مانگا اور کسی نے اس کے ہاتھ سے پانی نہیں پکڑا تو پہلے والدہ کو پیش کرے۔ (الحقوق لطرح العقوق، ص34تا38ملخصًا)

ماں باپ کی لڑائی میں اولاد کیا کرے؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہَم تَنازُع (لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہر گز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبَّت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔ اَولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہر گز جائز نہیں، وہ دونوں اُس کی جنّت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا (تکلیف) دے گا جہنّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللہ۔ (اللہ پاک کی پناہ) مَعْصِیَّتِ خالِق (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) میں کسی کی اِطاعت (یعنی فرماں برداری جائز) نہیں، مَثَلاً ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہر گز اِس مُعامَلے میں ماں کی بات نہ مانے، اِسی طرح ماں کے مُعامَلے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ (سمندری گنبد، ص21)

www.dawateislami.net

والِدَین اللہ پاک کی نافرمانی کا حکم دیں تو؟

معلوم ہوا! ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اُن کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں اُن کی پیرَوِی کریں گی تو گنہگار ہوں گی مَثَلاً ماں باپ جُھوٹ بولنے کا حکم دیں یا نماز قضا کرنے کا کہیں تو اُن کی یہ باتیں ہر گز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گی، ہاں اگر مان لیں گی تو خدا کی ضَرور نافرمان قرار پائیں گی۔ اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہو گئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ معاف نہیں کروں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ مانیں، والِد سے ملنا بھی ہو گا اور اُن کی خدمت بھی کرنی ہو گی کہ ان کی آپَس میں اگرچہ جدائی ہو چکی مگر اَولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں (پہلے کی طرح) باقی ہے، اَولاد پر دونوں کے حُقُوق بر قرار ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے پر احادیثِ مُبارکہ

پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قرآنی آیات میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے، اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے اور ادب واحترام کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا والدین کو راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ان کی رضا میں اللہ پاک کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے جیسا کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: والدین کی رضا میں اللہ پاک کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے۔ (شعب الایمان، 6/177، حدیث:7830)

حضرت ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: هُمَا جَنَّتُكَ وَ نَارُكَ یعنی وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں (یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق (حق دار) ہوں

www.dawateislami.net

گے۔(ابن ماجہ،4/186،حدیث:3662)

جنت ماں کے قدموں کے نیچے

حضرت جاہِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں راہِ خدا میں لڑنا چاہتا ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ اِرشاد فرمایا: کیا تمہاری ماں ہے؟ عرض کی: جی ہاں اِرشاد فرمایا: فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا اس کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔(نسائی،ص504،حدیث:3101)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! والدین کی دعائیں اولاد کے حق میں مَقبول ہوتی ہیں، بس اُنہیں خُوش رکھئے، خُوب خدمت کرکے ان کی دُعائیں لیجئے، ان کی خوشی ایمان کی سلامتی اور ان کی ناراضی ایمان کی بربادی کا باعث ہو سکتی ہے۔ فرمانبردار اولاد ہمیشہ شاد و آباد رہتی ہے، دنیا میں جہاں کہیں رہے اپنے ماں باپ کی دُعاؤں کا فیض اُٹھاتی ہے۔

امیر اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''سَمُندری گنبد'' صَفْحَہ نمبر 6 تا 7 پر لکھتے ہیں: خوب ہمدردی اور پیار و مَحبَّت سے ماں باپ کا دیدار کیجئے، ماں باپ کی طرف بَنظرِ رَحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ پاک اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے حجِّ مَبرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اگرچہ دن میں سو(100) مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اللہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور

www.dawateislami.net

سب سے زیادہ پاک ہے۔[1] یقیناً اللہ پاک ہر چیز پر قادِر ہے، وہ جس قَدَر چاہے دے سکتا ہے، ہر گز عاجز و بے بس نہیں لہٰذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کی طرف روزانہ 100 تو کیا ایک ہزار بار بھی رَحمت کی نظر کرے تو وہ اُسے ایک ہزار مقبول حج کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

مشغول جو رہتا ہے، ماں باپ کی خدمت میں　　اللہ کی رحمت سے، جاتا ہے وہ جنّت میں

ماں باپ کا حق ادا نہیں ہو سکتا

پیاری اسلامی بہنو! یقین مانئے والِدین کے حُقُوق بَہُت زیادہ ہیں اور ان سے بَرِیُ الذِّمَّہ ہونا ممکن ہی نہیں چُنانچِہ

ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے چھ میل تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، الجزءُ الاوّل، ص92، حدیث:257)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! ماں باپ ہمیشہ اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتے ہیں، اپنی لاڈلی اولاد کے لیے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں مگر بعض اوقات حالات اِجازت نہیں دیتے، کسی کا بوڑھا باپ آرام کرنے کے بجائے اب بھی مزدوری کر کے اپنی اولاد کی ضروریات پوری کر رہا ہو گا، اسی طرح ماں بھی کئی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے باوجود، آرام کو قربان کر کے گھر کے کام کاج، اولاد کی دیکھ بھال میں مصروف رہتی ہے کہ کسی طرح گھر کے معاملات چلتے رہیں، اولاد کو تنگی و پریشانی نہ ہو۔

ایک طرف ہمارے والدین کے ہم پر اتنے احسانات ہیں اور دوسری طرف ہمارا اپنے

1... شُعَبُ الْاِیمان، 6/186، حدیث:7856

www.dawateislami.net

والدین کے ساتھ جو رَوِیّہ ہے، فی زمانہ والدین کی نافرمانی کرنا، ان کا حکم نہ ماننا اور معاذ اللہ انہیں بُرا بھلا کہنا یہ بہت عام ہو چکا ہے، والدین کی نافرمانی کا کیا وبال ہے؟ یہ واقعہ سنیئے اور ہمیشہ کے لئے والدین کو ستانے، ان کی نافرمانی کرنے سے بچنے کی نیّت کیجئے۔

ماں کی نافرمانی کا وبال

حضرت عبد اللہ بن ابو اَوفیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایک آدمی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یہاں ایک نوجوان کی موت کا وقت قریب ہے اسے کلمہ پڑھنے کا کہا گیا لیکن وہ نہیں پڑھ پا رہا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: کیا وہ اپنی زندگی میں کلمہ نہیں پڑھتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں، ضرور پڑھتا تھا۔ ارشاد فرمایا: تو پھر کس چیز نے اسے وقتِ مرگ کلمہ پڑھنے سے روک دیا؟ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: نوجوان! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہو۔ اس نے عرض کی: میں یہ نہیں کہہ پا رہا۔ ارشاد فرمایا: کیوں؟ عرض کی: میں ماں کا نافرمان رہا ہوں۔ آپ نے پوچھا: ماں زندہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ (چنانچہ اس کی والدہ کو بارگاہِ نبوی میں حاضر کیا گیا) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، ارشاد فرمایا: اگر ایک آگ جلائی جائے اور تم سے کہا جائے کہ اگر تم راضی نہ ہوئیں تو اس نوجوان کو آگ میں ڈال دیں گے تو تم کیا کرو گی؟ وہ عرض گزار ہوئی: پھر تو میں اسے معاف کر دوں گی۔ ارشاد فرمایا: پھر تم اللہ پاک اور ہمیں گواہ بنا کر کہو کہ تم اس سے راضی ہو۔ اس نے عرض کی: میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں۔ پھر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس نوجوان سے فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہو۔ اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کی حمد ان الفاظ کے ساتھ بیان کی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ بِیْ مِنَ النَّارِ یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے میرے طفیل اسے جہنم سے بچا لیا۔ (شعب الایمان، 6/198، حدیث: 7892)

www.dawateislami.net

اللہ پاک ہمیں بھی مرتے وقت کلمہ طیبّہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ اسی کا بدلہ ہے

حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے بدبخت! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔ (تنبیہ الغافلین، ص69)

ماں کو تنہا چھوڑ دینے والے کی عبرتناک موت

ایک شخص کی ماں سخت بیمار، موت کے بچھونے پر پڑی تھی، اِس کے باوُجود نالائق بیٹے نے اُس کے ساتھ بدتمیزی کی اور بے چاری کو تنہا چھوڑ دیا اور وہ غریب اِسی حالتِ تنہائی میں انتِقال کر گئی۔ وقت گزرتا گیا۔ 30 سال بعد "نالائق بیٹا" بیمار ہو کر کمزور ہو گیا۔ ہاتھوں کا کیا یوں سامنے آیا کہ رو رو کر کہتا سنا گیا: "میرے تین بیٹے ہیں مگر میری بِالکل پرواہ نہیں کرتے، میں کئی روز سے بیمار پڑا ہوں مگر ایک بار بھی ملنے نہیں آئے۔" آخر کار وہ اپنی ماں کی طرح رات کو اکیلا مَر گیا۔ صُبح محلے والوں نے دیکھا کہ اکیلی لاش پر چیونٹیاں اکٹّھی ہو چکی تھیں اور اُس کو کاٹ رہی تھیں۔

پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے کہ ماں باپ کو ستانے والے دنیا میں بھی سزا پاتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: سب گناہوں کی سزا اللہ پاک چاہے تو قیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔ (مستدرک، 5/216، حدیث:7345)

واقعی وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے، جو بدنصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس کیلئے بربادی ہے۔"

ماں باپ کو ایذا جو، دیتا ہے شرارت سے　　جاتا ہے وہ دوزخ میں، اعمال کی شامت سے

www.dawateislami.net

قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے

بیان کیا گیا ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ (الزواجر، 2/140)

حضرت سیّدنا امام احمد بن حجر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان فرماتے ہے: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: معراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: اَلَّذِیْنَ یَشْتُمُوْنَ اٰبَآئَھُمْ وَاُمَّھَاتِھِم فِی الدُّنیا یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والدین کو برا بھلا کہتے تھے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/139)

بیان کیا گیا ہے: جس نے اپنے والدین کو گالی دی اس کی قبر میں آگ کے اتنے انگارے اُترتے ہیں جتنے (بارش کے) قطرے آسمان سے زمین پر آتے ہیں۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/140)

پیاری اسلامی بہنو! ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتی اور اُس سے عافیت کا سُوال کرتی ہیں۔ ماں باپ کی دل آزاری کس قَدَر رُسوائی اور دردناک عذاب کا باعث ہے۔ ماں باپ کا بَہُت خیال رکھنا چاہیے کہ ماں باپ جب آواز دیں بِلاعُذر جواب میں تاخیر نہ کیجئے۔ عموماً بعض لوگ اِس میں لاپروائی سے کام لیتے ہیں اور جواب میں تاخیر کو مَعَاذَاللہ بُرا بھی نہیں سمجھتے۔ یاد رہے! ماں باپ، دادا دادی وغیرہ کے صرف بُلانے سے نماز توڑنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پُکارنا کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پُکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انہیں معلوم نہ ہو اور پُکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔[1] (بعد میں اس نمازِ نفل کو دوبارہ ادا

---

1 . . . بہار شریعت، 1/638 ملخصاً، حصہ 3

www.dawateislami.net

کرنا واجِب ہے) جو لوگ والِدَین کی پکار پر خوامخواہ بے تَوَجُّہی کا مُظاہَرہ کر کے اُن کا دل دُکھاتے ہیں وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ ماں آخِر ماں ہوتی ہے، بسا اوقات غَلَط فہمی میں بھی اُس کے منہ سے بد دعا نکل سکتی ہے اور اگر قَبولیَّت کی گھڑی ہو تو اولاد آزمائش میں پڑ جاتی ہے، چُنانچِہ حدیث پاک میں ہے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں جُرَیج نامی ایک شخص تھا، وہ نَماز پڑھ رہا تھا، اُس کی ماں نے اُسے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔ کہنے لگا: نَماز پڑھوں یا اس کا جواب دوں۔ پھر اُس کی ماں آئی (اور جواب نہ پا کر اُس نے بد دعا دی) "اے اللہ پاک! اسے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ کسی فاحِشہ (یعنی بدکار) عورت کا منہ نہ دیکھے۔" جُرَیج ایک دن عبادت خانے میں تھا، ایک عورت آئی اور جریج کو بہکانے کی کوشش کی جُرَیج نے انکار کیا، پھر وہ عورت آخِر وہ ایک چَرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا چُنانچِہ اس نے ایک بچّہ جنا اور اُسے جُرَیج کی طرف منسوب کر دیا، لوگ جُرَیج کے پاس آئے، اس کا عبادت خانہ توڑ کر اسے باہَر نکال دیا اور اسے بُرا بھلا کہا۔ جُرَیج نے وُضو کیا اور نَماز پڑھی پھر اس بچّے کے پاس آیا اور کہا: بچّے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: فُلاں چرواہا۔ تو لوگوں نے جُریج سے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنا دیں گے۔ اس نے کہا: نہیں ویسا ہی مٹّی کا بنا دو۔ (بُخاری، 2/139، حدیث:2482)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! عموماً باپ کی یہ دِلی خواہش ہوتی ہے کہ "ہماری اولاد ہماری فرمانبردار رہے، ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے، نیک، متقی و پرہیزگار بنے، مُعاشرے میں عزّت دار اور پاکیزہ کردار والی ہو" مگر اکثر نتیجہ اس کے اُلٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو ماں باپ تربیتِ اولاد کے بنیادی اسلامی اُصولوں سے ہی ناواقف، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہوں تو بھلا وہ کیونکر اپنی اولاد کی اچھی تربیّت کر پائیں گے؟

اولاد کی اچھی تربیّت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب ماں باپ کو

www.dawateislami.net

کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں ایک سبق آموز حکایت سنئے اور اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیّت کرنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

بے اولاد کو جب اولاد ملی!

امیر اَہلُسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتاب **"نیکی کی دعوت"** میں تحریر فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتَن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکّۂ مکرَّمہ حاضِر ہو اور مسجدُ الحرام شریف کے اندر مقامِ ابراہیم کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ کریم نے اُسے بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے ناز سے اُس کی پرورش کی، اِکلوتے بچّے کو ضَرورت سے زیادہ پیار مِلا اور دُرُست تربیّت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور فضول خرچ ہو گیا۔ باپ کو بَہُت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بِگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اِس سے وہ اپنے باپ کا مخالِف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکّۂ مکرَّمہ حاضِر ہو کر مقامِ ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تاکہ باپ کی موت کی صورت میں اِسے تَرکے (یعنی وِرثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔ (نیکی کی دعوت، ص577)

پیاری اسلامی بہنو! اولاد کی درست اسلامی تربیّت سے غفلت برتنا ماں باپ کو افسوس اور شرمندگی کی دلدل میں دھکیل سکتا ہے۔ لہٰذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، تربیّتِ اولاد کے اُصول سیکھنے چاہئیں، اولاد کے معاملے میں شرعی احکام کو نظر انداز مت کیجئے، اپنی اولاد کو اللہ پاک کا فرمانبردار بندہ اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا پکّا غلام بنایئے، اپنے کردار کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔ یہ دینی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے

www.dawateislami.net

دینی ماحول سے وابستہ ہو کر سُنّتوں کی خدمت میں مصروف ہو جایئے۔ اللہ کریم ہمیں اور ہماری اولاد کو ہمیشہ دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ سیّدہ اَسماء بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

پیاری اسلامی بہنو! جُمادَی الاُولیٰ کا مہینا جاری ہے ، اس کی 27 تاریخ کو مشہور صحابیہ حضرتِ اَسما بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کا عرس مبارک ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا تذکرہ سنتی ہیں چنانچہ

حضرتِ اسماء بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما، خلیفہ اول حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سب سے بڑی بیٹی ہیں، اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی بہن ہیں، صحابیِ رسول حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجہ ہیں۔ زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان سے مکہ مکرمہ میں نکاح کیا۔ مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کی والدہ ماجدہ ہیں، آپ خود صحابیہ ہیں آپ کے والد صحابی و خلیفہ اول، آپ کے بھائی صحابی، آپ کی بہن بھی صحابیہ و حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چہیتی زوجہ، آپ کے شوہر بھی صحابی اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور آپ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما بھی صحابی ہیں۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بہت سخی تھیں پہلے جو کچھ خرچ کرتی تھیں اندازے سے ناپ تول کر خرچ کرتی تھیں مگر جب حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ باندھ باندھ کر نہ رکھا کرو اور حساب نہ لگایا کرو جتنا بھی قدرت (اختیار) میں ہو خرچ کیا کرو تو پھر خوب خرچ کرنے لگیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی بیٹیوں اور گھر کی عورتوں کو نصیحت کیا کرتی تھیں کہ اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرنے اور صدقہ کرنے میں ضرورت سے زیادہ ہونے اور بچنے کا انتظار نہ کیا کرو کہ اگر ضرورت سے زیادتی کا انتظار کرتی رہو گی تو ہونے کا ہی نہیں

---

1 . . . فیضان صدیق اکبر، ص74 ملتقطاً

www.dawateislami.net

(کہ ضرورت خود بڑھتی رہتی ہے) اور اگر صدقہ کرتی رہو گی تو صدقہ میں خرچ کر دینے سے نقصان میں نہ رہو گی۔[1] ہجرت کے موقع پر زادِ سفر باندھنے کے لیے کوئی کپڑا نہ تھا آپ نے ہی اپنے کمربند کے دو ٹکڑے کر کے باندھا تھا اس وقت سے آپ ذَاتُ النِّطَاقَیْن (یعنی دو دوپٹوں والی) کے لقب سے مشہور ہو گئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے سو سال عمر پائی، آخری عمر میں بینائی جاتی رہی۔ ان کا وصال مکۂ مکرمہ میں ہوا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے کی سنتیں اور آداب سنئے: ☆ جمعہ کے دن ناخُن کاٹنا مستحب یعنی اچھا عمل ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[3] مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جمعہ کے روز ناخُن ترَشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن سے زائد یعنی دس دن تک۔[4] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخُن ترَشوائے

1... صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص65
2... فیضانِ صدیقِ اکبر، ص74 ماخوذاً
3... درمختار، 9/668 ماخوذا
4... بہارِ شریعت، 3/583، حصّہ16

www.dawateislami.net

(کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[1] ☆ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[2] ☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[3] ☆جنابت کی حالت (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[4] ☆دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرص یعنی کوڑھ کے مرض کا خطرہ ہے۔[5] ☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔[6]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** قیمتاً طَلَب کیجئے اور ان کا مُطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1...عمدۃ القاری، 15/90
2...احیاء العلوم، 1/193
3...احیاء العلوم، 1/193
4...فتاویٰ ہندیہ، 5/358
5...فتاویٰ ہندیہ، 5/358
6...فتاویٰ ہندیہ، 5/358

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیهِ، وَلَمْ یُصَلُّوا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُم

یعنی جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے حسرت کا سبب ہوگی۔ پس اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہر انسان اپنے دشمن سے نفرت کرتا اور اس کے شر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، دشمن جتنا زیادہ مضبوط ہو، اس سے محفوظ رہنے کی اتنی ہی زیادہ احتیاط کی جاتی ہے، اُسی قدر حفاظتی تدابیر بھی اختیار کی جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! انسان کا سب سے بڑا اور سب سے خطرناک دُشمن شیطان ہے، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے لے کر عام انسان تک ہر ایک سے دُشمنی رکھتا اور ان کو بہکانے کے لئے طرح طرح کے حِیلے بہانوں سے کام لیتا ہے، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر شیطان کی پہچان کروائی ہے۔ آج کے بیان میں "**شیطان کی انسان سے دُشمنی**" کے متعلق آیات، احادیثِ مُبارکہ، بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے

---

1 ... ترمذی، 5/247، حدیث: 3391

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

واقعات اور شیطان کے وار کو ناکام بنانے کے طریقے بھی سنیں گی۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے شیطان کی انسان سے دشمنی کا ایک واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

شیطان لعین کے شر سے محفوظ رہنا

ایک مرتبہ ولیوں کے سردار حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سفر فرما رہے تھے، اس دوران چند دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک ایسے مقام پر قیام فرمایا جہاں پانی نہیں تھا، جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پیاس کی شدّت محسوس ہوئی تو بارش ہونے لگی جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سیر اب ہو گئے، پھر آپ نے آسمان پر ایک نور دیکھا، جس سے ایک کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی، جس سے یہ آواز آئی: ”اے عبدُالقادر! میں تیرا ربّ ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں۔“ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم** پڑھ کر فرمایا: ”**اے شیطان لعین! دُور ہو جا۔**“ تو روشن کنارہ اندھیرے میں بدلا اور وہ شکل دُھواں بن گئی۔ پھر شیطان نے یوں وار کیا: ”اے عبد القادر! تم مجھ سے اپنے عِلْم، اپنے ربّ کریم کے حکم اور اپنے مراتب کے سلسلے میں سمجھ بوجھ کے ذریعے نجات پا گئے اور میں نے ایسے 70 بزرگوں کو گمراہ کر دیا۔“ انسان کے دشمن شیطان کے اس وار کو بھی ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ فرما کر ناکام بنا دیا: ”یہ صرف میرے ربّ کریم کا فضل واحسان ہے۔“ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اُس کی اِس بات سے کہ ”بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔“ (بہجۃ الاسرار، ص228 ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! شیطان لعین عام انسانوں سے تو دشمنی

www.dawateislami.net

رکھتا ہی ہے مگر اللہ والوں سے اس کی دشمنی اور زیادہ سخت ہوتی ہے اور ان کو بہکانے کے لئے طرح طرح کے وار کرتا ہے، کئی بار ناکام ہونے کے باوجود بھی مایوس نہیں ہوتا جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی ہستی کو بہکانے کے لئے یہ وار کیا کہ میں نے تمہارے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شیطان کے اس وار کو ناکام بنا دیا۔ ذرا سوچئے! مخلوقات میں سب سے بڑا مقام کس کا ہے؟ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے نمازی تھے کہ ان کے مثل کوئی نمازی ہو ہی نہیں سکتا، ان کی مثل کوئی عبادت کرنے کا گمان بھی نہیں کر سکتا۔ ان پر تو تَہَجُّد بھی فرض تھی، اگرچہ وہ مالکِ شریعت ہیں، مگر ربِّ کریم کے احکام پورے فرمائے۔ یاد رکھئے! شیطان انسانوں کا کھلا دُشمن ہے، اس بات کا ذکر اللہ پاک نے پارہ 15 سُوْرَۂ بنی اسرآئیل کی آیت نمبر 53 میں فرمایا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

معلوم ہوا! شیطان انسان کا کُھلا دشمن ہے۔ شیطان اس دشمنی کے اِظہار کے لئے کئی ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی رِیاکاری کروا کر نیکیاں برباد کروا دیتا ہے۔ ☆ کبھی وسوسے ڈال کر نیکیاں کرنے میں رُکاوٹ بنتا ہے۔ ☆ کبھی مسلمانوں میں دُشمنی اور پھُوٹ ڈلوا کر غیبتوں اور تہمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ☆ کبھی جھوٹ بُلوا کر آخرت کو تباہ کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ ☆ کبھی حسد کے کانٹے دِل میں چبھو کر دوزخ کی آگ میں پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ☆ کبھی تکبُّر میں مُبْتَلا کر کے اپنی دُشمنی کا نشانہ بناتا ہے۔ ☆ کبھی واہ واہ کی خواہش میں گرفتار کروا کر نیکیوں کو ضائع کرواتا ہے۔ ☆ کبھی مسلمانوں کے دلوں میں چھپی دُشمنیاں پیدا کر کے اپنا کام نکالتا ہے۔ ☆ کبھی ماں باپ کی نافرمانی پر اُبھار کر دنیا و آخرت میں ذلیل کرواتا ہے۔ ☆ کبھی

www.dawateislami.net

بیماریوں پر بے صبری اور چیخ و پکار کروا کر صبر کے بے حساب ثواب سے محروم کروا دیتا ہے۔ ☆ کبھی نمازوں سے ☆ کبھی فرائض سے ☆ کبھی فرض و لازم عِلْمِ دِین سے دُور کرتا ہے۔ ☆ کبھی تِلاوتِ قرآن سے روکتا ہے۔ ☆ کبھی نیک اعمال کرنے میں سُستی ڈالتا ہے۔ اَلْغَرَض! شیطان اپنی دشمنی نکالنے کے لیے طرح طرح سے اِنْسان کو گھیرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمیں اس کے ہر وار سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا ایک ہتھیار "ریاکاری"

پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتا، اگر ہم خُوب کوشش کر کے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو شیطان ہماری عِبادت، صدقات و خیرات کو مَقْبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگا دیتا ہے، ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروانے کی کوشش کرتا ہے جو اِسے ضائع کر دے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں مشہور ہونے کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بِلا ضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اِظْہار کر کے "**اپنے مُنہ میاں مِٹّھو**" بننے سے باز نہیں آتیں اور یوں شیطان کے پھیلائے ہوئے رِیاکاری کے جال میں جا پھنستی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کی تعریف

اَمیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مَوْلانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ 66 پر لکھتے ہیں: اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا (رِیاکاری ہے)۔

آیئے! امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "**نیکی کی دعوت**" حصّہ اَوّل، صفحہ 73 سے

www.dawateislami.net

رِیاکاری کی چند مثالیں سنتی ہیں۔ خیال رہے! رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے، جس کا سارا دارومدار نِیَّت پر ہے، لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی مقامات پر نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ آیئے! اپنی اصلاح کی نِیَّت سے تَوَجُّہ کے ساتھ سنئے:

رِیاکاری کی 10 مثالیں

(1) فَنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ قاریہ کہا جائے۔ (2) اپنے لئے عاجزی کے اَلفاظ مَثَلاً "گنہگار، ناکارہ" اس لئے بولنا یا لکھنا کہ اسلامی بہنیں سادہ مزاج سمجھیں اور عاجزی کی تعریف کریں۔ (3) اسلامی بہنوں سے اِس لئے اچھے طریقے سے ملنا کہ اچھے اخلاق والی کہلائے۔ (4) دُعا وغیرہ میں رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ اسلامی بہنوں پر یہ تَأثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتی ہے۔ (5) اسلامی بہنوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اَندھیری قَبْر میں کیا ہو گا! قیامت میں حِساب کیسے دُوں گی! وغیرہ۔ (6) اسلامی بہنوں پر اپنی دُنیا سے بے رغبتی اور نیک نامی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالدار اسلامی بہنوں سے ملنے سے بچتی ہوں۔ (7) کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ اسلامی بہنیں رَحم دل کہیں۔ (8) ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِیح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یا اسلامی بہنوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا اُنہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔ (9) اسلامی بہنوں کے سامنے کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ مَواقع پر سُنَّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنَّتوں کا اِہْتِمام نہ کرنا۔ (10) دعوت میں یا اسلامی بہنوں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ وہ اسے سُنَّت کی پیروی کرنے والی اور کم کھانے والی تصوُّر کریں۔ اللہ پاک رِیاکاری سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

پیاری اسلامی بہنو! ہم کسی اور کو یہ سب کرتا دیکھ کر سامنے والی اسلامی بہن کو ریاکار نہیں کہہ سکتی کیونکہ ان کی نیّت ان کے دل میں ہے، ہمیں دوسروں سے ہمیشہ اچھا گمان ہی رکھنا ہے، یہ سب مثالیں ہماری اپنی ذات کے لیے ہیں، ہم ریاکاری سے بچنے کے لئے عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچنے کی کوشش کریں، کیونکہ شیطان مسلسل ہمارے دل میں وسوسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی و عِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔

اگرچہ اس طرح سوچنا اور غور و فکر کرنا بہت مُشکل کام ہے مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب کوشش کر کے ایک عرصے تک اس پر صبر کیا جائے تو اللہ پاک کے فَضْل و کرم اور اس کی توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے، ہمارا کام کوشش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کریم کی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص94 بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پُورا شہر اُجڑ گیا

ایک شخص نے شیطان کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے جا رہا تھا۔ اُس نے شیطان سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جا رہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور خرابیاں پیدا کرتے ہیں، وہ اِسی اُنگلی کا کھیل ہوتا ہے۔ اُس شخص نے حیرت سے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے، اِسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ و برباد کر دے گی اور لوگ لڑنا جھگڑنا خود ہی شروع کر دیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شِیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کر رہا تھا۔ شیطان نے شِیرے

www.dawateislami.net

میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شِیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے، چنانچہ دیوار پر لگے ہوئے شِیرے پر مکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دِیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بِلّی تھی، اُس بِلّی نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیّار ہو گئی، دو(2) سپاہی بازار سے گُزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتّا بھی تھا، کُتّے نے بِلّی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کر دیا، بِلّی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شِیرے کے برتن میں جا گری اور مر گئی۔ حلوائی نے اپنی بِلّی کو مرتے دیکھا تو کُتّے کو مار دیا، یہ منظر دیکھ کر سپاہیوں نے حلوائی کو ہلاک کر دیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے سپاہیوں کو مار دیا، جب لشکر کو اپنے دو(2) سپاہیوں کی موت کا عِلْم ہوا تو لشکر نے (غُصّے میں) آکر پورے شہر کو تباہ و برباد کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے میں جو سبق ہمارے لئے موجود ہے، وہ یہی ہے کہ ہم خود بھی جھگڑوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی اس شیطانی کام سے روکنے کی کوشش کریں، کیونکہ بسا اوقات صرف غلط فہمی کی بنیاد پر بہت سے جھگڑے وجود میں آتے، کئی گھر بلکہ کئی خاندان اُجڑ جاتے ہیں، اس لئے اگر کوئی ہمیں لڑوانا بھی چاہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کو اس کے ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیں۔

لڑنا ہے تو نفس و شیطان سے لڑیئے

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لڑائی جھگڑے سے بچتے ہوئے شیطان کے اس ہتھیار کو ناکام بنائیں اور اپنی اسلامی بہنوں سے مَحَبَّت، اچھے اخلاق، نرمی اور بھلائی سے پیش آئیں۔ یاد رکھئے! جھگڑے

---

1 . . . شیطان کی حکایات، ص150 ملخصًا

www.dawateislami.net

کا ایک سبب اِعتِراض بھی ہے، یہ اِعتِراض ہی جھگڑا ہے، اِسی اِعتِراض برائے اِعتِراض کے بعد ہی بات بگڑتی ہے اور نوبت لڑائی جھگڑے تک جا پہنچتی ہے، لہٰذا جب بھی کسی کی اِصلاح مقصود ہو یا کسی مُعاملے کی طرف توجُّہ دِلانے کا اِرادہ ہو تو اِعتِراض والا رَوِیَّہ اپنانے کے بجائے سمجھانے والا انداز اِختیار کیجئے۔ نرمی سے اور علیحدگی میں اُس کو اُس کے عیب پر آگاہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ دوسری اسلامی بہنوں کے سامنے اس کی اِصلاح کرنا اُسے ذلیل کرنے اور اسلامی بہنوں کی نظروں سے گرانے کی طرح ہے۔ جس کے نتیجے میں سامنے والی لڑائی کر کے بدلہ لینے کے لئے تیار ہو جاتی ہے، لہٰذا کسی سے بھی جھگڑا نہ کیجئے اور نرمی و مَحَبَّت اور صبر سے کام لیجئے، ☆ہاں! اگر لڑنا ہی ہے تو مَردُود شیطان سے لڑیں، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو نَفْسِ اَمّارہ سے لڑائی کریں، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو گناہوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر کے شیطان کا مقابلہ کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو غیبت و تہمت کے خلاف اعلانِ جنگ کر کے مقابلہ کیا جائے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو فلموں ڈراموں سے لڑائی کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو سُود کے خلاف لڑائی کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو دھوکہ سے لڑائی کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو بدگمانیوں اور تہمتوں کے خلاف دشمنی کا اظہار کیجئے۔ اَلْغَرَض! لڑنا ہی ہے تو بُرائیوں سے لڑیئے اور معاشرے کو نیکیوں کی طرف لے جایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! شیطان کی انسان سے دشمنی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ وہ انسان کو دنیا میں تو اپنے طرح طرح کے ہتھیاروں اور وسوسوں کے ذریعے گمراہ کرتا ہی ہے، مگر موت کے وقت بھی لوگوں کو بہکانے، گُناہوں پر اُکسانے اور دولتِ ایمان چھین کر اُنہیں بھی اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ شیطان کو خود

www.dawateislami.net

توبہ کی توفیق نہیں اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا انسان توبہ کر کے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مُسافر بن جائے۔ اسی وجہ سے وہ دنیا میں توبہ سے روکنے، موت کے وقت ایمان چھیننے کی کوشش میں رہتا ہے، آخری سانس تک بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح انسان اپنے ایمان سے ہاتھ دھو کر دوزخ کا حق دار بن جائے، شیطان انسان کے دل میں جو وسوسے ڈالتا رہتا ہے، وہ وسوسے بعض اوقات اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ انسان کے لئے اپنا دِین وایمان بچانا مشکل ہو جاتا ہے، جیسے کبھی تقدیر کے بارے میں وسوسہ، کبھی ایمانیات کے بارے میں وسوسہ، کبھی عبادات کے بارے میں وسوسہ، کبھی پاکیزگی کے معاملات کے بارے میں وسوسہ اور کبھی یہ نامُراد شیطان اللہ پاک کے بارے میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔

امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور شیطان

جب امام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو شیطان بھی وہاں آپہنچا۔ اُس نے اِن سے پوچھا: تم نے عمر مُناظروں میں گزاری، خدا کو بھی پہچانا؟ آپ نے فرمایا: بے شک خُدا ایک ہے۔ اس نے کہا: اس پر کیا دلیل؟ آپ نے ایک دلیل قائم فرمائی، شیطان مردود فرشتوں کا اُستاد رہ چکا ہے، اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ نے دوسری دلیل قائم کی اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرت نے قائم کیں اور اس نے سب توڑ دیں۔ اب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس، آپ کے پیر و مُرشِد حضرت نجمُ الدِّین کُبریٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہیں دُور دراز مقام پر وُضو فرما رہے تھے، وہاں سے آپ نے آواز دی: کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا کو بے دلیل ایک مانا۔ (آدابِ مرشد کامل، ص88 ملخصا)

بُرے خاتمہ سے بچنے کا طریقہ

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! ایمان کی سلامتی اور اچھے خاتمے کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل

www.dawateislami.net

سے مرید ہو جانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ پیر و مُرشِد کی باطِنی توجُّہ سے بھی شیطانی واروں سے حفاظت ہوتی ہے، حتّٰی کہ ایمان پر خاتمہ نصیب ہو جاتا ہے، وَرْنہ شیطان موت کے وقت وسوسوں کے ذریعے مسلمان کے اِیمان کو برباد کرنے کی بھرپُور کوشش کرتا ہے۔

شیطانی وسوسوں سے بچنے، ایمان کی سلامتی، نیکیوں پر استقامت پانے، پابندِ سُنّت بننے، گناہوں سے سچّی نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ اپنے اندر بیدار کرنے کے لئے اچھی صحبت اختیار کیجئے، کیونکہ اچھی صحبت میں بیٹھنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہم نیک بن کر ایمان کی حفاظت کرنے والی بن جائیں تو آج ہی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے اور سُنّتوں کی دُھومیں مچانے کے لئے 8 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ اللہ کریم ہمیں اس دینی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے۔ اٰمین

شیطان کیوں مَردُود ہوا؟

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیطان مردود کے بارے میں سنتی ہیں کہ یہ کون تھا اور اس پر یہ آفت کیوں آئی کہ اللہ پاک نے اس کو ہمیشہ کے لئے اپنی پاک بارگاہ سے مردود قرار دے دیا۔

یاد رکھئے! بدبخت و لعنتی قرار دیے جانے سے پہلے شیطان خوبصورت، حَسین، بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت زیادہ عبادت کرنے والا، فرشتوں کا سردار تھا، اس کو فرشتوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، ابلیس کو خالص آگ سے پیدا کیا گیا۔[1] ابلیس جس کو شیطان کہا جاتا ہے، فرشتوں کا سردار بننے سے پہلے

1... مسلم، ص 1221، حدیث: 7495

www.dawateislami.net

یہ چالیس(40) ہزار سال تک جنت کے خزانے کا نگران رہا، اَسّی(80) ہزار سال تک فرشتوں کے ساتھ رہا، بیس(20) ہزار سال تک فرشتوں کو بیان سناتا رہا، تیس(30) ہزار سال تک **مُقَرَّبِین** فرشتوں (جیسے حضرت جبرائیل و حضرت عزرائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام وغیرہ) کا سردار رہا، 1 ہزار سال تک **رُوْحَانِیِّیْن** (یعنی سورج چاند سے زیادہ روشن چہرہ والے مخصوص فرشتوں) کا سردار رہا، 14 ہزار سال تک عرش کا طواف کرتا رہا، پہلے آسمان میں اس کا نام **عابد**، دوسرے میں **زاہد**، تیسرے میں **عارف**، چوتھے میں **ولی**، پانچویں میں **تقی**، چھٹے میں **خازن** اور ساتویں آسمان میں **عزازیل** تھا جبکہ لوحِ محفوظ میں اس کا نام **ابلیس** (یعنی اللہ کی رحمت سے نااُمید) لکھا ہوا تھا اور یہ اپنے انجام سے بے خبر تھا۔[1] جب اللہ پاک نے اسے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو کہنے لگا: اے اللہ! تُو نے اسے مجھ پر فضیلت دے دی، حالانکہ میں اس سے بہتر ہوں، تُو نے مجھے آگ سے اور اِسے مٹی سے پیدا کیا ہے، میں آگ کا ہو کر اس مٹی سے بنے ہوئے انسان کو سجدہ کروں؟ تو ربِّ کریم نے فرمایا: میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔ تمام فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کیا، مگر شیطان مردود نے تکبُّر کی وجہ سے سجدہ نہیں کیا تو فرشتوں نے اللہ کریم کا شکر ادا کرنے کے لئے دوسرا سجدہ شکرانے کے طور پر کیا، لیکن شیطان ان سے بے تعلق کھڑا رہا اور اسے اپنے اس فعل پر کوئی افسوس نہ ہوا، تو اس کے تکبُّر کرنے کی وجہ سے اللہ پاک نے ہمیشہ کے لئے اسے اپنی بارگاہ سے مردُود قرار دے کر نکال دیا، خنزیر کی طرح لٹکا ہوا منہ، سر اونٹ کے سر کی طرح، سینہ بڑے اُونٹ کی کوہان جیسا، چہرہ ایسے جیسے بندر کا چہرہ، آنکھیں کھڑی، نتھنے حجام کے کوزے (یعنی بڑے منہ والے برتن) جیسے کُھلے ہوئے، ہونٹ بیل کے ہونٹوں کی طرح لٹکے ہوئے، دانت خنزیر کی طرح باہر نکلے

---

1 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص253 ملخصًا

www.dawateislami.net

ہوئے اور داڑھی میں صرف سات بال، اسی صورت میں اسے جنّت سے نیچے پھینک دیا گیا اور قیامت تک کے لئے لعنت کا حق دار بن گیا ہے اور تب سے یہ ابلیس، مردُود اور شیطان کے نام سے مشہور ہو گیا۔[1]

شیطان نے ایک سجدے سے انکار کیا اور دھتکار دیا گیا، آج ہم ہیں کہ ہمیں سجدے کے لیے فرصت ہی نہیں ہے، اتنی نعمتیں اس کے پاس تھیں ایک نافرمانی پر سب سے محروم ہو گیا اور ایک ہم ہیں ایک دن میں نہ جانے کتنی ہی نافرمانیاں کر جاتی ہیں مگر وہ کریم رب ہم سے اپنی نعمتیں نہیں روکتا، ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم سجدے سے ہی نہ اُٹھیں، ہم، ہمارے جسم کا ایک ایک حصہ ہر ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے، اس کے احسانات کا شکر ادا کرتی رہیں۔

شیطان کا جال

حضرت عبد الرحمن بن زیاد بن انعم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام محفل میں تشریف فرما تھے کہ ابلیس ملعون آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آیا، اس نے اپنے سر پر مختلف رنگوں والی بڑی سی ٹوپی پہن رکھی تھی، ابلیس آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے قریب آیا اور رنگین ٹوپی اُتار کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے رکھ دی، پھر کہنے لگا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! آپ پر سلامتی ہو۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے پوچھا: تُو کون ہے؟ اس نے کہا: میں ابلیس ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سن کر فرمایا: تُو ابلیس ہے، اللہ پاک تجھے سلامتی نہ دے بلکہ برباد کرے، تُو میرے پاس کیوں آیا ہے؟ اس لعین نے جواب دیا: اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کا مقام بہت

---

1 . . . مکاشفۃ القلوب، ص79

www.dawateislami.net

بلند و برتر ہے، آپ اللہ پاک کے برگُزیدہ پیغمبر ہیں، مَیں اسی لئے آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے آیا ہوں۔

آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: یہ مختلف رنگوں والی ٹوپی کیا ہے اور تُو نے یہ کیوں پہن رکھی ہے؟ ابلیس نے جواب دیا: یہ میرا جال ہے، میں اس کے ذریعے لوگوں کے دِلوں کو شکار کرتا ہوں، انہیں اپنے جال میں پھنساتا ہوں اور ان پر حاوی ہو جاتا ہوں۔

یہ سن کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: کس سبب سے تُو نیک لوگوں پر حاوی ہو جاتا ہے؟ شیطان نے کہا: جب انسان (اپنے اعمال پر) مغرور ہو جائے، اپنی نیکیوں کو بہت زیادہ شمار کرنے لگے اور گناہوں کو بھول جائے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں اور اسے مضبوطی سے جکڑ لیتا ہوں۔

اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! مَیں آپ کو تین باتوں سے خبر دار کرتا ہوں، (1) کبھی بھی کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہنا جو اَجنبیہ (یعنی غیر محرم) ہو کیونکہ جب انسان کسی غیر محرم عورت کے ساتھ ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا مَیں ہوتا ہوں اور انہیں گناہ میں مبتلا کر دیتا ہوں۔ (اسی طرح کسی عورت کا بھی غیر محرم مرد کے ساتھ تنہائی میں ہونا انتہائی خطرناک ہے) (2) جب کبھی اللہ پاک سے کوئی وعدہ کرو تو اسے ضرور پورا کرو، اور اسے پورا کرنے میں جلدی کرو کیونکہ جب بھی کوئی شخص اللہ عزوجل سے وعدہ کرتا ہے تو مَیں اور میرے ساتھی اس کو وعدہ پورا کرنے سے روکتے ہیں۔ (3) جب بھی کسی پر صدقہ کرنے کا ارادہ کرو تو فوراً اس پر عمل کرو کیونکہ جب بھی کوئی شخص ایسا نیک ارادہ کرتا ہے تو مَیں اور میرے ساتھی اسے وَرْغلاتے ہیں اور اسے اس نیک عمل سے روکتے ہیں۔ اتنا کہنے کے بعد شیطان مردود آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے رخصت ہو گیا وہ یہ کہتا جارہا تھا: ہائے افسوس! موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) میرے تینوں وَاروں سے واقف

www.dawateislami.net

ہو گئے، ان کے ذریعے ہی تو میں لوگوں کو بہکاتا ہوں، اب موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) تو لوگوں کو ان باتوں سے آگاہ کر دیں گے۔ (عیون الحکایات حصہ اول، ص192)

منقول ہے کہ ایک مرتبہ شیطان نے حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے رب کی بارگاہ میں سفارشی بنایا کہ وہ اس کی توبہ قبول فرمالے، حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں سفارش کی تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! اگر یہ آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) کی قبر کو سجدہ کرلے تو میں اس کی توبہ قبول کرلوں گا۔ حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے شیطان کو یہ بات بتائی تو اس پر مردود شیطان نے غصہ کی حالت میں کہا: جب میں نے ان کی زندگی میں انہیں سجدہ نہیں کیا تو ان کے وصال کے بعد انہیں سجدہ کیسے کر سکتا ہوں؟ بہر حال آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی سفارش کا مجھ پر حق ہے، تین وقتوں میں مجھے یاد رکھئے گا، میں آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو ان کے معاملہ میں ہلاکت میں نہ ڈالوں گا: (1) جب آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) غضب ناک ہوں تو مجھے یاد رکھیں کیونکہ میں آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے جسم میں خون کی طرح رواں ہوں (2) جب آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کسی لشکر کا سامنا کریں تو مجھے یاد رکھیں کیونکہ ایسے وقت میں آدمی کو اس کے بیوی بچے اور گھر والے یاد دلاتا ہوں تاکہ وہ وہاں سے بھاگ جائے اور (3) جب آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کسی اجنبی عورت کے پاس بیٹھیں تو مجھے یاد رکھیں کیونکہ ایسے وقت میں مَیں اس کی طرف آپ کا اور آپ کی طرف اس کا قاصد ہوتا ہوں۔ (فیض القدیر، 3/166، حدیث:2918 ملخصاً)

تکبُّر کی تباہ کاریاں

پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے شیطان کے متعلق سُنا کہ یہ کتنا بڑا عبادت گزار، علم والا تھا لیکن اس کو ایک گناہ کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی سے مردُود قرار دے کر نکال دیا گیا اور وہ گناہ ہے تکبُّر۔

☆ تکبُّر شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے، جس کے ذریعے یہ لوگوں سے اپنی دشمنی ظاہر کرتا اور لوگوں کو گمراہ کرکے ان کو اللہ پاک کی ناراضی کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے،

www.dawateislami.net

یاد رکھئے! ☆**تکبُّر** ہلاک کر دینے والی عادت ہے، ☆**تکبُّر** کرنے والوں کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا، ☆**تکبُّر** کرنے والے بد نصیبوں کے دلوں پر اللہ پاک مہر لگا دیتا ہے، ☆**تکبُّر** کرنے والے قرآنی آیات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اللہ کریم ہمیں **تکبُّر** کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آیئے! **تکبّر** کی تعریف سنتی ہیں:

تکبُّر کی تعریف

خُود کو افضل سمجھنے اور دوسروں کو حقیر (کمتر) جاننے کا نام **تکبُّر** ہے، چنانچہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: **تکبُّر** حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔[1]

اِمام راغب اصفہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: **تکبُّر** یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔[2] جس کے دل میں **تکبُّر** پایا جائے اُسے "مُتَکَبِّر" کہتے ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! اپنے آپ کو تکبر سے بچایئے، اپنے اندر عاجزی پیدا کیجئے کہ عاجز بندہ اللہ کریم کو بہت پسند ہے، تکبر میں ذلت جبکہ عاجزی میں عزت و عظمت ہے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی تکبر نہ فرمایا، بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ عاجزی وانکساری کا درس دیا۔ اللہ کریم ہمیں تکبر جیسے موذی مرض سے بچنے اور عاجزی و انکساری اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبّت کی اس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[3]

1... مسلم، ص61، حدیث: 91
2... المُفردات للرّاغب، ص697
3... مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث: 175

www.dawateislami.net

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

سونے جاگنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی نقصان پہنچانے والا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ[1] ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل ضائع ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامَت کرے۔[2] ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔[3] حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتُب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تھکاوٹ ہوئی قیلولے سے دُور ہو جائے گی۔[4] ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔[5] ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کَروَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر،[6] ☆سوتے وَقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا، ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللّٰہ) اور تحمید (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) پڑھے یہاں تک کہ سوجائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔[7] ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے:

1... بخاری، 4/196، حدیث: 6325
2... مسند ابی یعلیٰ، 4/278، حدیث: 4897
3... فتاویٰ ہندیہ، 5/376
4... بہارِ شریعت، 3/435، حصّہ 16
5... فتاویٰ ہندیہ، 5/376
6... فتاویٰ ہندیہ، 5/376
7... فتاویٰ ہندیہ، 5/376

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ[1] یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ☆جب لڑکے اور لڑکی کی عُمر دس سال ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1 ... بخاری، 4/196، حدیث: 6325
2 ... در مختار مع رد المحتار، 9/629

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: لَیَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَیَّ اَقْوَامٌ مَا اَعْرَفَهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَیَّ۔ یعنی حوضِ کوثر پر مجھے ایسی قومیں ملیں گی جنہیں میں بہت زیادہ درودِ پاک پڑھنے کے سبب ہی پہچانوں گا۔ (القول البدیع، ص264، حدیث:22)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹی...! خوف مت کرو...!

صحابیِ رسول حضرت مُنِیب اَزْدِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اِسلام قبول کرنے سے پہلے میں نے اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، آپ کے گِرد لوگ جمع تھے، آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو! فلاح پاجاؤ...!! لوگ (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاف اور سچی بات پر غور کرنے اور اِسلام قبول کر کے جہنّم سے آزادی پانے کے بجائے اُلٹا) ظلم ڈھا رہے تھے۔ مَعَاذَ اللّٰہ! کوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مٹی پھینکتا اور کوئی بُرا بھلا کہتا۔ دوپہر تک یہی مُعَامَلہ رہا۔ پھر جب سب لوگ اِدھر اُدھر چلے گئے تو ایک خاتون بڑے پیالے میں پانی لے کر حاضرِ خدمت ہوئیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مُبارک دُھلایا۔ میں نے وہاں مَوْجُود لوگوں سے ان خاتون کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: یہ ان (یعنی رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بیٹی زینب ہیں۔ (معجم کبیر، 20/342، حدیث:805)

اِسی طرح کا ایک واقعہ حضرت حارِث بن حارِث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بھی روایت ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ جب لوگ اِدھر اُدھر چلے گئے تو حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا روتی ہوئی حاضِر ہوئیں، ان

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

کے ہاتھ میں ایک پیالہ پانی اور رومال تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیالہ لے کر پانی پیا اور وُضو کیا، پھر سرِ اقدس اُٹھا کر بی بی زینب رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی طرف دیکھا اور فرمایا: بیٹی! ہر گز یہ خوف مت کرو کہ یہ لوگ تمہارے والِد پر غالِب آجائیں گے۔ (معجم کبیر، 22/ 432، حدیث:1052)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی راہ میں تکالیف برداشت کرنا سُنّت ہے

پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسلام کی خاطِر کیسی کیسی تکلیفیں اُٹھائیں! یہ سب کچھ کھل کر نیکی کی دعوت شروع کرنے کے بعد ہوا۔ لہٰذا جب بھی کسی کو نیکی کی دعوت دینے اور اس کے سبب کوئی تکلیف اُٹھانی پڑ جائے تو مکی مدنی آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہِ تبلیغِ اِسلام میں پیش آنے والی تکالیف کو یاد کر کے اللہ پاک کا شُکر ادا کیجئے کہ اس نے دین کی خاطر سختیاں جھیلنے والی سُنّت ادا کرنے کی سعادت بخشی۔ اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! شیطان ناکام و نامراد ہو گا اور صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔

یقیناً راہِ خُدا میں تکلیفیں اُٹھانا بھی **سُنّت** اور ان پر صبر کرنا بھی **سُنّت** اور سَخت ترین مشکلات کے باوُجود نیکی کی دعوت کا سلسلہ جاری رکھنا بھی **سُنّت** ہے۔ (بھیانک اُونٹ، ص6)

سنّتیں عام کریں، دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے!

مَحْبُوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اطمینان

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت کا یہ ایک واقعہ جو ہم نے سُنا، اس واقعے میں سیکھنے کی ایک اَہَم بات جانتی ہیں کیا ہے؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اطمینان، نیک اُمّید اور اس بات کا سچّا اور پکّا یقین کہ ایک دِن آئے گا جب اِسلام کا بول بالا ہو گا۔ کتنے کمال کی بات ہے...!! ❁ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گِرد جمع

www.dawateislami.net

ہیں ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیکی کی دعوت دے رہے ہیں ❁ سمجھا رہے ہیں ❁ جنّت کی طرف بُلا رہے ہیں اور سامنے سے لوگ مَعَاذَ اللہ! ❁ گستاخیاں کر رہے ہیں ❁ کوئی مٹی اُٹھا کر جسمِ پاک پر ڈال رہا ہے، اس کے باوُجُود جب شہزادی صاحبہ حضرت بی بی زینب رَضِیَ اللہُ عنہا روتی ہوئی حاضِر ہوتی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتنے یقین اور اطمینان کے ساتھ فرماتے ہیں: بیٹی! ہر گز یہ خوف مت کرو کہ یہ لوگ تمہارے والِد پر غالِب آجائیں گے۔

گویا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سفر کا نتیجہ دیکھ رہے تھے، آپ جانتے تھے کہ ❁ یہ راستے کی ابتدا ہے ❁ آخِر کار یہ مشکلات ختم ہو جائیں گی ❁ یہ تکلیفوں کے دِن انجام کو پہنچیں گے ❁ پھر وہ وقت بھی آئے گا، جب ہر زبان پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی صدائیں ہوں گی، لوگ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پر جان بھی لُٹایا کریں گے۔

تسلی دینے والے آقا

پیاری اسلامی بہنو! یہاں ایک اور سیکھنے کی بات عرض کروں؛ عام طَور پر جب انسان مشکل میں ہوتا ہے...! مثلاً ❁ کاروبار میں نقصان ہو گیا ❁ چوری ہو گئی ❁ کسی کام میں ناکامی ہو گئی ❁ اسکول میں فیل ہو گئی ❁ کسی مضمون میں سپلی آگئی ❁ کسی مُعاملے میں مشکلات آگئیں، لوگ ہمیں تسلی دیتے ہیں۔

مگر یہاں مُعاملہ دیکھئے! تکلیف پیارے مَحْبُوب کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچی ہے، لوگ جھٹلا رہے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انتہائی خواہش رکھتے ہیں کہ لوگ کلمہ پڑھیں اور جنّت کے حق دار بن جائیں مگر لوگ اُلٹا گستاخیاں کر رہے ہیں، ہمارے ہاں کے عام دستور کے مطابق بنتا تو یہ تھا کہ کوئی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتا مگر قربان جائیے! یہ سب کو تسلی دینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، یہ دِلوں کو ڈھارس بندھانے والے کریم ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دِل سے اتنے مطمئن ہیں کہ شہزادی صاحبہ کو تسلی ارشاد فرما رہے ہیں کہ بیٹی خوف مت

www.dawateislami.net

کرو! میرا دِل مطمئن ہے، تم بھی مطمئن رہو! یہ مشکل گھڑی ہے، کٹ جائے گی، پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک اسلام کو غلبہ اور عروج عطا فرمادے گا۔

آسانی کا انتظار بھی عِبادت ہے

یہ جو دِل کا اطمینان اور سکون ہے، افسوس کے ساتھ یہ ہمارے ہاں ختم ہوتا جارہا ہے، ہم لوگ بہت جلد اکتاہٹ کا شکار ہو جاتی ہیں، یہ سمجھنے کی بات ہے، اس دُنیا میں جو بھی کام ہوتا ہے نا، اس کا ایک ٹائم پیریڈ، ایک وقت مقرر ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ (پ13، الرعد:38)

تَرجمۂ کنزُالعِرفان: ہر وعدے کیلئے ایک لکھی ہوئی (مدت) ہے۔

یعنی یہ بات اللہ پاک کے ہاں طَے ہے کہ کون سا کام کیسے اور کب پُورا ہونا ہے۔[1]

بعض کاموں کے وقت تو ہمارے ہاں بھی مُقرّر ہوتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ایک وقت وہ ہے، جو اللہ پاک کے ہاں مقرر ہے، ہم لوگ اس وقت کے پُورا ہونے کا انتظار نہیں کرتیں، اس سے پہلے ہی اُکتا جاتی ہیں یہ جو بے اطمینانی کی کیفیت ہے، کسی کام کو پُورا کرنے کیلئے، کسی سَفَر میں منزل تک پہنچنے کیلئے، کسی بھی مُعاملے میں کامیابی کی سیڑھی چڑھنے کیلئے جو ایک ٹائم پیریڈ ہوتا ہے، ہم اس ٹائم پیریڈ کو پُورا کرنے سے پہلے ہی اکتاہٹ کا شکار ہو جاتی ہیں، پھر یہ اکتاہٹ بے صبری کا ذریعہ بنتی ہے، پھر یہ بے صبری ہمیں ناکامی تک لے جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس اکتاہٹ کو اپنے اندر سے ختم کریں، جب یہ اکتاہٹ ختم ہو جائے گی تو صبر بھی آجائے گا، برداشت بھی آجائے گی اور اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کامیابیاں بھی نصیب ہو جائیں گی۔

بہت خوبصورت حدیثِ پاک ہے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَفْضَلُ

---

1 ... تفسیر نظم الدرر، پ13، الرعد، تحت الآیۃ:38، 4/160

www.dawateislami.net

اَلْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ یعنی آسانی ملنے کا انتظار کرنا اَفْضَل عِبَادت ہے۔(ترمذی،5/333،حدیث:3582)

سُبْحٰنَ اللہ! ❁غربت آگئی، تنگدستی آگئی، صبر کے ساتھ آسانی کا انتظار کیجئے! ثواب ملے گا❁بیمار ہوگئی، صبر کے ساتھ شِفا کا انتظار کیجئے! ثواب ملے گا❁امتحان میں ناکام ہوگئی، اگلی بار خُوب محنت کرکے امتحان دیجئے! صبر کے ساتھ کامیابی کا انتظار کیجئے! ثواب ملے گا❁حالات بے قابُو ہوگئے، صبر کے ساتھ انتظار کیجئے! ثواب ملے گا۔ غرض کہ کوئی بھی مشکل ہے، پریشانی ہے، ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑرہا ہے، صبر کیجئے! صبر کے ساتھ آسانی ملنے کا انتظار کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب ملے گا۔

مؤمن کا حال عجیب ہے...!!

حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مؤمن کا حال عجیب ہے، اس کا سارا مُعاملہ ہی بھلائی والا ہے، جب اسے خوشی ملتی ہے تو شکر کرکے ثواب کمال لیتا ہے، جب مشکل، پریشانی، مصیبت آتی ہے تو صبر کرکے ثواب کمالیتا ہے۔(مسلم، ص1222، حدیث:7500)

نظر خُدا پر رکھئے...!!

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے حدیثِ پاک سُنی، اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ یعنی آسانی کا انتظار کرنا اَفْضَل عِبَادت ہے۔

اس انتظار کو اَفْضَل عِبَادت کیوں کہا گیا؟ امام حکیم ترمذی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی بڑی ایمان افروز حکمت لکھی ہے، فرماتے ہیں: جو بندہ صبر کے ساتھ، دِلی اطمینان کے ساتھ آسانی آنے کا انتظار کر رہا ہوتا ہے، اس کی نظر اَصْل میں ظاہِری اسباب پر نہیں ہوتی، اس کی نظر مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب (یعنی اسباب کو بنانے والے رَبِّ رحمٰن) پر ہوتی ہے، اور یہ بات (یعنی نگاہیں اسباب سے ہٹا کر مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب کی طرف لگا دینا) کامِل ایمان کی نشانی ہے، اس لئے فرمایا: صبر و تحمل کے ساتھ آسانی آنے کا انتظار کرنا افضل عبادت ہے۔(نوادر الاصول، 4/123، تحت الحدیث:883)

www.dawateislami.net

درد کا احساس نہ ہوا

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ علیہا جو اپنے وقت کی بہت بڑی وَلِیّہ کاملہ ہیں، بہت اُونچے رُتبے والی ہیں، ایک مرتبہ اچانک کہیں سے اینٹ گری اور آکر آپ کے سَر میں لگی، خُون بہنے لگا۔

اب ہمارے ہاں جب ایسا موقع ہوتا ہے تو انسان درد کی وجہ سے ہائے، ہُو تو کرتا ہی ہے، مگر کمال دیکھئے! ان اللہ والوں کا تعلق دیکھئے، اللہ پاک کے ساتھ کتنا مضبوط تھا، سَر پر اینٹ لگی، خُون بہنے لگ گیا مگر آپ نے اس پر کوئی بھی منفی تاثُّر نہیں دیا۔ کسی نے حیرت سے پوچھا: کیا آپ کو تکلیف نہیں ہوئی؟ فرمایا: اینٹ گری ہے تو اللہ پاک کے اِرادے سے، میرے سَر پر لگی تو بھی اللہ پاک کے اِرادے سے یعنی یہ اینٹ کا گرنا بتا رہا ہے کہ اللہ پاک کا اِرادہ مجھ سے متعلق ہوا ہے، اس بات سے خُوشی ہی اتنی ہوئی کہ تکلیف کی طرف دھیان ہی نہیں گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اللہ والوں کی...! اس سے پتا چلا: ❁ مشکل آئے ❁ پریشانی آئے ❁ تکلیف آئے ❁ غربت آئے ❁ بیماری آئے ❁ کچھ بھی ہو ❁ نظر رَبِّ کریم کی طرف رکھئے! برداشت کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی بلکہ تکلیف ہی میں مزہ آنے لگ جائے گا۔

جو رَبّ نے چاہا، وہ ہُوا...!!

حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادِمِ خاص ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے 10 سال پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں گزارے، ان سالوں میں ایک بار بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا: اے انس! یہ کام کیوں کیا؟ نہ یہ فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا؟[2] مزید فرماتے ہیں: اگر کبھی مجھ سے کوئی نقصان ہو جاتا، کوئی برتن وغیرہ گر کر ٹُوٹ جاتا، اس پر گھر میں کوئی مجھے ڈانٹنے لگتا تو

1...الکواکب الدریۃ، 1/289 2...بخاری، 4/110، حدیث:6038

www.dawateislami.net

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: اسے چھوڑ دو! فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ لَکَانَ اگر کچھ اور مقدّر میں ہوتا تو وہ ہوتا۔ (مکارم الاخلاق للخرائطی، ص43، حدیث: 71)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ بڑے کمال کی بات ہے، ہمارے ہاں گھروں میں ان باتوں پر اچھے خاصے جھگڑے ہو جاتے ہیں ❁ بچے کے ہاتھ سے برتن چُھوٹ کر گرا، ٹُوٹ گیا، اس پر مائیں غُصّہ ہو جاتی ہیں، والدین ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں ❁ غلطی سے چائے ہاتھ سے چُھوٹ کر کپڑوں پر گر جائے، تب تو قیامت ہی آجاتی ہے، چھوٹی سی بات کا اتنا غُصّہ کیا جاتا ہے کہ اچھا خاصا خوشیوں بھرا ماحول ہی اُداس ہو جاتا ہے۔ بہت سارے مُعَاملات ہمارے ہاں نارمل زندگی میں عموماً ہوتے رہتے ہیں، ایسے معاملات میں نظر تقدیر پر رکھیں ❁ جب ہم مانتی ہیں کہ اللہ پاک کی مرضی کے بغیر پتّا بھی نہیں ہِل سکتا تو چائے ہمارے کپڑوں پر کیسے گِر سکتی ہے؟ ❁ کھانے میں نمک کیسے زیادہ ہو سکتا ہے؟ ❁ کپڑے کیسے جل سکتے ہیں؟ یہ تقدیر غالِب آتی ہے اور اس میں ہمارا امتحان لیا جارہا ہوتا ہے کہ ہم اس پر صبر اور برداشت کرتے ہوئے حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ کرتی اور ثواب کماتی ہیں یا بداَخلاقی کا مظاہرہ کر کے اپنے بُرا ہونے کا ثبوت دیتی ہیں۔ اس لئے ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر صبر کرنا چاہئے۔ اگر ہم نظر تقدیر پر رکھیں گی، اگر یہ سوچ بنائیں گی کہ اللہ پاک کا ارادہ ہوا، تبھی یہ تکلیف پہنچی، اگر اللہ پاک نہ چاہتا تو ہرگز ہرگز مجھے تکلیف نہیں پہنچ سکتی تھی تو اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! برداشت کرنا بھی آسان ہو جائے گا اور ہم ثواب کی حقدار بھی بن پائیں گی۔

قُوّتِ برداشت کی انوکھی مِثال

پیاری اسلامی بہنو! حقیقت میں حِلْم کسے کہتے ہیں؟ اَصْل میں برداشت کس چیز کا نام ہے؟ آیئے! میں آپ کو ایک خوبصورت واقعہ سناتی ہوں۔ حضرت اَحْنَف بن قَیْس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں، یعنی وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی صحبت کا فیض پایا ہے۔ آپ حِلْم

www.dawateislami.net

میں بڑے مشہور تھے، بہت ہی حِلْم والے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کہیں سے گزر رہے تھے تو کسی نے آپ کو گالی دِی۔ اب ہمارے ہاں تو ایک گالی کے جواب میں جب تک 10 گالیاں نہ دے لی جائیں، لوگوں کو سکون نہیں ہوتا مگر یہ تابعی تھے، نیک بندے تھے، کسی نے گالی دِی، آپ نے اس کی طرف تَوَجُّہ ہی نہیں کی، اپنے رستے چلتے رہے۔ وہ گالی دینے والا جو شخص تھا، وہ پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گیا، آپ آگے آگے چل رہے ہیں، وہ گالیاں دیتا ہوا، پیچھے پیچھے چل رہا ہے۔ آپ اس کی گالیاں سُنتے گئے، خاموشی کے ساتھ چلتے گئے، جب اپنے قبیلے کے قریب پہنچے تو رُک گئے۔ اُس شخص کی طرف چہرہ کیا، فرمایا: اگر تمہارے دِل میں کچھ باقی ہے تو ابھی کہہ لو کیونکہ میرے قبیلے میں میرے چاہنے والے اگر تمہاری باتیں سنیں گے تو خطرہ ہے کہ تمہیں تکلیف نہ پہنچا دیں (لہٰذا جتنی گالیاں دینا چاہتے ہو، یہیں کھڑے ہو کر دے لو، میں سُن رہا ہوں)۔ آپ کی یہ بات سُن کر وہ شخص شرم سے پانی پانی ہو کر واپس چلا گیا۔ (احیاء العلوم، 3/88)

اگر ہمارے آج کے ماحول کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ بھی بڑے کمال کا حِلْم ہے، اتنی برداشت جس کا مظاہرہ حضرت اَحْنَف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا ہے، اس کا 10 فیصد حصّہ بھی ہمیں نصیب ہو جائے تو ہمارے مُعَاشرے میں اَمن قائِم ہو سکتا ہے، گھروں کا ماحول سکون والا ہو سکتا ہے، دِلوں میں محبتیں بڑھ سکتی ہیں مگر جو حیرانی کی بات ہے... وہ اس سے آگے ہے۔ سنیئے! یہ اَحْنَف بن قَیْس رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جن کا اپنا حِلْم اتنا اعلیٰ تھا، آپ سے کسی نے پوچھا: آپ نے یہ حِلْم کہاں سے سیکھا؟ اتنی برداشت آپ میں کیسے آگئی؟ فرمایا: یہ صحابیِ رسول حضرت قَیْس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ عنہ کی صحبت کا فیضان ہے۔ آپ انتہائی حِلْم والے تھے، ایک مرتبہ میں نے انہیں دیکھا؛ آپ اپنے گھر کے باہَر تشریف فرما تھے، لوگ آپ کے اردگرد جمع تھے اور آپ لوگوں کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے، اچانک کچھ لوگ آپ کے پاس حاضِر ہوئے، اُن کے پاس ایک نوجوان کی لاش تھی

www.dawateislami.net

(یعنی ایک میّت کو انہوں نے کندھوں پر اُٹھایا ہوا تھا)۔ ساتھ ہی ایک دوسرا نوجوان تھا، جس کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ اب برداشت کا عالَم دیکھئے۔ حضرت قَیس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں۔ لوگوں نے آکر عرض کیا: حُضُور! یہ جو لاش ہمارے پاس ہے، یہ کسی اور کی نہیں بلکہ آپ کے اپنے بیٹے کی ہے اور یہ شخص جس کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں، یہ آپ کا بھتیجا ہے، آپ کے اس بھتیجے نے، آپ کے جوان بیٹے کو قتل کر دیا ہے۔

حضرت اَحْنف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت قَیس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب یہ بات سُنی تو ایسا کمال کا حِلْم تھا، ایسی کمال کی قُوّتِ برداشت تھی، آپ اپنی جگہ سے اُٹھے بھی نہیں، جو بات آپ لوگوں کے ساتھ کر رہے تھے (ظاہِر ہے صحابیِ رسول ہیں، کوئی حدیثِ پاک سُنا رہے ہوں گے، کوئی دِینی مسئلہ سمجھا رہے ہوں گے تو) آپ نے وہ بات بھی درمیان میں نہیں چھوڑی، پُوری فرمائی۔ پھر اپنے دوسرے بیٹے کی طرف رُخ کیا، فرمایا: اپنے بھائی کے لئے تجہیز و تکفین کی تیاری کرو! پھر اپنے بھتیجے کی طرف رُخ کیا (وہ بھتیجا، جس نے آپ کے بیٹے کو قتل کیا تھا، اس سے) فرمایا: اے بھتیجے! تم سے بہت بڑا گُناہ ہو گیا ہے (اس سے توبہ کرو!) اور (میں نے تو تمہیں معاف کر دیا، البتہ) مرنے والے کی ماں کو دِیّت دے کر راضی کر لو...!! حضرت اَحْنف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس واقعے نے مجھے حِلْم سکھایا ہے۔ (الاستیعاب، 3/354)

حِلْم کی تعریف اور وضاحت

حِلْم کا معنی ہے: **بُردباری، نَرم دِلی**۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی کو غُصّہ آئے اور وہ کوشش کر کے، تکلّف کے ساتھ، نفس کو مَجْبُور کر کے غُصّے کو دَبا دے تو اس عَمَل کو کَظْمُ الْغَیْظ کہا جاتا ہے، یعنی غُصّہ پی لینا، اگر بار بار اسی طرح غُصّہ پینے کی مَشْق کی جائے، یہاں تک کہ ایسی حالت ہو جائے کہ غُصّہ آیا ہی نہ کرے اور اگر غُصّہ آئے بھی تو اسے دبانے میں تکلّف سے کام نہ لینا پڑے بلکہ

www.dawateislami.net

بآسانی غُصّہ دَب جائے، اس کیفیت کو حِلْم کہا جاتا ہے۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: غُصّہ پینے کی نسبت حِلْم زیادہ اَفْضل ہے، حِلْم عقل کے کمال کی دلیل ہے۔ (احیاء العلوم، 3/218)

حِلْم، اللہ پاک کی سُنّت ہے

پیاری اسلامی بہنو! حِلْم اللہ پاک کی بھی سُنّت ہے۔ اللہ پاک کے پیارے پیارے ناموں میں ایک نام ہے: حَلِیْم۔ اللہ پاک کے حق میں اس کا معنیٰ ہے: گنہگار کو مہلت دینا، اس پر فوراً پکڑ نہ فرمانا۔ لوگ کتنے گُناہ کرتے ہیں، اللہ پاک کی کیسی کیسی نافرمانیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اللہ پاک چاہے تو زمین پھٹ سکتی ہے، یہ نافرمان زمین میں دھنس سکتے ہیں۔ آسمان سے پتھر برس سکتے ہیں، بجلی گر سکتی ہے، نافرمان کا چہرہ بگڑ سکتا ہے، ہاتھ پاؤں ٹوٹ سکتے ہیں مگر اللہ پاک حِلْم والا ہے، وہ مہلت عطا فرماتا ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَؕ (پ15، الکہف:58)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہارا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے۔ اگر وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیتا تو جلد ان پر عذاب بھیج دیتا۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیت میں اللہ پاک کی رحمت اور مہلت کا بیان ہے کہ وہ بڑا بخشنے والا ہے کہ کروڑوں گناہ کرنے کے بعد بھی اگر کوئی مغفرت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو وہ بخش دیتا ہے اور ساری زندگی گناہوں میں گزارنے کے باوجود بھی اگر کوئی زندگی کے آخری لمحات میں توبہ کر لیتا ہے تو اللہ پاک اسے معاف فرما دیتا ہے۔ یہ شانِ مغفرت بھی ہے اور شانِ رحمت بھی، اور شانِ رحمت میں یہ بھی داخل ہے کہ اس نے مہلت دی ہوئی ہے اور عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا بلکہ کفر و گناہ کے باوجود لوگوں کو دنیا کا رزق دیتا رہتا ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، پ15، الکہف، تحت الآیۃ:58، 5/587)

حِلْم سُنّتِ انبیا ہے

اسی طرح حِلْم جو ہے، یہ سُنّتِ انبیاء بھی ہے۔ جتنے انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام دُنیا میں تشریف

www.dawateislami.net

لائے، سارے ہی حِلْم والے تھے، برداشت والے تھے ❁ لوگ گالیاں دیتے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام برداشت کرتے تھے ❁ لوگ تکلیفیں پہنچاتے تھے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام برداشت کرتے تھے ❁ لوگ بُرا کہتے تھے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام برداشت کرتے تھے۔ **بُخاری شریف** میں حدیثِ پاک ہے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا: (انہوں نے قوم کو نیکی کی دعوت دی تو) قوم نے انہیں شدید تکلیف پہنچائی، یہاں تک کہ خُون بہنا شروع ہو گیا، اب وہ اپنے چہرۂ مُبارَک سے خُون پونچھتے ہوئے کہہ رہے تھے: اے اللہ پاک! میری قوم کو بخش دے، بے شک یہ نہیں جانتے۔ (بخاری، 2/468، حدیث:3477)

اللہُ اکبر! انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام جو دُعا فرمائیں، اللہ پاک فوراً منظور فرمالیتا ہے، جن کی دُعا سے عذاب اُتر سکتے تھے، غیر مُسْلِم زمین میں دھنس سکتے تھے، یہ ستانے والے، تکلیفیں پہنچانے والے لمحہ بھر میں موت کے گھاٹ اُتر سکتے تھے مگر یہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کا حِلْم تھا کہ تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے بھی کہتے ہیں: اے اللہ پاک ہماری قوم کو بخش دے، ان پر عذاب نازِل نہ فرما۔

انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کے حِلْم کی مثالیں

❁ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام جنہوں نے ساڑھے 9 سو سال تبلیغ فرمائی، آپ کے متعلق آتا ہے، لوگ آپ کو تکلیفیں پہنچاتے، جسمانی تشدد کرتے، یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو جاتے مگر جب ہوش آتا تو کہتے: اے اللہ پاک میری قوم کو بخش دے، بے شک یہ نہیں جانتے۔[1] ❁ اسی طرح حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو نمرود نے کیا کیا تکلیفیں پہنچائیں، مَعَاذَ اللہ! آپ کو جلتی آگ میں بھی ڈالا گیا مگر آپ کا حِلْم...! سُبْحٰنَ اللہ! اتنی سخت تکلیفوں پر بھی زبان پر نہ شکوہ آیا، نہ قوم کے لئے تکلیف کی دُعا نکلی ❁ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو تکلیفیں پہنچائی گئیں، آپ نے برداشت کیا، حِلْم اختیار فرمایا

1...فتح الباری، 13/241، تحت الحدیث:6929

www.dawateislami.net

حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلام کو ستایا گیا حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلام کو ستایا گیا حضرت لُوط عَلَیْہِ السَّلام کو تکلیفیں دی گئیں حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام کو تو شہید کر دیا گیا حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے خِلاف سازشیں کی گئیں مگر قربان جایئے! یہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کا پاکیزہ انداز ہے، انہیں جتنی بھی تکلیفیں پہنچائی گئیں، یہ حِلْم، حِلْم اور حِلْم ہی کا مظاہرہ فرماتے رہے، کسی نبی عَلَیْہِ السَّلام نے نہ جلد بازی سے کام لیا، نہ ہی اپنی ذات کی خاطِر غُصّہ فرمایا بلکہ صبر اور تحمل کے ساتھ ہر ستم برداشت ہی فرماتے رہے۔

حِلْم سُنّتِ مصطفٰے ہے

پھر اگر مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حِلْم مُبارک کی بات کی جائے، واہ! یہاں تو شان ہی نرالی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تو ہر شان ہی سب سے اُونچی عطا کی گئی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ (پ29، قلم:4) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔

جتنے اچھے اخلاق ہیں، جتنے اچھے اَوصاف ہیں، باقی انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو جتنے عطا ہوئے تھے، اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کئے گئے۔ حِلْم بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ عطا کیا گیا۔ آیئے! حِلْم مصطفٰے کے بارے میں سنتے ہیں:

اُونٹ بیچنے والے کے ساتھ حِلْم

مسلمانوں کی اِمّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار مکی مَدَنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی دیہاتی سے کھجوروں کے بدلے میں ایک اُونٹ خریدا مگر جب ادائیگی کیلئے گھر تشریف لائے تو کھجوریں موجود نہ تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دیہاتی سے فرمایا: اے عبداللہ! ہم نے کھجوروں کے بدلے تم سے اونٹ خریدا مگر ادائیگی کیلئے کھجوریں موجود نہیں۔ یہ سُنتے ہی وہ دیہاتی زور زور سے چِلّانے لگا: ہائے دھوکہ! ہائے دھوکہ! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے جب یہ معاملہ دیکھا تو اس دیہاتی کو مارنے دوڑے، اور کہا کہ تم رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس طرح گفتگو کر رہے ہو؟ رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے

www.dawateislami.net

چھوڑ دو! اسے گفتگو کرنے کا حق ہے۔ یہ بات نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھجوروں کا انتظام فرمایا اور اس دیہاتی کو عطا فرمادیں۔ اس نے عرض کیا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا یعنی اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے آپ نے پُورا حصّہ بڑے عُمدہ طریقے سے عطا فرمادیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگوں میں سے بہترین وہ ہیں جو عُمدہ طریقے سے پُورا حصّہ دیتے ہیں۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 7/20)

تجارت میں دِیانت اَپنائیے!

پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر عَفُو و دَرْگُزر یعنی معاف فرمانے والے اور نہایت شفیق و بُردبار تھے۔ سب کے سامنے سودے سے انکار کرنے کا اِلْزام لگانے والے کو بدلہ لینے کی طاقت و قُدرت کے باوُجُود مُعاف فرما کر حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ فرمایا۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ایسے مَواقع پر غُصّے میں آنے، شُعلے اُگلتی نگاہوں سے دوسروں کو ڈرانے اور بات کا بتنگڑ بنانے کے بجائے صَبر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے خُود بھی گُناہوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو ساتھ لے کر سَفَر پر تھے، ایک مَقام پر پڑاؤ کیا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کچھ فاصلے پر ٹھہرے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکیلے ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوگئے، غیر مُسْلِم جو ہر وقت محبوبِ خُدا، سردارِ اَنبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نقصان پہنچانے کے ناپاک منصوبے بناتے رہتے تھے، ان میں سے ایک غیر مُسْلِم جس کا نام غَوْرَث تھا، وہ اَچانک کہیں سے ظاہِر ہوا، ننگی تلوار ہاتھ میں تھی، تلوار لہراتے ہوئے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب پہنچا اور غرور و تکبر سے بھر کر بولا: مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! بتایئے! اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ اللہ پاک کے آخری نبی،

www.dawateislami.net

رسولِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہایت اِطمینان سے فرمایا: اللہ...!!(یعنی مجھے اللہ پاک بچائے گا)۔

بَس پھر کیا تھا، شانِ نبوت کی ہیبت سے اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی، اب تلوار محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ مبارک میں تھی، غَوْرَث اس کی زَد میں تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اب تُو بتا! تجھے مجھ سے کون بچائے گا۔ غَوْرَث گڑگڑا کر بولا: اب آپ ہی کرم فرمایئے...! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمال حلم کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اسے معاف کر دیا۔ (الشفاء، 1/247)

کیا بات ہے...! غیر مُسلِم بھی آپ کے حِلْم پر کیسا بھروسا رکھتے تھے۔ کیا خُوب کہا ہے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے:

کر کے تمہارے گُناہ، مانگیں تمہاری پناہ　　تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروڑوں درود!

ایک مقام پر فرمایا:

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف　　تیرے دامن میں چھپے، چور انوکھا تیرا

پیاری اسلامی بہنو! کیسا نِرالا حِلْم ہے...!! لوگ تکلیف پہنچاتے ہیں، محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حِلْم کا اظہار کرتے ہیں، لوگ گُناہ کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر ناراض نہیں ہوتے، اپنے دامنِ شفاعت میں لے کر گُناہ بخشواتے بھی ہیں اور اللہ پاک سے جنّت بھی دِلوا دیتے ہیں۔

جاؤ! تم سب آزاد ہو...!

بیان کیا گیا ہے: جس دن مکہ فتح ہوا، تب رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ والوں سے پوچھا: اے قُریش! تمہارا کیا خیال ہے، میں تم سے کیسا سُلُوک کرنے والا ہوں؟ اُنہوں نے عرض کی: نَظُنُّ خَیْرًا، یعنی ہم آپ سے خیر ہی کی تَوَقُّع رکھتے ہیں، نَبِیٌّ کَرِیْمٌ وَّاَخٌ کَرِیْمٌ وَّ ابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ وَ قَدْ قُدِرْتَ، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کریم نبی ہیں، کَرِیْمُ النَّفْس بھائی ہیں اور ہمارے کریم و مہربان بھائی کے فرزند ہیں اور اللہ پاک نے آپ کو ہم پر قُدرت عطا فرمائی ہے، تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آج میں تمہیں وہی بات کہتا ہوں،

www.dawateislami.net

جو میرے بھائی یُوسف نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہی تھی، پھر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے

(پ13، یوسف:92)

اور فرمایا: جاؤ تم سب آزاد ہو۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 5/242)

کب تک برداشت کرتی رہیں...؟

پیاری اسلامی بہنو! آج کل ہمارے ہاں جب حِلْم کی بات کی جاتی ہے، مُعاف کر دینے کی بات کی جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں: مجھے ہی صَبر کا مشورہ دیتے ہو، مجھے ہی مُعاف کرنے کا کہتے ہو، سامنے والے کو بھی تو دیکھو...!! اُس نے میرے ساتھ یہ کیا، میرے ساتھ وہ کیا، مجھے اتنی تکلیفیں پہنچائیں...!! آخر بندہ صبر کرے بھی تو کب تک کرے، کہاں تک کرے؟ بندہ برداشت کرے بھی تو کتنی کرے؟

جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں، ان سے سُوال ہے: ❁ کیا آپ کو کسی نے کنویں میں ڈالا ہے؟ ❁ کیا آپ کو غُلام بنا کر بازار میں فروخت کیا گیا ہے؟ ❁ کیا کسی کی وجہ سے آپ کو جیل میں سالہا سال بے گُناہ رہنا پڑا ہے؟ ❁ کیا کسی کی وجہ سے آپ کو اپنے والدین سے 30 سال تک جُدا رہنا پڑا ہے؟ اللہ پاک کے نبی حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ یہ سب کچھ ہوا ❁ آپ کو کنویں میں بھی ڈالا گیا ❁ آپ آقا تھے مگر آپ کو غُلام کے طَور پر فروخت بھی کیا گیا ❁ آپ بے گُناہ ہوتے ہوئے جیل میں بھی رہے ❁ والِدِ محترم کے ساتھ شدید محبّت کے باوُجُود 30 سال ان سے جُدا بھی رہے، اس سب کے باوُجُود آخر میں آپ کی زبان مبارَک پر جانتی ہیں کیا جملے تھے؟ آپ کے بھائی جب شرمندگی کے ساتھ آپ کے سامنے حاضِر تھے، وہ ڈر رہے تھے کہ ناجانے آج

www.dawateislami.net

ہمارے ساتھ کیا سلوک ہو گا! حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام نے بڑے اطمینان سے فرمایا:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ ترجمۂ کنزُالعِرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔

(پ13، یوسف:92)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے حِلْم ...! یہ ہے برداشت...!! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی حِلْم اپنائیں، برداشت اپنائیں، غُصّے میں بپھرنا نہیں بلکہ مُعاف کر کے ثواب کمانا سیکھیں۔

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے — میرے اخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے — یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُردباری کا انعام

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتا ہوں لیکن وہ مجھ سے بُرا سلوک کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں لیکن وہ مجھ سے جاہلانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر معاملہ اسی طرح ہے جیسے تُو کہہ رہا ہے تو تیرے ساتھ اللہ پاک کی طرف سے ایک مددگار رہے گا جب تک تو اس حال پر رہے گا۔ (مسلم، ص1062، حدیث:6525)

پتا چلا؛ انسان جب تک صبر و تحمل، بردباری اور برداشت کا مظاہرہ کرتا رہتا ہے، اس وقت تک اللہ پاک کی طرف سے ایک مددگار فرشتہ اس کی مدد کرتا رہتا ہے، لہٰذا اَب جو کہتی ہیں کہ ہم کب تک برداشت کریں؟ انہیں چاہئے! اس وقت تک برداشت کرتی رہیں، جب تک اللہ پاک کی مدد اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہیں۔ الحمد للہ! ہمیں تو ہر ہر لمحے ہی اللہ پاک کی مدد کی ضرورت ہے، مرتے دم تک بلکہ مرنے کے بعد بھی ضرورت ہے، لہٰذا چاہئے کہ آخری دَم تک

www.dawateislami.net

بس برداشت کرتی ہی رہیں۔

سب اَبُو ضَمْضَم کی طرح بن جائیں...!

پیاری اسلامی بہنو! بیان کے آخر میں پیارے مَحْبُوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خوبصورت نصیحت سنیئے! یہ نصیحت میرے لئے بھی ہے، آپ کے لئے بھی ہے، سب کے لئے ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اَبُو ضَمْضَم کی طرح نہیں ہو سکتے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: اَبُو ضَمْضَم کون ہے؟ فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، جب صبح ہوتی تو وہ یوں کہتا: اے اللہ پاک! میں نے آج کے دن اپنی عزّت اس شخص پر صدقہ کی (یعنی اسے معاف کیا) جو مجھ پر ظلم کرے۔ (شعب الایمان للبیہقی، 6/ 261، حدیث: 8082)

کتنی پیاری نصیحت ہے۔ ہم بھی اپنا یہ معمول بنالیں ❁ روزانہ اپنی عزّت، اپنا وقار، اپنے اُونچے قد کا رُعب، اپنے عہدے اور منصب کی دھاک وغیرہ وغیرہ وہ ساری چیزیں جو ہمیں بے صبری اور غصّے پر اُبھارتی ہیں، وہ سب چیزیں قربان کریں ❁ روزانہ یہ نیّت کریں کہ یا اللہ پاک! آج جو جو مجھے ستائے گی، میں نے اسے پیشگی معاف کیا ❁ آج جو جو مجھ پر انگلی اُٹھائے گی، میں نے اسے معاف کیا ❁ جو بھی آج مجھے طعنہ دے گی، میں نے اسے معاف کیا ❁ جو بھی آج مجھے تکلیف پہنچائے گی ❁ مجھے گھورے گی ❁ مجھ پر طنزیہ جملے کَسے گی، اے اللہ پاک! تیری رضا کے لئے میں نے سب کو پیشگی ہی معاف کر دیا۔ اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ کاش! ہمیں صبر، حِلْم اور برداشت کی نعمت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن

امام غزالی کا مختصر تعارف

پیاری اسلامی بہنو! ماہ جمادی الاُخریٰ جاری ہے اس ماہ کی 14 تاریخ کو امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا عرس منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کا ذِکر خیر سنتی ہیں:

www.dawateislami.net

امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ پانچویں صدی کی مشہور اور بلند رُتبہ شخصیت ہیں، آپ کی ولادت 450 ہجری کو طابَرَان، ضلع طُوس، صوبہ خُراسان میں ہوئی۔[1] آپ کا، آپ کے والد کا، آپ کے دادا کا نام محمد اور پَر دادا کا نام احمد تھا۔ آپ کے بیٹے ہیں: امام حامِد غزالی، یہ بھی ماہِر عالِمِ دین تھے، انہی کی نسبت سے آپ نے اپنی کنیت ابو حامِد رکھی۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بہت زبردست عالِمِ دین تھے، عِلْمِ فقہ، عِلْمِ کلام، فلسفہ اور تصوف میں کامل مہارت رکھتے تھے، آپ کی علمی شان وشوکت اور وجاہت کو دیکھ کر اس وقت کے وزیرِ اعظم نِظَامُ الْمُلک نے آپ کو زَیْنُ الدِّیْن (یعنی دین کی زینت) اور شَرَفُ الْمِلَّۃ (یعنی اُمَّت کی عزت) کا لقب دیا۔ آپ کا ایک لقب اِمَامُ الْبَحْر (یعنی علم وفن کا امام)، آپ کے استاد امام الحرمین، امام جُوَیْنی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے: اَلْغَزَالِی بَحْرٌ مُغْدَقٌ یعنی غزالی عِلْم کا ٹھاٹھے مارتا سمندر ہے۔[2] اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو "حکیم الاُمّت" کے لقب سے یاد کیا ہے۔[3] امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اسلام پر اعتراض کرنے والے بدمذہبوں اور غیر مسلموں کو اپنے مضبوط دلائل سے خاموش کر دیا کرتے تھے، اس لئے آپ کو "حُجَّۃُ الْاِسْلَام (یعنی اسلام کی دلیل)" بھی کہتے ہیں۔ آپ کو بہت اَحادِیث یاد تھیں مگر عِلْمِ حدیث باقاعِدہ کسی استاد سے پڑھا نہیں تھا، آخری عُمر میں اس کا شوق ہوا، اگرچہ اس وقت آپ کی علمیت کے ڈنکے دُنیا میں بج رہے تھے، بڑے بڑے عُلَما آپ سے فیض لے رہے تھے لیکن ابھی عِلْم سیکھنے کا شوق کم نہ ہوا تھا، چنانچہ آپ نے باقاعِدہ استاد سے عِلْمِ حدیث سیکھنا شروع کیا اور سیکھتے سیکھتے ہی دُنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ 55 سال دُنیا میں تشریف فرما رہے۔ آپ نے 14 جُمادَی الاُخریٰ، 505 ہجری کو انتقال فرمایا،[4] وقتِ وفات

1...اتحاف السادہ، 1/9
2...طبقات شافعیہ کبری، 5/171
3...فتاویٰ رضویہ، 4/528
4...سیر اعلام النبلاء، 14، /332

www.dawateislami.net

حدیث پاک کی مشہور کتاب **بخاری شریف** آپ کے سینے پر تھی۔[1] علامہ اِبنِ جَوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ صبح بیدار ہوئے، وُضو کیا، نمازِ فجر ادا کی، پھر کفن منگوایا، آنکھوں پر لگا کر کہا: میرے رَبّ کا حکم سَر آنکھوں پر، اتنا کہا اور چہرہ قبلے کی طرف کر کے پاؤں پھیلا دیئے۔ لوگوں نے دیکھا تو رُوح مُبارَک پرواز کر چکی تھی۔ آپ کا مزار مُبارَک ضلع طُوس، خراسان کے "مقابرِ غزالی" نامی قبرستان میں ہے۔ (اَلثبات عِندالممات، ص178)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بزرگانِ دین اور اپنے مرحومین کے لئے نذر و نیاز کیجئے

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے خاندان کے کئی ایسے افراد ہوں گے جو انتقال کر گئے ہوں گے، ہمیں انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اور ان کے لیے ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔ زیادہ نہ سہی تو گھر میں پکنے والے کھانے پر ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب بالخصوص اپنے مرحومین اور اولیائے کرام سمیت پوری امت کو بھیجنا چاہیے۔ لہٰذا یہ ذہن بنائیں کہ ممکن ہو تو روزانہ ورنہ کچھ دن بعد ضرور بالضرور یہ عمل کیا کریں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے لباس پہننے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔[2] حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ

1... المنتظم، 17/127 2... معجم اوسط، 2/59، حدیث:2504

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[1] ☆جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[2] ☆جو باوُجودِ قدرت زیب و زینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[3] ☆لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قَبول نہیں ہوتی۔ ☆لباس پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں، ☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے، مرد مردانہ اور عورت زَنانہ لباس ہی پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا خیال رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1...مرآۃ المناجیح، 1/268
2...شعب الایمان، 5/181، حدیث: 6285
3...ابوداؤد، 4/326، حدیث: 4778

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر تھا، ایک شخص آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام عرض کیا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ اس شخص کو دیکھ کر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مُبارک کِھل اُٹھا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے پہلو میں (اپنے ساتھ) بٹھایا۔ کچھ دیر کے بعد اس شخص نے اجازت لی اور اُٹھ کر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد غیب جاننے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابو بکر! یہ وہ شخص ہے جس کی ایک ایسی نیکی روزانہ آسمان کی طرف بلند کی جاتی ہے جو تمام زمین والوں کی نیکیوں کی مثل ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: یہ شخص روزانہ مجھ پر ایسا دُرُود پڑھتا ہے جو تمام مخلوق کے برابر ہو جاتا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کون سا دُرُودِ پاک ہے؟ فرمایا: یہ شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِنْ خَلْقِكَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ

یعنی اے اللہ پاک! آخری نبی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مخلوق کے درودوں کے برابر درود بھیج۔ ان پر ایسا دُرُود بھیج جیسا ہمیں بھیجنا چاہئے اور آخری نبی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایسا دُرُود بھیج جیسا تُو نے ہمیں بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیر در منثور، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ:56، 6/648)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

قبر میں سبز باغ

ایک نیک بزرگ فرماتے ہیں: میرا ایک پڑوسی تھا، وہ بہت گنہگار تھا، یہاں تک کہ میں نے اس کی گُناہوں کی عادَت سے تنگ آکر اپنا مکان بدل لیا اور اس سے دُور ہو گیا۔ (کچھ عرصے کے بعد مجھے خبر ملی کہ میرا وہ پڑوسی وفات پا گیا ہے) اس کے انتقال کے بعد ایک شخص میرے پاس آیا، وہ بہت لمبے قد کا تھا، اس کی لمبائی دیکھ کر مجھے ڈر محسوس ہوا۔ اس نے مجھے کہا: میرے ساتھ چلئے! میں اس کے ساتھ چل پڑا، وہ شخص مجھے میرے اسی پڑوسی کی قبر پر لے گیا اور قبر کھول دی۔ جیسے ہی قبر کھلی تو میں نے دیکھا: قبر کے اندر ایک سبز باغ ہے، اس میں ایک خوبصُورت تخت رکھا ہے اور میرا وہ گنہگار پڑوسی اس تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے حیرانی سے پوچھا: تجھے یہ مرتبہ کیسے مل گیا...؟ وہ بولا: میں ہر نَماز کے بعد یُوں دُعا کیا کرتا تھا: اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَارْحَمْنِیْ بِحُبِّھِمْ یعنی اے اللہ پاک! ابو بکر، عمر، عثمان اور علی سے راضی ہو اور ان کی محبَّت کے صدقے مجھ پر رحم فرما۔

بس اسی دُعا کی بَرَکت سے اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور ایسے انعامات سے نواز۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! یقیناً سچ ہے: اللہ پاک کی رحمت اَعْمال کی کثرت کو نہیں دیکھتی، رحمت کو تو بس ایک بہانہ چاہئے، بعض دفعہ ایک چھوٹا سا عَمَل بھی بڑے سے بڑے گنہگار کی بخشش کا سبب بن جاتا ہے اور اس خوش نصیب شخص کی تو کیا بات ہے، یہ اگرچہ گنہگار تھا مگر چار یارانِ نبی (حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم) سے محبَّت کرتا تھا، ہر نَماز کے بعد ان کے حق میں دُعا کیا کرتا تھا، اس کا یہی عمل بارگاہِ اِلٰہی میں قبول ہوا اور اس کی بخشش کا ذریعہ بن گیا۔

1... حکایات و قصص من حیاۃ السابقین، صفحہ: 199 ملخصًا

www.dawateislami.net

پیاری اسلامی بہنو! مختصر سی دُعا ہے، ہم بھی یہ دُعا یاد کر لیں، عربی میں نہ ہو سکے تو اپنی مادری زبان ہی میں ہر نَماز کے بعد ہم بھی یہ دُعا کر لیا کریں: اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیٍّ وَارْحَمْنِیْ بِحُبِّھِمْ کیا خبر! ہم پر بھی رحم ہو جائے اور اسی دُعا کی بَرَکت سے ہی ہماری بخشش و مغفرت ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! جُمادَی الْاُخْریٰ (یعنی ابھی جو اسلامی مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس) کی 22 تاریخ کو **یومِ صِدّیقِ اکبر** منایا جاتا ہے، اسی مُناسبت سے آج ہم مسلمانوں کے پہلے خلیفہ سیدنا حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے فضائل اور چند اعلیٰ اَوْصاف سننے کی سَعادت حاصِل کریں گی۔ اللہ پاک ہم سب کو تمام صحابہ و اَہْلِ بیت بالخصوص حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے سچّی پکّی مُحبَّت کرنے، آپ کے نقشِ سیرت سے روشنی لے کر اپنے اَخلاق و کردار سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف

❁ حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت بلند رُتبہ صحابی ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عَبْدُ اللہ۔ کنیت: اَبُوبَکْر اور صِدّیق و عَتِیق آپ کے مشہور لقب ہیں ❁ آپ بالغ مَردوں میں پہلے مسلمان ❁ پہلے صحابیِ رسول ❁ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوَّلِین دوست ❁ پہلے خطیبِ اسلام ❁ پہلے مُبَلِّغِ اسلام (یعنی دِین کی تبلیغ فرمانے والے) ❁ پہلے مُعِیْنُ الدِّیْن (یعنی دِین کے لئے مالی و جانی مدد کرنے والے) ❁ پہلے بانیٔ مسجد (یعنی اسلام میں سب سے پہلے مسجد بیت بنانے والے) ❁ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیرِ خاص ❁ فرشتوں کی گفتگو سننے والے ❁ امامُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری زندگی ہی میں نمازوں کی اِمامت فرمانے والے ❁ اللہ پاک، جبریلِ امین اور محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صِدّیق لقب پانے والے ❁ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ اور جانشینِ

www.dawateislami.net

مصطفےٰ ہیں ❁ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ وہ بلند رُتبہ صحابی ہیں کہ قرآنِ کریم کی کم و بیش 32 آیات اور سینکڑوں حدیثوں میں آپ کی شان و عظمت بیان ہوئی ❁ پیارے اور آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بِلا فَصْل فَصْل (یعنی پہلے) خلیفہ مُقَرَّر ہوئے ❁ 2 سال، 7 ماہ مَسْنَدِ خلافت پر رونق افروز رہے۔[1] ❁ آپ نے 22 جُمَادَی الْاُخْریٰ، 13 ہجری کو وفات پائی۔[2] ❁ آپ سبز سبز گنبد میں اپنے یارِ غار، رسولوں کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو مُبارَک میں آرام فرما ہیں۔

جو یارِ غارِ محبوبِ خُدا صِدّیقِ اکبر ہیں — وُہی یارِ مزارِ مصطفےٰ صِدّیقِ اکبر ہیں
سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مقرَّب ذات ہے انکی — رفیقِ سرورِ اَرض و سما صِدّیقِ اکبر ہیں

وضاحت: حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ، غارِ ثور میں بھی نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور اب مزار شریف میں بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ سارے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے بڑھ کر شان والے صحابی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنے والے صحابی حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں۔

شانِ صِدّیقی میں احادیثِ کریمہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فرشتے ابو بکر صِدّیق کو روزِ قیامت لائیں گے اور اَنْبیاء و صِدّیقین کے ساتھ جنت میں جگہ دیں گے۔ (زہر الفردوس، 3/556، حدیث:1210)

صِدّیقِ اکبر کا جنّت میں پُرتپاک استقبال

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا شخص داخِل ہو گا کہ تمام جنت والے اسے پکار پکار کر کہیں گے: مرحبا! مرحبا! یہاں تشریف لائیے، یہاں تشریف لائیے۔ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بڑے تعجب

1 ... مستدرک للحاکم، 4/8، حدیث:4474
2 ... البدء والتاریخ للمطہر، 5/79

www.dawateislami.net

سے پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ سکیں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابو بکر! وہ جنتی شخص تم ہی ہو۔ (ابنِ حبان، 9/7، حدیث:6828)

روزِ محشر شفاعتِ صِدّیقِ اکبر

حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر تھے، آپ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئے گا جو میرے بعد ساری امت سے افضل ہے، وہ روزِ قیامت انبیائے کرام علیہم السّلام کی طرح شفاعت کرے گا۔ حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آگئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے اُن کی پیشانی کو چوما اور انہیں گلے لگالیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غار میں جنّت کی نہر نکل آئی

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آقا، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خصوصیت ہے کہ آپ یارِ غارِ مصطفےٰ ہیں۔ مکہ سے مدینہ ہجرت کے دوران نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 دِن غارِ ثور میں قیام فرمایا، ان 3 دِنوں میں صِرْف ایک ہی ہستی حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آپ کے ساتھ تھے۔ عُلَما فرماتے ہیں: حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یہ جو خِدْمت کا موقع مِلا، یہ ایسی سَعادت ہے جو کسی نبی عَلَیْہِ السَّلام کے کسی ساتھی کو نصیب نہیں ہوئی۔[2]

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صِدّیقِ اَکبر ہیں وُہی یارِ مزارِ مصطفےٰ صِدّیقِ اکبر ہیں

غارِ ثور میں قیام کے دوران بعض انوکھے واقعات بھی پیش آئے۔ حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ اس قیام کے دوران ایک وقت حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو

1 ... ابنِ عساکر، 30/155
2 ... تفسیر قرطبی، پ10، التوبۃ، تحت الآیۃ:40، جزء8، 4/61

www.dawateislami.net

سخت پیاس لگی، آپ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: غار کے اندر تک جاؤ! (وہاں پانی موجود ہو گا)، جاؤ! پی آؤ! حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُٹھے اور غار کے اندر کی طرف چلے گئے۔ وہاں آپ کو پانی مِلا، جو شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید اور مُشک سے زیادہ خوشبو دار تھا۔ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پانی پیا اور واپس آ گئے۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابو بکر! میں تمہیں ایک خوشی کی بات بتاؤں؟ عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں، کیوں نہیں (ضَرور ارشاد فرمایئے)! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے جنّت کی نہروں پر مقرّر فرشتے کو فرمایا کہ وہ جنّت الفردوس کی ایک نہر غار کے اندر نکال دے تاکہ ابو بکر پانی پی سکے۔ یہ خوشخبری سُن کر حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حیرت سے عرض کیا: کیا اللہ پاک کے ہاں میری اتنی قدر ہے؟ فرمایا: ہاں! بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ (اے ابو بکر!) اس ذات کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنا کر بھیجا! تم سے بُغض و حسد رکھنے والا چاہے 70 نبیوں کی نیکیوں کے برابر نیکیاں لے آئے، ہر گز جنّت میں نہیں جائے گا۔ (ابنِ عساکر، 30/150)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی...! الحمد للہ! میرے آقا حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ پاک کے بھی پیارے ہیں، اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی پیارے ہیں، رَبِّ قدیر کی بارگاہ میں آپ کا یہ مقام ہے کہ آپ کو پیاس لگے تو جنّتی نہروں کا رُخ دُنیا کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔

اس ایمان افروز روایت سے ہمیں ایک سبق بھی سیکھنے کو ملتا ہے، میرے اور آپ کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا؟ اے ابو بکر! تم سے بغض رکھنے والا اگرچہ 70 نبیوں کی نیکیوں کے برابر نیکیاں لے آئے، تب بھی جنّت میں نہیں جا سکے گا۔

اللہُ اکبر! کیسی عبرت کی بات ہے...! صِرف ایک نبی عَلَیْہِ السَّلام کی نیکیوں کے برابر بھی نیکیاں کسی کی نہیں ہو سکتیں تو 70 نبیوں کی نیکیوں کے برابر نیکیاں کیسے ہو سکتی ہیں، نبی کے برابر

www.dawateislami.net

نیک اَعْمال کون کر سکے گا، ہم جیسی گنہگار تو دُور کی بات بڑے بڑے اَوْلیاءُ اللہ کی نیکیاں بھی نبیوں کی نیکیوں کے برابر نہیں ہو سکتیں...!! مگر عبرت کی بات دیکھئے! بِالفرض اگر کوئی اتنی نیکیاں کر بھی لے لیکن اُس کے دِل میں حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بُغض موجود ہو تو صِرْف یہ ایک بُرائی اتنی بڑی ہے کہ ان ساری نیکیوں پر بھاری ہو جائے گی اور بندہ جنّت سے محروم رہ جائے گا۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیظ!

امام اِبْنِ ابی الدُّنیا رحمۃُ اللہ عَلَیْہ امام بخاری رحمۃُ اللہ عَلَیْہ سے بھی پہلے کے بزرگ ہیں، عِلْمِ حدیث میں آپ کا بڑا نام ہے۔ آپ لکھتے ہیں: مدائن میں ایک شخص کا انتقال ہوا، گھر والوں نے مَیّت پر کپڑا ڈال دیا (اور غسل و کفن وغیرہ کی تیاریاں کرنے لگے)، جو گھر والے میّت کے پاس ہی بیٹھے تھے، ان کا کہنا ہے کہ ہم نے دیکھا: اچانک کپڑے کو حرکت ہوئی اور میّت کے مُنہ سے کپڑا ہٹ گیا، پھر وہی شخص جس کا انتقال ہو چکا تھا، وہ بول کر کہنے لگا: مدائن کی مسجد میں کچھ لوگ ہیں، جو حضرت ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو بُرا بھلا کہتے ہیں، وہ فرشتے جو میری رُوح قبض کرنے آئے ہیں، وہ اُن لوگوں پر لعنت کر رہے ہیں۔ پھر اس نے دو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ! پڑھا اور دوبارہ موت کی نیند سو گیا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 6/276)

پیاری اسلامی بہنو! لعنت کا مطلب ہے: اللہ پاک کی رحمت سے دُوری و محرومی...!! یہاں غور فرمایئے! جس شخص پر فرشتے لعنت بھیج رہے ہوں، اس شخص کی کیا حیثیت ہو گی؟ کیا حالت ہو گی؟ کس طرح اس کی مشکلات آسان ہوں گی؟ کیسے وہ کامیابیوں کی طرف بڑھ پائے گا؟ پھر بڑی بات یہ کہ جس پر فرشتوں کی لعنت برستی ہو، اگر وہ بغیر توبہ کئے دُنیا سے چلا جائے تو قبر میں، حشر میں، پُلِ صِراط پر اس کا کیا بنے گا...!

ہائے! آگ...! ہائے! آگ...!

روایت ہے: اَبُو خَصِیب نامی ایک شخص تھا، جو کفن بانٹا کرتا تھا، جب بھی اسے خبر مِل جاتی

www.dawateislami.net

کہ فُلاں جگہ مَیّت ہے اور اس کے گھر والے کفن خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو یہ شخص کفن کا اہتمام کر دیا کرتا تھا۔ ایک روز اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: فُلاں جگہ میّت ہو گئی ہے، اَبُو خَصِیب نے فوراً اپنے ایک شخص کو ساتھ لیا اور میّت والے گھر پہنچ گیا۔

اَبُو خُصِیب کہتے ہیں: میں نے دیکھا: وہاں لوگ جمع ہیں، درمیان میں میّت پڑی ہے، جس کے پیٹ پر اینٹ رکھی ہوئی ہے، لوگوں نے مرنے والے کی بہت تعریفیں کیں اور اس کے نیک اعمال کے متعلق بتایا، میں نے ان سے کہا: تم اس کو غسل کیوں نہیں دیتے۔ بولے: ہمارے پاس کفن نہیں ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے فوراً اپنے ساتھی کو کفن لینے بھیجا (ایک شخص کو قبر کی تیاری کے لئے لگا دیا، اَہْلِ خانہ غسل کے لئے پانی گرم کرنے لگے) اور میں میّت کے پاس بیٹھ گیا، ہم ابھی بیٹھے ہی تھے کہ اچانک مُردہ حرکت کرنے لگا، اس کے پیٹ پر رکھی ہوئی اینٹ بھی گر گئی اور وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اب وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا: ہائے! آگ...!! ہائے! آگ...!! میں نے کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھو! مردہ بولا: آہ! مجھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا...!! اللہ پاک کوفہ کے رہنے والے اُس بڈھے پر لعنت فرمائے، اس نے مجھے بھٹکا دیا، اسی کے کہنے پر میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا۔

ایک روایت میں ہے: وہ مردہ بولا: مجھے آگ کی طرف لے جایا گیا، مجھے میرا ٹھکانا دکھایا گیا، پھر کہا گیا: واپس جاؤ! لوگوں کو اپنا ٹھکانا (یعنی ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کو بُرا بھلا کہنے کا انجام) بتاؤ! پھر تمہیں واپس اسی آگ میں آنا ہے۔ یہ کہہ کر وہ بے جان ہو کر گرا اور دوبارہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 6/277، 278 ماخوذا)

اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیظ...! **پیاری اسلامی بہنو!** یہ کوئی قصّہ کہانی نہیں ہے، امام ابن ابی الدنیا رحمۃُ اللہ عَلَیْہ بہت بڑے مُحَدِّث ہیں، آپ نے باقاعِدہ سَنَد کے ساتھ یہ واقعہ لکھا ہے۔ اس میں غور فرمائیے! کتنی عبرت کی بات ہے! بے شک میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سچّا ہے کہ

www.dawateislami.net

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بُغض رکھنے والا 70 نبیوں کی نیکیوں کے برابر بھی نیکیاں لے آئے، تب بھی جنّت میں داخِل نہیں ہو گا۔

اللہ پاک ہم سب کو بُغضِ صحابہ واہلِ بیت سے محفوظ فرمائے۔ ہم الحمدللہ! عاشقانِ صحابہ و واہلِ بیت ہیں، تمام صحابہ اور سارے اہلِ بیت ہمارے سروں کے تاج، ہمارے دِل کا قرار ہیں، اللہ پاک اس ایمانی مَحبّت کو ہمیشگی عطا فرمائے، کاش! اسی مَحبّت کے ساتھ جینا، اسی میں مرنا، اسی مَحبّت کے ساتھ قبر میں اُترنا اور قیامت کے روز اُٹھنا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن

صِدّیقِ اکبر کی اپنے غُلاموں پر شفقت

صحابیٔ رسول، حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں، معراج کی رات جب ہمارے آقا و مولیٰ، معراج کے دولہا آسمانوں کی سیر فرمانے اور اللہ پاک کا دیدار کرنے کے لئے تشریف لے گئے، اس رات حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے وزیرِ مصطفےٰ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان بیان کرتے ہوئے کہا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روزِ قیامت حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو کہا جائے گا: اے ابو بکر! (آپ بِلا حِساب ہی) جنّت میں داخِل ہو جایئے! اس پر حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہیں گے: جب تک مجھ سے مَحبّت رکھنے والے جنّت میں نہیں چلے جاتے، اس وقت تک میں جنّت میں نہیں جاؤں گا۔ (تاریخ بغداد، 2/117، رقم:512)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے، ہمارے آقا، اُمّت کے پیشوا حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی...! کاش! ہمیں آپ کی سچّی پکّی مَحبّت نصیب ہو جائے، کاش! اس ایمانی مَحبّت پر استقامت ملے، اگر روزِ قیامت مَحبّتِ صِدّیق لے کر حاضِر ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! شفاعتِ صِدّیقِ اکبر سے جنّت میں داخِلہ نصیب ہو ہی جائے گا۔

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ جیسے ہو جاؤ!

پیاری اسلامی بہنو! مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے فضائل میں

www.dawateislami.net

سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو آپ کی پیروی کرنے، آپ کے نقشِ سیرت پر چلنے اور آپ کی سیرت کو اپنے لئے نمونۂ زندگی بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔

پارہ:3، سورۂ آلِ عمران، آیت:79 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ (پ3، آلِ عمرٰن:79) ترجمہ کنزُالعِرفان: اللہ والے ہو جاؤ۔

حضرت ابو عبّاس عطار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں سُوال ہوا: اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے ہمیں کس جیسا ہونے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: اس آیت میں حکم دیا جارہا ہے کہ تم صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جیسے بن جاؤ! (کیونکہ جیسے رَبّانی یعنی اللہ والے حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے بعد ایسا اللہ والا اور کوئی نہیں ہے)۔ (اللمع، ص168)

قرآنِ کریم میں ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ (پ21، لقمٰن:15) ترجمہ کنزُ العِرفان: اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ یعنی اللہ پاک کی طرف رجوع لانے والے سے مراد حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔[1]

اللہ پاک ہمیں یارِ غارِ رسول حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نقشِ سیرت پر چلنے، آپ کے پاکیزہ کردار، نورانی اَخلاق اور نرالی عادات کا فیضان نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

پیاری اسلامی بہنو! حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اَخلاق و کردار سے روشنی لینے اور آپ کے نقشِ سیرت پر چلنے کے لئے آیئے! آپ کے چند اعلیٰ اَوصاف سنتی ہیں:

صِدّیقِ اکبر اور 3 آیتیں

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے قرآنِ کریم کی

1 ... تفسیر بغوی، پ21، لقمٰن، تحت الآیۃ:15، 3/423

www.dawateislami.net

3 آیات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا: **پہلی آیت:**

وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَۚ وَ اِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ (پ 11، یونس:107)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی تکلیف کو دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی رد کرنے والا نہیں۔

حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اس آیت سے مجھے پتہ چل گیا کہ اگر اللہ پاک میرا بھلا کرنا چاہے تو اس کے سوا اس بھلائی کو کوئی نہیں روک سکے گا، لیکن اگر اس کے حکم میں میرے لیے تکلیف لکھی ہے تو اسے بھی اس کے سوا کوئی نہیں ٹال سکے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ (پ2، البقرۃ:152)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب میں نے یہ آیت پڑھ لی تو میں نے اللہ پاک کے سوا ہر چیز کی یاد کو ترک کر دیا اور اسی کا ذکر کرنے لگا۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ12، ھود:6)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب سے میں نے یہ آیت پڑھ لی ہے تو خدا کی قسم! میں نے روزی کی فکر کرنا چھوڑ دی۔ (اللمع، ص172)

پیاری اسلامی بہنو! حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے یہ 3 اَعْلٰی اَوْصاف ہیں، (1): تَبَتُّل: یعنی ہر ایک سے کٹ کر اللہ پاک کا ہو جانا، دِل میں صِرْف اسی کی یاد رکھنا (2): تَفْوِیض: یعنی اپنے سب معاملات اللہ پاک کے سپرد کر دینا اور یہ یقین کر لینا کہ جو اللہ پاک چاہے گا، وہی ہو گا (3): اور تَوَکُّل یعنی اللہ پاک پر کامل بھروسہ رکھنا۔

www.dawateislami.net

یہ تینوں بہت ہی اَہَم اَوْصاف ہیں۔ جو انسان یہ 3 اَوْصاف اپنالے، اسے سکون بھی ملتا ہے، کامیابی بھی ملتی ہے، ترقی بھی ملتی ہے، اللہ پاک کی خصوصی مدد و نُصرت بھی ملتی ہے، انسان پریشانیوں سے بھی بچ جاتا ہے اور اللہ پاک چاہے تو ان 3 اَوْصاف کی بَرَکت سے آخرت بھی سنور جاتی ہے۔

تَبَتُّلْ کی وضاحت

پہلا وَصْف ہے: تَبَتُّلْ؛ یعنی سب سے کٹ کر رَبّ کا ہو جانا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ (پ29، المزمل:8)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو۔

کامیابی، ترقی اور بلند درجات پانے کا یہ اَہَم ترین اُصول ہے، ڈاکٹر اقبال کے شعر کا ایک مصرعہ ہے:

مومن ہے تو کرتا ہے فقیری میں بھی شاہی

ایسے لوگ دُنیا میں ہوتے ہیں، جو بظاہِر دِکھنے میں تو اَہَم نہیں لگتے مگر دِلوں پر ان کا راج ہوتا ہے، یہ دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیں تو زمانے کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔ ان کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ لاکھوں دِلوں کی دھڑکن بنتا ہے، ہزاروں کی قسمت سنوار دیتا ہے۔ یہ وہ ہوتے ہیں جو فقیری میں بادشاہی کیا کرتے ہیں۔ ایسا باکمال بننے کے لئے پہلا سبق ہی یہی ہے: سب سے کٹ کر رَبّ کے ہو جاؤ! صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: مَنْ لَهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ یعنی جو اپنے مولیٰ کا ہو گیا، اس کا سب کچھ ہو جاتا ہے۔ (سبع سنابل، ص92)

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ سب سے کٹ کر (یعنی دِل سے دُنیا کی، مال و دولت کی مَحبّت نکال کر) صِرْف و صِرْف اپنے رَبّ کی ہو جائیں، اس کی برکت سے دُنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔

تَفْوِیْض کی وضاحت

حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا دوسرا پیارا وَصْف ہے: تَفْوِیْض یعنی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یہ پختہ ذِہن بنالیا تھا کہ مجھے جو بُرائی یا بھلائی پہنچتی ہے، وہ اللہ پاک ہی کی طرف سے ہے، اسی کے

www.dawateislami.net

حکم سے ہے، لہٰذا آپ اپنے سب معاملات اللہ پاک ہی کے سپرد کرتے، اسی سے اُمّید رکھتے، اسی کی جانِب لَو لگاتے اور اس کی رضا میں راضی رہتے تھے۔ یہ بھی بہت اَہم وَصْف ہے، اگر ہم زندگی میں سکون چاہتی ہیں تو ہمیں بھی یہ وَصْف اپنالینا چاہئے۔

اللہ پاک غلبے والا ہے

یاد رکھئے! اس دُنیا میں اللہ پاک کی قُدْرت نافِذ ہے، اس کی مرضی کے بغیر ایک پتّا بھی نہیں ہلتا، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖؕ (پ7، الانعام:18)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور وہی اپنے بندوں پر غالِب ہے۔

حضرت بِشر حافی رحمۃُ اللہ عَلَیْہ وَلِیُّ اللہ ہیں۔ ایک مرتبہ آپ بیمار ہو گئے، ایک شخص عِیَادت کے لئے حاضِر ہوا، سلام دُعا کے بعد اس نے پوچھا: عالی جاہ! کیسی طبیعت ہے۔

اب اَوْلیائے کرام کی تو یہ شان ہوتی ہے کہ ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ہی ادا کرتے ہیں، کبھی شکوہ شکایت نہیں کرتے مگر یہاں معاملہ قدرے مختلف ہو گیا۔ اس شخص نے حال پوچھا، بِشر حافی رحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنی بیماری کی تفصیل بتانا شروع کر دی (مثلاً پہلے مجھے زکام ہوا تھا، پھر سر درد شروع ہو گیا، پھر بخار بھی ہو گیا، پہلے میں نے فلاں حکیم سے دوائی لی، پھر فلاں سے لی، فُلاں فُلاں علاج کیا وغیرہ یُوں آپ نے لمبی تفصیل سنانا شروع کر دی)۔ پاس ہی ایک شخص حاضِر تھا، اس نے ادب سے عرض کیا: عالی جاہ! کیا یہ شکوہ نہیں ہے؟ آپ نے بڑا پیارا جواب دیا، فرمایا: نہیں...! میں شکوہ نہیں کر رہا، میں تو یہ بتا رہا ہوں کہ اللہ پاک کی قدرت کس طرح مجھ پر نافِذ ہے، میری کوئی مرضی، میری کوئی تدبیر اَثَر نہیں کر رہی، جب اللہ پاک نے چاہا تو میں بیمار ہو گیا، جب وہ چاہے گا، مجھے شفا مل جائے گی۔ (اللمع، ص272)

یہ ہے اللہ پاک کی قدرت...!! اس رَبِّ کریم کی قدرت، اس کی مشیّت ہم پر نافذ ہے، لہٰذا جو وہ چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے، ہمیں چاہئے کہ گھبرایا نہ کریں، خوف نہ کھایا کریں، بَس! اس

www.dawateislami.net

کی رضا میں راضی رہا کریں اور اپنے سب معاملات اسی رَبِّ قادِر و قیوم کے سپرد کر دیا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زندگی پُر سکون ہو جائے گی۔

تَوَکُّل

حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تیسرا پیارا وَصْف ہے: تَوَکُّل۔ یعنی جب آپ نے قرآنِ کریم کی یہ آیت پڑھ لی:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ12، ھود:6)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو۔

اس کے بعد آپ نے رِزْق کی فِکْر چھوڑ دی کہ جب رِزْق کو اللہ پاک نے اپنے ذِمَّۂ کرم پر لے لیا ہے تو اب وہی مجھے روزی روٹی عطا فرمائے گا۔

ہمیں بھی چاہئے کہ ایسا تَوَکُّل اپنائیں۔ رِزْق اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ ہمیں رِزْق عطا فرمائے گا۔ ہمیں چاہئے کہ رِزْق کی فِکْر میں دِن رات گزارنے کی بجائے نیک کاموں کی فِکْر کیا کریں، جنّت میں جانے کی فِکْر کریں۔

یقیناً حلال رِزْق کمانا بھی ضروری ہے، مُناسب طَور پر کام کاج بھی کرنا ہی ہے مگر دِن رات مال و دولت ہی کی فِکْر میں ہلکان ہوتے رہنا دُرُست نہیں ہے۔ ہم اللہ پاک کے کاموں میں لگ جائیں؛ ❁ یعنی ہم نیک کام کریں ❁ نمازیں پڑھیں ❁ عبادات کریں ❁ دِین کی خِدْمت کریں ❁ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائیں، اس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمارے دُنیوی کام بھی بن جائیں گے۔

میری ذِمّہ داری نماز پڑھانا ہے

کہتے ہیں: ایک نیک شخص جو بہت غریب تھا، نمازِ عشا سے فارِغ ہو کر گھر آیا تو دیکھا کہ بچے سو چکے ہیں۔ اس نے بیوی سے پوچھا: کیا بچوں نے عشا کی نماز پڑھ لی؟ زوجہ بولی: نہیں۔ گھر میں کھانا تھا

www.dawateislami.net

نہیں، بچّے بھوک سے رو رہے تھے، لہٰذا میں نے انہیں یُونہی بہلا کر سُلا دیا۔ وہ نیک شخص بولا: انہیں جگاؤ! اور نمازِ عشا پڑھواؤ! زوجہ نے منّت سماجت کے لہجے میں کہا: بچے بھوکے ہیں، گھر میں کچھ کھانے کو نہیں ہے، جاگ گئے تو پھر کھانا مانگیں گے، بھوک سے روئیں گے۔ لہٰذا انہیں سونے دو! شوہر نے جذبۂ ایمانی سے کہا: میرا کام انہیں روٹی دینا نہیں، نماز پڑھوانا ہے۔ میں اپنا کام کروں گا۔ رِزْق کا ذِمّہ اللہ پاک نے لیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نیک شخص نے بچّوں کو جگایا اور انہیں مصلّے پر کھڑا کر دیا۔ ابھی بچّے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی، باہَر ایک شخص بڑے سے تھال میں کئی قسم کے کھانے لے کر کھڑا تھا۔ اس نے یہ تھال اس نیک شخص کو تھمایا اور چلا گیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے تَوَکُّل کی بَرَکت...! رِزْق کا ذِمّہ اللہ پاک نے لیا ہے، وہ ہمیں بھوکا نہیں رہنے دے گا۔ ہم باقی معاملات اللہ پاک کے سپرد کر دیں۔ اَصْل میں جو ہم نے فِکْر کرنی ہے وہ نیک کاموں کی فِکْر ہے، جنّت میں جانے اور جہنّم سے بچنے کی فِکْر ہے۔ یہ ہمارے ذِمّے ہے، ہمیں اس پر زیادہ تَوَجُّہ دینی چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

اچھے خاتمے کی فِکْر

پیاری اسلامی بہنو! مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے اَعْلٰی اَوْصاف میں سے ایک اَہَم وَصْف یہ بھی ہے کہ آپ اچھے خاتمے کے لئے بہت فِکْر مند رہتے تھے۔ آپ کی شہزادی یعنی مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان، صِدّیقہ بنتِ صِدّیق حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے والد محترم صبح و شام یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ آخِرَہٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ اے اللہ پاک میری آخری عمر کو زندگی کا سب سے بہترین حِصّہ بنا دے، میرے آخری اَعْمال کو سب سے بہترین اَعْمال بنا دے اور میرے دِنوں میں سب سے بہترین دِن اس کو بنا دے، جس دِن تیرے حُضُور حاضِری ہو گی۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: اے صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ! آپ تو صحابیِ رسول ہیں، یارِ غارِ مصطفےٰ ہیں، آپ یہ دُعا کیوں کرتے ہیں؟

www.dawateislami.net

فرمایا: بعض اوقات آدمی پُوری زندگی جنّتیوں والے کام کرتا رہتا ہے مگر اس کا خاتمہ جہنّمیوں والے عَمَل پر ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی پُوری زندگی جہنّمیوں والے کام کرتا رہتا ہے لیکن اس کا خاتمہ جنّتیوں والے عَمَل پر ہو جاتا ہے۔(کنز العمال، 1/176، حدیث:1537)

پیاری اسلامی بہنو! کیسی عبرت کی بات ہے...!!! ہم اس لمحے کیا ہیں؟ اس کی اپنی جگہ ایک اہمیت ہے مگر زیادہ اَہَم یہ ہے کہ اپنی آخری عمر، اپنے اختتامی وقت میں ہم کیا ہوں گی؟ ❁ ہم آج نَمازی ہیں، بہت اچھی بات ہے لیکن زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم دُنیا سے رُخصت ہوتے وقت بھی نَمازی ہوں ❁ ہم آج نیک ہیں، بہت اچھی بات ہے، ضروری یہ ہے کہ آخری وقت بھی نیک ہوں ❁ ہم آج مسلمان ہیں، بہت ہی اچھی بات ہے مگر زیادہ اَہَم یہ ہے کہ ہم مرتے وقت بھی مسلمان ہوں۔ خدانخواستہ (اللہ نہ کرے) اگر مرتے وقت ایمان سلامت نہ رہا، آخری عمر میں جہنّمیوں والے کاموں میں مَصْرُوف ہو گئیں تو سخت آزمائش ہو جائے گی۔ ایک طَوِیل **حدیثِ پاک** میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَوْلادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، ان میں سے بعض مؤمن پیدا ہوئے، حالتِ ایمان پر زِندہ رہے اور مؤمن ہی مریں گے۔ بعض کافِر پیدا ہوئے، حالتِ کفر پر زِندہ رہے اور کافِر ہی مریں گے۔ جبکہ بعض وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوئے، مؤمنانہ زندگی گزاری مگر کافِر ہو کر مریں گے، بعض کافِر پیدا ہوئے، کافِر زندہ رہے اور مؤمن ہو کر دُنیا سے جائیں گے۔(ترمذی، 4/81، حدیث:2198)

خُفیہ تدبیر سے بے خوفی سخت نقصان دِہ ہے

پیاری اسلامی بہنو! ضروری ہے کہ ہم ہر وقت اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتی رہیں۔ یہ خوف ہمیں اندر ہی اندر تڑپاتا ہی رہے کہ ہائے! میرا کیا بنے گا؟ ہائے میرا خاتمہ کیسا ہو گا؟ یہ خوف ہی ہے جو ہمیں اچھے خاتمے کی طرف لے جائے گا۔ اس لئے اپنے اندر اللہ پاک کی خفیہ

www.dawateislami.net

تدبیر کا خوف ضرور پیدا کر لینا چاہئے۔ قرآنِ کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۝۹۹ ترجمہ کنزُ العِرفان: تو اللہ کی خُفیہ تدبیر سے صِرف (پ9، الاعراف:99) تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں۔

عُلَما فرماتے ہیں: اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بالکل بے خوف ہو جانا گُناہِ کبیرہ ہے۔[1]

کاش! حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے صدقے ہمیں خوفِ خُدا کی دولت نصیب ہو جائے، کاش! حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے صدقے ہمارا اختتامی وقت نیکیوں بھرا، اچھے اعمال والا ہو اور ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کی موت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے چند فضائل اور اعلیٰ اَوْصاف سننے کی سَعادت حاصِل کی۔ ❁ حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ وہ بلند رُتبہ ہستی ہیں کہ آپ کو جنّت میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کا پڑوس نصیب ہو گا ❁ تمام جنتی مرحبا! مرحبا! کہہ کر آپ کا استقبال کریں گے ❁ آپ قیامت کے دِن نبیوں کی طرح شفاعت کریں گے ❁ آپ کو روزِ قیامت پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے درمیان بٹھایا جائے گا ❁ حدیثِ پاک کے مطابق جو آپ سے بُغض رکھتا ہو، وہ چاہے 70 نبیوں کی نیکیوں کے برابر بھی نیکیاں لے آئے، پھر بھی جنّت میں نہیں جا سکے گا ❁ جو آپ سے بغض رکھتا ہے، اس پر لعنت برستی ہے ❁ قرآنِ کریم میں ہمیں حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے رستے پر چلنے، آپ کی سیرت سے روشنی لے کر اپنی زندگی سنوارنے، اپنے اخلاق و کردار کو بہتر بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کو پڑھیں، اسے سمجھیں اور اس سے روشنی لے کر اپنی دُنیا و آخرت سنوارنے کی کوشش کریں۔

---

1 ... الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/185

www.dawateislami.net

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا (64 صفحات پر مشتمل) بہت پیارا رسالہ **عاشقِ اکبر** اور مکتبۃ المدینہ کی بہت پیاری کتاب ہے: **فیضانِ صِدّیقِ اکبر**۔ یہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک کا حسین گلدستہ ہیں۔ یہ رسالہ اور کتاب مکتبۃ المدینہ سے قیمتاً طلب کیجئے! یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤنلوڈ کر لیجئے! خُود بھی پڑھیئے! اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی ترغیب دِلایئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ مَلِکُ العلما

پیاری اسلامی بہنو! 19 جمادیٰ الاخریٰ کو ایک عظیم شخصیت خَلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عرس منایا جاتا ہے، آیئے اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذکرِ خیر سنتی ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رضائے الٰہی کو مقصدِ حیات بنا کر حصولِ علم اور تبلیغِ دین میں ساری زندگی وقف کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے نیک اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا آخری عمر تک یہ معمول رہا کہ فجر سے پہلے بیدار ہوتے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر مختصر وظائف پڑھتے، پھر صبح کی سیر کے لیے جاتے تب بھی ذکرِ الٰہی جاری رہتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سنّتوں پر عمل کرنے اور مستحبات تک کی پابندی کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ کو علم پھیلانے اور درس و تدریس کا ہمیشہ سے شوق رہا۔ آپ کا ایک باورچی تھا جو پڑھا لکھا نہیں تھا، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تبلیغِ علم اور تبلیغِ دین کا ایسا شوق رکھتے تھے کہ خود اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس باورچی کو قرآنِ کریم کے کئی پارے پڑھائے تھے۔ یہ عظیم بزرگ، عالم، مفتی بلکہ سینکڑوں علما کے استاد تھے۔ تقریباً 80 سال کی کامیاب عمر گزار کر 19 جمادی الاخریٰ 1382 ہجری کو اسمِ جلالت اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس دنیا سے پردہ فرما گئے۔ (ملک العلما، ص60 تا 72 ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

نذر و نیاز کیجئے

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے خاندان کے کئی ایسے افراد ہوں گے جو انتقال کر گئے ہوں گے، ہمیں انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اور ان کے لیے ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح ہر ماہ میں کئی بزرگانِ دین کے عرس کے ایام آتے ہیں، ان کے لیے بھی فاتحہ اور ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔ اس کے بڑے فائدے ہیں۔ زیادہ نہ سہی تو گھر میں پکنے والے کھانے پر ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب بالخصوص اپنے مرحومین اور اولیائے کرام سمیت پوری امت کو بھیجنا چاہیے۔ لہٰذا یہ ذہن بنائیں کہ ممکن ہو تو روزانہ ورنہ کچھ دن بعد ضرور بالضرور یہ عمل کیا کریں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مہمان نوازی کے آداب

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے مہمان نوازی کے چند آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔[1] (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔[2] ☆ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ☆ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خُوش ہو (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتی ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ۔) (3) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (4) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔[3] ☆ گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں

---

1 ... مسند امام احمد، 6/142، حدیث: 17424
2 ... جامع صغیر، ص288، حدیث: 4686
3 ... فتاویٰ ہندیہ، 5/344

www.dawateislami.net

ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔" ☆ میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھائیں" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔[1] کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ☆ میزبان کو بالکل خاموش نہیں رہنا چاہیے اور یہ بھی نہیں کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/345)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1 . . . فتاویٰ ہندیہ، 5/344

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مَنْ عَسُرَ عَلَیْہِ شَیْءٌ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَحُلُّ الْعُقَدَ وَتَکْشِفُ الْکُرَبَ یعنی جسے کوئی مشکل پیش آئے، اُسے مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے چاہئیں کیوں کہ مجھ پر درودِ پاک پڑھنا مصیبتوں کو ٹالنے والا ہے۔ (بستان الواعظین، ص 411)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پہلے نافرمانی تم نے کی

روایت میں ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خِدمت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! میرا یہ بیٹا میری بہت نافرمانی کرتا ہے۔ یہ سُن کر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو جلال آگیا، آپ نے لڑکے کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: کیا تم اللہ پاک سے نہیں ڈرتے...! والِد کے اتنے سارے حقوق ہیں (یہ کہتے ہوئے آپ نے والِد کے کئی حقوق گنوا دیئے)۔ لڑکا خاموشی سے نصیحتیں سُنتا رہا۔ پھر عرض کیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! والدین کے حقوق تو ہیں، کیا اَوْلاد کے بھی کچھ حقوق ہیں...؟ فرمایا: ہاں! بالکل۔ والد پر حق ہے کہ ❁ اچھے اَخلاق والی عورت سے شادی کرے تاکہ اَوْلاد کو ماں کے سبب شرمندگی نہ ہو ❁ جب اَوْلاد نصیب ہو تو اس کا اچھا نام رکھے ❁ اور اسے کِتَابُ اللّٰہ (یعنی قرآنِ مجید) کی تعلیم دِلوائے۔ بیٹے نے عرض کیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! میرے والِد نے یہ تینوں کام نہیں کئے۔ انہوں نے میرا نام جُعَلا (ضدی اور جھگڑالو) رکھا اور مجھے قرآنِ کریم کی ایک آیت بھی نہیں سکھلائی۔

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

اب حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ والِد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم کہتے تھے کہ بیٹا نافرمان ہے حالانکہ پہلے نافرمانی تو تُم نے کی ہے۔ اُٹھو! اور مجھ سے دُور ہو جاؤ! (تنبیہ الغافلین، ص68)

جو کچھ ہے وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت — شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت — سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ کو ستانا ظلم ہے

پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے میں غور فرمائیں! اس میں کتنی عبرت ہے۔ یہ ایک واقعہ ہمارے بہت سارے گھروں کی عکّاسی کر رہا ہے۔ کتنے والِدَین ہیں جو اَوْلاد کی نافرمانیوں سے پریشان نظر آتے ہیں ❁ بیٹے جوان ہو گئے، والدین کی ایک نہیں مانتے ❁ لڑائی جھگڑا کرتے ہیں ❁ والدین کو ستاتے ہیں ❁ ناک میں دَم کر کے رکھتے ہیں ❁ اُمّید باندھی گئی تھی کہ بڑھاپے کا سہارا بنیں گے مگر یہ رُسوائی کا سبب بن گئے ❁ کتنے جوان ہیں جو بُوڑھے والدین کو اَوْلڈ ہاؤس میں چھوڑ آتے ہیں ❁ کتنے نوجوان ہیں، جو والدین کی زندگی سے تنگ آئے رہتے ہیں ❁ یہ نوجوان جب دوستوں کے ساتھ مِل کر بیٹھتے ہیں تو والِدَین کی غیبتیں کرتے ہیں ❁ انتہائی حَقارت والے الفاظ سے والِد کو یاد کرتے ہیں ❁ نقلیں اُتارتے ہیں ❁ والدین کو مُنہ چِڑاتے ہیں ❁ کتنے والدین ہیں بیچارے اَوْلاد کی وجہ سے جیلوں میں پڑے ہیں ❁ بلکہ اَور قیامت تو کیا ہو گی کہ اَوْلاد اپنے ماں باپ کو مارتی ہے، والِدَین کو قتل کرنے تک کی خبریں اَخباروں میں چھپتی رہتی ہیں۔

اللہ پاک کی پناہ...!! یہ انتہائی ظُلم ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا (پ15، بنی اسرائیل:23)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اُن سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا۔

اللہُ اَکْبَر! والدین کے سامنے اُفّ تک بولنے سے منع کیا گیا ہے تو سوچئے! ان کو ستانے، دِل

www.dawateislami.net

دُکھانے، ان کے سامنے اُونچی آواز سے بولنے، گالیاں دینے، مارنے وغیرہ کا کیا حکم ہو گا...!!

غرض والدین کے حُقُوق بہت زیادہ ہیں، اتنے ہیں کہ انسان پُورے نہیں کر سکتا، حدیثوں میں بتایا گیا: والدین جنّت بھی ہیں، دوزخ بھی ہیں، جو ان کی خِدْمت کرے، جنتی ہے، جو نافرمانی کرے جہنمی ہے ❁ ماں کے قدموں تلے جنّت ہے ❁ باپ جنّت کی چوکھٹ ہے ❁ والدین کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے ❁ والدین کی رِضا میں اللہ پاک کی رِضا ہے ❁ جو والدین کا نافرمان ہو، اس کی کوئی عِبادت قبول نہیں ہوتی۔ یہ والدین کے حقوق ہیں بلکہ یہ تو کچھ بھی نہیں، اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنّت اِمام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: والدین کے کتنے حقوق ہیں؟ فرمایا: اتنے کہ ادا نہیں ہو سکتے، یہاں تک کہ اگر والدین کا انتقال ہو، بیٹا اگر کر سکتا ہو تو انہیں دوبارہ زندہ کرے، یہ بھی حق ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/370)

پیاری اسلامی بہنو! یہ سب کچھ اپنی جگہ بالکل درست ہے مگر میں یہاں جس طرف تَوَجُّہ دِلانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ہم غور کریں ❁ کیا ہم اَوْلاد کے حقوق ادا کر رہی ہیں؟ پہلی ذِمَّہ داری والدین کی ہے، اَوْلاد کی ذِمَّہ داری بعد میں شروع ہوتی ہے ❁ بچہ پیدا ہوا، والدین کی ذِمَّہ داری شروع ہو گئی ❁ اب بچہ بڑا ہو گا، بالغ ہو گا، تب اس کی ذِمَّہ داریاں شروع ہوں گی۔ پتا چلا؛ پہلے والدین کی ذِمَّہ داری ہے، اسی لئے حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے نافرمان بیٹے کے والِد سے فرمایا: پہلے نافرمانی تم نے کی کہ اس کی اچھی تربیت نہیں کی، تمہارے بیٹے نے بعد میں کی ہے۔

اَوْلاد کی تربیت کا قرآنی حکم

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ28، التحریم:6)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

www.dawateislami.net

یہ حکم والِدین کو دیا گیا ہے، جیسے ہی بچہ پیدا ہوا، صاحِبِ اَوْلاد ہوئے، یہ حکم آپ کی طرف مُتَوَجِّہ ہو گیا، اب غور کرنے کی بات ہے کہ کیا ہم نے یہ حکمِ قرآنی مانا؟ کیا ہم اپنی اَوْلاد کی اچھی تربیت کر رہی ہیں...؟ ❁ اگر بچپن میں اُن کی تربیت ہی اچھی نہ کی گئی ❁ بچے کی عادات نہ سَنْواری گئیں ❁ اسے قرآن نہ پڑھایا گیا ❁ اسے حلال حرام کی تعلیم نہ دِلوائی گئی ❁ بچہ اُٹھتا بیٹھتا کہاں ہے؟ ❁ اس کے دوست کیسے ہیں؟ ❁ یہ جہاں پڑھتا ہے، وہ اِدارہ کیسا ہے؟ ❁ نصاب کیسا ہے؟ ❁ گھر میں اس کے رویے کیسے ہیں؟ ❁ باہَر والوں کے ساتھ رویے کیسے ہیں؟ ان ساری باتوں پر اگر تَوَجُّہ ہی نہ دِی گئی تو بتایئے! بڑا ہو کر یہ ماں باپ کا فرمانبردار بنے گا کیسے...؟ اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ اپنی اَوْلاد کی اچھی تربیت پر بھرپُور تَوَجُّہ دیں۔

تم سب نگران ہو

آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا ❁ بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا ❁ آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا ❁ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری، 1/309، حدیث:893)

پتا چلا؛ اَوْلاد کی تربیت سے متعلق بھی روزِ قیامت پوچھا جائے گا، سُوال ہو گا کہ اے بندے! تجھے اَوْلاد دی گئی تھی، تم نے ان کو کیا سکھایا...؟ **روایات میں ہے:** بندہ جب دُنیا سے چلا جاتا ہے تو اگر نیک اَوْلاد چھوڑ کر جائے تو اَوْلاد کی نیکیوں کا ثواب بندے کو قبر میں بھی پہنچتا رہتا ہے اور اگر اَوْلاد کی اچھی تربیت نہ کی ہو، اَوْلاد گناہوں اور عیاشیوں میں مصروف رہنے والی ہو تو اَوْلاد کے گُناہوں کا وبال اس بندے پر بھی پڑتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین، ص69 ماخوذا)

www.dawateislami.net

اَوْلاد کو کیا سکھائیں...؟

پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اَوْلاد کی اچھی تربیت کریں، اپنی اَوْلاد کو اچھی باتیں سکھایا کریں۔ یہ بھی ایک مسئلہ ہے، تقریباً ہر اسلامی بہن چاہتی ضرور ہے کہ میں اپنی اَوْلاد کی تربیت اچھی کروں۔ یہ خواہش تقریباً تمام والدین کی ہوتی ہے لیکن سُوال یہ ہے کہ ہم نے اَوْلاد کو سکھانا کیا ہے؟ آیئے! اس تعلق سے کچھ روایات سنتی ہیں:

اَوْلاد کو ایمان سکھایئے!

حضرت جُندُب بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زندگی مبارَک کے زمانے میں ہم چھوٹے بچے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں قرآن سکھانے سے پہلے ایمان سکھایا کرتے تھے، جب ایمان سیکھ لیتے، پھر قرآن سکھاتے تو ہمارا ایمان مزید پختہ ہو جایا کرتا تھا۔ (ابن ماجہ، 1/24، حدیث: 61)

پتا چلا؛ یہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے کہ اَوْلاد کو سب سے پہلے ایمان سکھایا جائے گا۔ اب آپ کہیں گی کہ اِیمان کیسے سکھانا ہے؟ اس کے لئے بچوں کی مشق (*Exercise*) کروائی جاتی ہے ❁ بچوں کو کلمہ سکھائیں ❁ بنیادی عقائد سکھائیں ❁ اللہ ایک ہے۔ بچوں کو سکھائیں ❁ ہمیں پیدا کس نے کیا؟ اللہ پاک نے ❁ ہمیں رِزْق کون دیتا ہے؟ اَبُّو جان یا اَمّی جان...؟ نہیں! ہمیں رِزْق اللہ پاک دیتا ہے ❁ بیمار ہو جائیں تو شِفا کیسے ملتی ہے؟ دَوا کھانے سے یا انجکشن لگوانے سے؟ دونوں طرح نہیں، شِفا اللہ پاک دیتا ہے۔ ❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں ❁ سارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم جنتی ہیں ❁ تمام اَہْلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ہمارے سروں کے تاج ہیں، دِلوں پر ان کا راج ہے ❁ اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کا ہمیشہ اَدَب کیا جاتا ہے، اس تعلق سے بچوں کو واقعات سُنائیں ❁ ان کے سامنے نیک لوگوں کا ذِکْر کریں ❁ صحابہ، اَہْلِ بیت

www.dawateislami.net

اور اَوْلیائے کرام کا ذِکْر کرتے وقت آواز آہستہ، لہجے میں اَدَب رکھتے ہیں، لفظ احتیاط سے بولتے ہیں، ان سب باتوں کی پریکٹس کروائیں۔ یہ ایمان سکھانا ہے۔

ماموں جان نے تربیت فرمائی

حضرت سَہْل بن عبد اللہ تُسْتَری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں 3 سال کا تھا کہ رات کے وَقت اُٹھ کر اپنے ماموں حضرت محمد بن سوّار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نَماز پڑھتے دیکھتا، ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اللہ پاک کو یاد نہیں کرتے جس نے تجھے پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا: میں اسے کیسے یاد کروں؟ فرمایا: جب رات کو سونے لگو تو زبان کو حَرَکت دیئے بغیر مَحْض دل میں 3 مرتبہ یہ کلمات کہو: اَللّٰہُ مَعِیْ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ، اَللّٰہُ شَاھِدٌ عَلَیَّ یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، اللہ مجھے دیکھتا ہے، اللہ میرا گواہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے چند راتیں یہ کلمات پڑھے اور پھر ان کو بتایا۔ انہوں نے فرمایا: اب ہر رات 7 مرتبہ پڑھو! میں نے ایسا ہی کیا اور پھر ان کو بتایا۔ فرمایا: ہر رات 11 مرتبہ یہی کلمات پڑھو! (فرماتے ہیں) میں نے اِسی طرح پڑھا تو میرے دِل میں اس کی لذّت مَعْلُوم ہوئی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں جان نے فرمایا: میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے قَبْر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رَہنا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! یہ تمہیں دنیا اور آخِرَت میں نَفْع دے گا۔ فرماتے ہیں: میں نے کئی سال تک ایسا ہی کیا تو میں نے اپنے اندر اس کا بے اِنْتِہا مزہ پایا۔ میں تنہائی میں اس کا ذِکْر کرتا رہا۔ پھر ایک دن میرے ماموں جان نے فرمایا: اے سَہْل! اللہ پاک جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا تم اپنے آپ کو گناہ سے بچانا۔ (رسالہ قشیریہ، ص39)

یہ ہے ایمان سکھانا۔ اللہ پاک دیکھ رہا ہے، اللہ میرے ساتھ ہے، بچوں کو اس کی مشق کروائیں، اللہُ مَعِیْ، اللہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ (اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے) اس کا وظیفہ کروائیں، یُوں آہستہ آہستہ یہ بات اُن کے دِل میں قرار پکڑ جائے گی، اگر یہ بات اُن کے دِل میں

www.dawateislami.net

قرار پکڑ گئی، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ان کی زندگی سنور جائے گی۔

یہ ہے ایمان سکھانا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت مبارَک کیا ہے؟ آپ پہلے ایمان سکھاتے تھے، پھر قرآن سکھایا کرتے تھے۔

اَوْلاد کے 3 حقوق

یہ دوسری چیز ہے جو ہم نے اَوْلاد کو سکھانی ہے۔ کیا؟ قرآنِ کریم۔ اللہ پاک کی کِتاب۔ حدیثِ پاک میں ہے: والد پر اَوْلاد کے 3 حقوق ہیں: (1): اَنْ یُّحَسِّنَ اِسْمَهٗ اس کا اچھا نام رکھے (2): وَیُعَلِّمَهُ الْکِتَابَ اس کو قرآن کریم کی تعلیم دلوائے (3): وَیُزَوِّجَهٗ اِذَا اَدْرَكَ جب بڑا ہو جائے تو اس کا نِکاح کر دے۔ (الترغیب والترھیب للاصبہانی، 1/350، حدیث:595)

نام کیسے رکھیں؟

یہ 3 حقوق ہیں: اَوْلاد کا اچھا نام رکھنا ہے۔ ہمارے ہاں یہ بھی حیرت انگیز مُعَاملہ ہے، لوگ اچھوتے نام رکھتے ہیں، منفرد، ایسا نام جو کسی کا نہ ہو، چلیں، یہاں تک تو خیر ہے مگر اس جذبے کے تحت ایسے ایسے بے معنٰی بلکہ بُرے معنٰی والے نام رکھتے ہیں کہ انسان سُنے تو کانوں کو ہاتھ لگائے۔ نام اچھا رکھنا اَوْلاد کے حقوق میں سے ہے۔ لہٰذا اپنے بچوں کے نام اچھے اچھے رکھا کیجئے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی وِلادت ہوئی تو فرمایا: میں نے اپنے بیٹے کا نام اپنے والِد ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔ (مسلم، 974، حدیث:6025)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! ویسے بھی تو کہا جا سکتا تھا کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام ابراہیم رکھا مگر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس نام کے انتخاب کی حکمت بھی ساتھ بیان فرمائی، گویا یہ بتایا گیا کہ میں امامُ الانبیا ہو کر نبیوں کے نام پر نام رکھ رہا ہوں تو تُم بھی اپنے بچوں کے نام بزرگوں کے ناموں پر

www.dawateislami.net

رکھا کرنا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بزرگوں کے، نیک لوگوں کے، صحابہ واَوْلیا کے ناموں پر نام رکھیں ❁ اپنے بچوں کا نام محمد رکھیں ❁ اَبُو بکر رکھیں ❁ عُمر رکھیں ❁ عُثْمان رکھیں ❁ علی رکھیں ❁ مُعَاوِیہ رکھیں بلکہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مُعَاوِیہ علی، مُعَاوِیہ حَسَن، مُعَاوِیہ حُسین رکھیں ❁ عَبْدُ الْقَادِر رکھیں ❁ غُلام غَوث رکھیں ❁ غُلام مُحْیُ الدِّین رکھیں ❁ عُبَیْدِ رَضا رکھیں، ایسے پیارے پیارے نام رکھیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! برکتیں ملیں گی۔

بچوں کو قرآن سکھایئے!

اَوْلاد کا دوسرا حق پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا: اپنے بچوں کو قرآن سکھاؤ...! یہ سکھانے کی بات ہے، قرآن سکھائیں، اللہ پاک کا کلام سکھائیں۔ بدقسمتی سے اب لوگوں کی تَوَجُّہ قرآن سے ہٹتی جارہی ہے۔ اِدھر اُدھر کی بہت ساری باتیں سکھلا دیں گے، طرح طرح کے ڈپلوما اور کورسز اور نہ جانے کیا کیا سکھلا دیتے ہیں، قرآن نہیں سکھاتے۔ ٹھیک ہے، سائنس، کمپیوٹر وغیرہ دُنیوی عُلُوم سیکھنے میں کوئی خِلافِ شرع بات نہ ہو تو حرج نہیں ہے مگر پہلے قرآن تو سکھائیں، ہم الحمدللہ! مسلمان ہیں اور مسلمان کے لئے سب سے ضروری تعلیم قرآن کی ہے۔

قرآن نہ سکھانے کا وبال

تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں ہے کہ سمرقند کے ایک عالِم اَبُو حَفْص رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور تکلیف دی ہے۔ انہوں نے حیرانی سے پوچھا: کیا کبھی بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! ایسا ہوا ہے۔ حضرت اَبُو حَفْص رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا! کیا تو نے اسے علم وادب سکھایا ہے؟ اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔ پوچھا: قرآن کریم سکھایا ہے؟ اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپ نے پوچھا: پھر وہ کیا کرتا ہے؟ اس نے بتایا: وہ کھیتی باڑی کرتا ہے۔

www.dawateislami.net

حضرت اَبُو حَفْص رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اَبُو حَفْص رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چوٹ کرنے کے لئے فرمایا: میرا خیال تو یہ ہے کہ جب صبح کے وقت وہ گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جارہا ہو گا، بیل اس کے آگے اور کتّا اس کے پیچھے ہو گا، قرآن اسے پڑھنا آتا نہیں لہٰذا وہ کچھ گنگنا رہا ہو گا، ایسے میں تم اس کے سامنے آئے ہو گے۔ اس نے سمجھا ہو گا کہ گائے ہے اور تمہارے سر پر کوئی چیز دے ماری ہو گی، شکر کرو کہ تمہارا سر نہیں پھوڑ دیا۔ (تنبیہ الغافلین، ص68)

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک ہمیں ایسی رُسوائی سے مَحْفُوْظ فرمائے، بہر حال عموماً نتیجہ یہی نکلتا ہے، جو لوگ اپنے بچوں کو ❁ دِینی تعلیم نہیں دِلواتے ❁ قرآن نہیں سکھاتے ❁ حدیثیں نہیں سکھاتے ❁ فرض عُلُوم سے روکتے ہیں، عموماً اُن کا حال ایسا ہی ہوتا ہے ❁ اَوْلاد بگڑ جاتی ہے ❁ پھر یہی اَوْلاد جن کی تعلیم پر رات دِن ایک کر کے لاکھوں روپے خرچ کئے ہوتے ہیں، وہ والدین کو اَن پڑھ کہہ کر طعنے دے رہی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں سمجھنا چاہئے۔ اپنی اَوْلاد کو قرآن سکھائیں، حدیثیں سکھائیں، دینی تعلیم دِلوائیں۔

یہ ہو گا کیسے؟ پریشانی کی کیا بات ہے، الحمدللہ! دعوتِ اسلامی ہے نا۔ ❁ بچے کو مدرسۃُ المدینہ میں داخِل کروائیں، قرآنِ کریم حفظ و ناظِرہ کی تعلیم دِلوائیں ❁ دارُ المدینہ یا فیضان اسلامک اسکول میں داخِل کروائیں، دنیاوی تعلیم اور دینی تعلیم دونوں ملیں گی ❁ پھر جامعۃُ المدینہ میں داخِل کروادیں، بچہ قرآن کریم سیکھے گا، حدیثیں پڑھے گا، عِلْمِ دِین سیکھے گا اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا میں فرمانبردار اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بن جائے گا۔

حافِظِ قرآن کے والدین کی شانیں

پیاری اسلامی بہنو! اپنے بچوں کو حافِظِ قرآن بنائیں، عالِم قرآن بنائیں، عامِل قرآن بنائیں۔

www.dawateislami.net

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک قیامت والے دن حافظِ قرآن، عامل قرآن کے والدین کو عزّتوں سے نوازے گا۔ حضرت بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: آخری نبی مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا؛ تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نُور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہو گی اور اس کے والدین کو 2 جنتی لباس پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے: ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔[1]

بچوں کو فِکْرِ آخرت سکھایئے!

پیاری اسلامی بہنو! یہ دو باتیں ہو گئیں جو ہم نے اپنی اَوْلاد کو سکھانی ہیں: (1): ایمان (2): قرآن۔ اب تیسری چیز جو ہم نے اَوْلاد کو سکھانی ہے، وہ ہے: فِکْرِ آخرت۔ جی ہاں! اپنی اَوْلاد کو بچپن ہی سے آخرت کی فِکْر کرنے والا بنائیں گی، تبھی وہ آخرت کی تیاری درست طریقے سے کر سکیں گے۔ اس تعلق سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کا عمل مبارک دیکھئے! حضرت راشِد بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے روایت ہے کہ رسولِ عربی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنی دلیل سیکھو! کیونکہ تم سے پوچھا جائے گا۔ اس فرمان کا ایسا اثر ہوا کہ انصار میں سے جب کسی کی موت قریب آتی تو وہ اسے نکیرین کے سوالوں کے جوابات سکھاتے اور بچہ جب کچھ سمجھ بوجھ والا ہو جاتا تو اسے بھی کہتے کہ جب تم سے پوچھا جائے: تمہارا ربّ کون ہے؟ تو کہنا: میرا ربّ اللہ پاک ہے۔ جب پوچھا جائے: تمہارا دین کیا ہے؟ تو کہنا: میرا دین اسلام ہے اور جب یہ سوال ہو کہ تمہارے نبی کون ہیں؟ تو کہنا: میرے نبی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔[2]

یہ بھی ایمان سکھانا ہے، بچے کو شروع ہی سے اللہ پاک کا نام بھی سکھائیں، اپنا دِین بھی بتائیں،

1... مستدرک للحاکم، 2/278، حدیث: 2132
2... تفسیر در منثور، پ13، ابراھیم، تحت الآیۃ: 27، 5/38

www.dawateislami.net

پیارے پیارے آخری نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں بھی سکھائیں، پھر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کے اس عَمَل مبارک میں دیکھئے! انہیں اپنے بچوں کی قبر بہتر کرنے کی کیسی فِکْر ہوتی تھی۔ آج کل ہمیں بچوں کا دُنیوی مستقبل اچھا بنانے کی فِکْر ہوتی ہے، مستقبل بھی وہ کہ نہ جانے نصیب ہو گا یا نہیں، جی ہاں! کل کس نے دیکھا ہے، موت کا کیا بھروسہ...!! کیا خبر کل آتی آج آجائے۔ اس لئے بچوں کی آخرت بہتر بنانے کے متعلق بھی تربیت ہونی چاہئے۔ ہم لوگ بچوں کی دُنیا بہتر بنانے کی فِکْر کرتی ہیں جبکہ سبق کیا ہے؟ ہم اپنی بھی آخرت بہتر بنانے کی فِکْر کریں اور بچوں کو بھی یہی فِکْر دیں۔ سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک بڑا خوبصورت واقعہ سُناتی ہوں۔

اَہْلِ بیت سے متعلق خواہشِ مصطفےٰ

روایت ہے: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ سَفَر کی ابتدا بھی سیّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے گھر مبارک سے کرتے تھے اور واپسی پر بھی سب سے پہلے انہی کے گھر تشریف لاتے تھے۔

یہ بھی ہماری تربیت ہے، غور فرمائیں؛ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہزادی صاحبہ سے محبّت کیسی تھی۔ کاش! ہم بھی اپنی بیٹیوں سے خُوب خُوب محبّت کیا کریں۔ خیر! ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَفَر سے واپس تشریف لائے، سیّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے گھر پہنچے، دیکھا کہ دروازے پر نقش و نگار والا خوبصورت پردہ لٹک رہا ہے اور حسنینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کے ہاتھ میں چاندی کی بنی کوئی چیز ہے۔ یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن سے مِلے بغیر ہی واپس تشریف لے آئے۔ سیّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کو اندازہ ہو گیا، آپ نے فوراً وہ پردہ اُتارا، حسنینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے وہ چاندی کی چیز لی اور بارگاہِ رسالت میں بھیج دی۔

www.dawateislami.net

اب حسنینِ کَرِیمَیْن رَضِیَ اللہُ عنہما ننھے شہزادے تھے، اُن سے وہ چیز لی گئی تو دونوں رونے لگے، روتے روتے ہی بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحابی کو وہ چاندی کی چیز عطا فرمائی اور حکم دیا: اسے بیچ دو اور اس کے بدلے فاطمہ کے لئے لکڑی کا بنا ہوا ہار لے آؤ! بیشک یہ میرے اَہْلِ بیت ہیں، مجھے پسند نہیں ہے کہ یہ اپنی نعمتیں دُنیا ہی میں استعمال کر لیں۔ (مسند امام احمد، 8/320، حدیث:22426)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی...!! ہمارے ہاں بچوں کو موبائل تھمائے جاتے ہیں، بچے اس میں جو چاہیں دیکھیں، بچپن ہی میں اُن کے ذہن خراب ہوں، سوچیں اُلٹ پلٹ ہو جائیں، کوئی پروا نہیں ہوتی، اگر کہا جائے کہ بہن! بچوں کو موبائل نہ دیا کرو! جواب ملتا ہے: کیا کریں، بچے روتے بہت ہیں۔

اللہ! اللہ! دیکھئے! ہمیں اپنے بچوں سے اتنی محبّت نہیں ہے، جتنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حسنینِ کَرِیمَیْن سے تھی، وہ دونوں شہزادے، جن کی آنکھ کا آنسو آسمان کے فرشتے بھی گوارا نہیں کرتے، وہ دونوں شہزادے رو رہے ہیں، اس کے باوُجُود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے چاندی کی وہ چیز لے لی اور کیا فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ یہ اپنی نعمتیں دُنیا ہی میں استعمال کر لیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ وہ تربیت ہے جو ان شہزادوں کی سیرت میں نظر آتی ہے، ہم جانتے ہیں؛ میدانِ کربلا میں ایک طرف شہادت تھی، دوسری طرف تاج و تخت و حکومت، دُنیا کا مال دولت وغیرہ سب کچھ تھا، امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ نے دُنیا کی دولت کو ٹھوکر مار دی اور نانا کے دِین کی خاطِر شہادت کو گلے سے لگا لیا، آخر اتنی بڑی قربانی دینے میں راز کیا تھا؟ اس کا راز یہ تربیت تھی، جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بچپن ہی میں ان کی فرما دی تھی۔ ہمارے ہاں تو بچوں کو دُنیا ہی دُنیا سکھائی جاتی ہے ❁ میرا بیٹا بڑا ہو کر اَفسَر بنے گا ❁ اس کے پاس گاڑیاں

www.dawateislami.net

ہوں گی ❁ کوٹھی ہو گی ❁ جہازوں میں اُڑے گا ❁ یہ بنے گا، وہ بنے گا۔ پھر نتیجہ کیا ہوتا ہے، آج کل کے نوجوان ہمارے سامنے ہیں، کئی ایسے ہیں جو دُنیا کی ذلیل دولت کی خاطِر اپنا ایمان بیچ دیتے ہیں، چند سو یا چند ہزار بچانے کے لئے معاذَ اللہ! نمازوں کو قضا کر دیتے ہیں۔

اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے! بچوں کی دُنیا بہتر کرنے کے متعلق سوچنا اچھی بات بات ہے مگر اس سے پہلے ان کی آخرت بہتر کرنے کی فِکْر کرنی ہے۔

لقمان حکیم کی نصیحت

قرآنِ کریم میں حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذِکْر ہوا، آپ نے اپنے بیٹے کو بڑی خوبصُورت نصیحتیں فرمائیں، پارہ: 21، سورۂ لقمان میں ان نصیحتوں کا ذِکْر ہے، ان میں ایک نصیحت یہ بھی تھی، فرمایا:

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ (پ21، لقمٰن:16)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے بیٹے! برائی اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں، اللہ اسے لے آئے گا۔

دیکھئے کتنی پیاری نصیحت ہے۔ ہمارے ہاں بچوں کو دُنیوی مستقبل بُرا ہونے سے ڈرایا جاتا ہے، یہ نہیں کرو گے تو بھوکے مرو گے، یہ نہیں کرو گے تو رُسوا ہو جاؤ گے، ٹھیک ہے، والدین اس طرح کی نصیحت کریں اس میں بھی حرج نہیں مگر درست انداز کیا ہے؟ جو حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنایا، فرمایا: بیٹا...! یاد رکھنا! تمہارا چھوٹے سے چھوٹا عَمَل بھی اللہ پاک سے چھپ نہیں سکتا، تمہارا عَمَل ذَرَّہ برابر ہو، اللہ پاک روزِ قیامت اسے تمہارے سامنے لے آئے گا۔ لہٰذا ساری زندگی اللہ پاک کے حُضُور پیشی سے ڈرتے رہنا۔

کاش! ہمیں بھی یہ سَعادت ملے، ہم اپنی اَوْلاد کو فِکْرِ آخرت سکھائیں، خوفِ خُدا سکھائیں، نیکیاں کمانے کا دَرْس دیں، گُناہوں سے بچنے کا دَرْس دیں، قبر و آخرت کی تیاری کا ذِہن دیا

www.dawateislami.net

کریں۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

عِبَادت کی عادت ڈالیں

پیاری اسلامی بہنو! ایک اَہَم بات جو اَوْلاد کو سکھانے کی ہے، وہ یہ کہ ہم اپنے بچوں کو عِبَادت کا عادِی بنائیں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بچہ 7 سال کا ہو جائے تو اسے نماز سکھاؤ۔ (ترمذی، 1/416، حدیث:407)

یہ اسلامی تعلیم ہے۔ جب بچہ 7 سال کا ہو گیا، اب سے اسے نماز سکھائیں، نماز کی عادَت ڈالنا شروع کر دیں، اگر اس وقت اسے نماز کا عادِی بنا دیا گیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ساری زندگی نمازیں پڑھتا رہے گا۔

اسی طرح صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا طریقہ تھا کہ اپنے بچوں کو روزے رکھواتے، اب بچے تو بچے ہوتے ہیں، دِن کے وقت انہیں بھوک لگتی، روزہ نبھانا دُشوار ہو جاتا، اس کے لئے صحابیات یعنی ان بچوں کی مائیں، بچوں کے لئے کھلونے بنالیا کرتیں تاکہ بچہ کھیل میں مَصْرُوف رہے، یُوں بچے روزہ پُورا کرنے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔ (بخاری، 1/645، حدیث:1960)

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمائیے! اس پیارے انداز سے جن باکمال بچوں کی تربیت کی گئی تھی، یہی آگے چل کر دُنیا کے راہنما بنے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے بعد تابعین کا درجہ آتا ہے، یہ تابعین کون ہیں؟ وہی خوش نصیب افراد جن کی تربیت صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے کی تھی اور صحابہ کیسی تربیت فرماتے تھے؟ وہ اپنے بچوں کو نمازوں کا عادِی بناتے تھے، روزوں کا عادِی بناتے تھے، تِلاوتِ قرآن کا عادِی بنایا کرتے تھے۔ کاش! ہمیں بھی سَعَادت ملے، ہم بھی اپنے بچوں کو عِبَادات کی عادَت ڈالیں۔ اس سے کیا ملے گا؟ سنیئے!

کثرتِ عِبَادت کے فائدے

مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو عِبَادت کرتا ہے: ❁ اللہ پاک اس سے محبت

www.dawateislami.net

فرماتا ہے ❁ اسے عظمت ملتی ❁ اس کے کام سنورتے ❁ مشکلات میں اس کی مدد کی جاتی ❁ دُشمن کے شَر سے بچایا جاتا ❁ اس کے دِل سے وحشت دُور کی جاتی ❁ اسے بلند ہمتی عطا کی جاتی ہے ❁ اس کا دل وسیع ہو جاتا ہے، وہ عِلْم بآسانی سیکھ لیتا ہے ❁ مخلوق کے دِل میں اس کی مَحبَّت ڈالی جاتی ہے ❁ عِبَادت گُزار مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات ہو جاتا ہے یعنی اس کی دُعا قبول ہوتی ہے ❁ عِبَادت سے روح کو تازگی اور قوت ملتی ہے، اَطِبّا (یعنی Doctors) کے نزدیک صحت کی حفاظت کے لئے عِبَادت سے بہتر کوئی چیز نہیں، جو شَخْص ریاضت کرتا ہے اس کا دِل خوش اور بدن چُست رہتا ہے ❁ عِبَادت گُزار موت کی سختی سے مَحْفُوظ رہے گا ❁ اسے ایمان پر ثابِت قدمی نصیب ہو گی ❁ اسے جوارِ رحمت میں جگہ ملتی ہے ❁ فرشتے اسے قبر کے عذاب سے بچاتے اور نکیرَین کے سوالوں کے جوابات سکھاتے ہیں ❁ اس کی قبر روشن اور کُھلی کر دی جاتی ہے ❁ قیامت کے دِن اسے تاج پہنایا جائے گا ❁ عِبَادت گزار میدانِ محشر میں بُراق پر سوار ہو کر آئے گا ❁ اس کا حساب نہ ہو گا، ہُوا بھی تو آسانی سے لیا جائے گا ❁ اسے حوضِ کوثر سے پانی پینا نصیب ہو گا کہ پھر کبھی پیاس نہ لگے گی ❁ عِبَادت گُزار پل صِراط پر آسانی سے گزرے گا ❁ رِضائے اِلٰہی نصیب ہو گی ❁ عِبَادت گزار روزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے میں جگہ پائے گا ❁ روزِ قیامت اسے دیدارِ الٰہی نصیب ہو گا اور یہ نعمت سب نعمتوں سے افضل ہے۔ (انوارِ جمالِ مصطفٰے، ص334 ملخصًا)

میری زِندگی بس تیری بندگی میں ہی اے کاش! گزرے سدا یا اِلٰہی!

اب دیکھئے! یہ کیسے عظیم فائدے ہیں، اپنے بچوں کو عِبَادت کا عادِی بنا دینے کا مطلب ہے کہ آپ نے اسے اتنی ساری سعادتوں کا اَہل بنا دیا۔ اب بتائیے! کون سے والِدین ہیں جو نہیں چاہیں گے کہ ہمارے بچے کو عظمت ملے ❁ کون نہیں چاہے گا کہ ہمارے بچے کے کام سنور جائیں ❁ کون نہیں چاہے گا کہ ہمارا بچہ شَر سے محفوظ رہے ❁ کون نہیں چاہے گا کہ ہمارا بچہ بلند

www.dawateislami.net

ہمّت، عزّت و عظمت والا ہو ❁ کون نہیں چاہے گا کہ ہمارا بچہ دُنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جائے۔ یقیناً سب چاہیں گے، سب والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے بچے کی دُنیا بھی سنور جائے، آخرت بھی سنور جائے۔ اس کے لئے کوشش بھی تو کرنی پڑے گی، کیا کرنا ہے؟ بچے کو عِبادت کا عادِی بنائیں۔ اسے نماز، روزے کا، تلاوت کا عادِی بنائیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

تربیتِ اَوْلاد کتاب کی ترغیب

پیاری اسلامی بہنو! یہ چند باتیں میں نے عرض کیں: ❁ بچوں کو ایمان سکھانا ہے ❁ قرآن سکھانا ہے ❁ بچوں کو فِکرِ آخرت سکھانی ہے ❁ عِبادات کا عادِی بنانا ہے۔ اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں جو اَوْلاد کو سکھانا ضروری ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کی بہت پیاری کتاب ہے: **تربیتِ اَوْلاد**۔ یہ کتاب پڑھ لیں گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت ساری معلومات حاصِل ہوں گی۔

بچوں کی تربیت کیسے کریں؟

اب سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بچوں کی تربیت کیسے کرنی ہے؟ ان کو یہ سب کچھ سکھانا تو ہے مگر کیسے سکھانا ہے؟ اس کے لئے ایک خوبصُورت واقعہ سنیئے! امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دِیوار پر نقش و نگار بنانے کا مقابلہ ہوا، 2 مختلف ٹیمز تھیں، دونوں کے لئے آمنے سامنے 2 دِیواریں بنادی گئیں، درمیان میں پردہ لٹکا دیا گیا۔ مقابلہ شروع ہو گیا۔ ایک ٹیم نے بہت محنت کے ساتھ دِیوار پر پھُول بوٹے وغیرہ بنائے، بڑی ہی خوبصُورت پینٹنگ کی۔ دوسری ٹیم جو تھی، انہوں نے کیا کیا کہ دِیوار جو پتھر کی تھی، اسے رگڑ رگڑ کر خُوب صاف کیا، اتنا صاف کیا کہ وہ شیشے کی طرح ہو گئی۔ اب جب وقت پُورا ہو گیا، درمیان سے پردہ ہٹایا گیا تو ایک دِیوار چونکہ صاف شفاف شیشے کی طرح تھی، چنانچہ وہی نقش و نگار جو ایک ٹیم نے بنائے تھے، وہ دوسری دِیوار میں

www.dawateislami.net

صاف نظر آنے لگ گئے۔(احیاء العلوم، 3/26، 27)

پیاری اسلامی بہنو! یہی صُورتِ حال ہے، بچے کا دِل، اس کا کردار وغیرہ بالکل شیشے کی طرح صاف ستھرا ہوتا ہے، اس کے شیشہ نما کردار میں وہی پُھول نظر آئیں گے جو والدین کے اندر موجود ہوں گے۔ لہٰذا بنیادی ضرورت یہ ہے کہ خُود والدین کی اچھی تربیت ہو، جب والدین تربیت یافتہ ہوں گے تو اَوْلاد کی تربیت خُود ہوتی چلی جائے گی۔ مسئلہ یہ ہے کہ ❁ ہمارے ہاں والدین ہی کو قرآن پڑھنا نہیں آتا، والدین ہی تِلاوت نہیں کرتے، اَوْلاد قرآنِ کریم کی طرف کیسے آئے گی؟ ❁ جس بہن کی اپنی نماز دُرُست نہیں وہ کسی کو دُرُست نماز پڑھنا کیسے سکھائے گی ❁ جو خود کھانے پینے، لباس پہننے اور دیگر کاموں کو سنّت کے مُطابِق کرنے کی عادِی نہیں وہ اپنی اولاد کو سنتوں کا عامل کس طرح بنائے گی ❁ جو خود روزے وغیرہ کے مسائل نہیں جانتی وہ اپنی اولاد کو کیا سکھائے گی؟

اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی تربیت کریں، خُود کا ایمان پکّا کریں، خُود نمازوں کی عادِی بنیں، اپنے اخلاق اچھے کریں، خُود سنتوں پر عَمَل کیا کریں، خُود اپنی آخرت کی فِکْر کرتی رہا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بچوں کی اچھی تربیت بھی ساتھ ہی ہوتی چلی جائے گی۔

اَوْلاد کی تربیت اور 4 مِیْم

ماہِرین کا کہنا ہے: اگر آپ اَوْلاد کی اچھی تربیت کرنا چاہتی ہیں تو اُن کے لئے 4 مِیْم اچھے کر دیں: (1): پہلا مِیْم: پہلے میم سے مراد ہے ماں کی ذات۔ ماں کی بچے کی زندگی میں بڑی اہمیت ہے، ماں جتنی اچھی ہو، اَوْلاد کی تربیت اتنی ہی اچھی ہوتی ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں: اُطْلُبُوْا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ یعنی ماں کی گود سے لے کر قبر کے گڑھے تک عِلْم حاصِل کرو![1]

1... تفسیر روح البیان، پ15، الکہف، تحت الآیۃ:66، 5/274

www.dawateislami.net

ماں کا اپنی اولاد کے ساتھ رشتہ ایسا رشتہ ہے جو دنیا کے تمام رشتوں میں سب سے زیادہ بے غرض، بے لوث اور مقدس ہے۔ ماں ہی ہے جو بچے کو جنم دینے کے بعد اس کی شخصیت کی بنیاد بھی رکھتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد ماں کی گود ہی اس کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے اور ماں اس کی پہلی مُعَلِّمَہ (ٹیچر) ہوتی ہے۔

ماں کی محبت محض ایک جذباتی تعلق نہیں بلکہ ایک تربیتی قوت ہے۔ جب ماں کسی چیز سے محبت کرتی ہے، تو وہ محبت غیر محسوس انداز میں اس کی اولاد کے دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔ پھر وہ محبت پردہ کی ہو یا بے حیائی کی، محبتِ دنیا کی ہو یا محبتِ الٰہی کی، نمازوں کی لذت ہو یا گناہوں کا چسکہ یہ سب کچھ بچوں کے دل و دماغ میں منتقل ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایک باحیا ماں کی گود سے باحیا نسلیں جنم لیتی ہیں، اور ایک خدا ترس ماں کی گود سے اللہ والے نکلتے ہیں۔ اگر ماں اپنی نمازوں کو سنوارتی ہے، تو بچہ بھی سجدوں سے محبت کرنا سیکھتا ہے۔ اگر ماں فجر میں قرآن کی تلاوت کرتی ہے، تو وہ نغمہ بچے کے لاشعور میں اتر جاتا ہے۔ اگر ماں بے پردہ ہے، دنیا میں گم ہے، تو بچہ بھی انہی رنگوں میں رنگا جاتا ہے۔

لہٰذا، معاشرے کی اصلاح، نسلوں کی تربیت، اور دین کی بقا کا پہلا زینہ ماں کی گود ہے۔ اگر ہم چاہتی ہیں کہ آئندہ نسلیں نیکی، دیانت، حیا، اور ایمان کی پیکر ہوں تو ہمیں آج خود کو دین کی روشنی سے منوّر کرنا ہو گا۔

(2): دوسرا مِیم: یعنی مُعَلِّم (ٹیچر)۔ اپنے بچے کے لئے مُعَلِّم کا انتخاب اچھے انداز سے، سوچ سمجھ کر کریں۔ مُسْلِم شریف میں ہے: یہ عِلْم تمہارا دِین ہے، پس غور کرو کہ اپنا دِین کس سے سیکھ رہے ہو۔ (مسلم، ص19، حدیث:26)

مُعَلِّم اچھا تو بچے کی تربیت بھی اچھی، اگر مُعَلِّم بُرا، بُرے عقائد والا، بُرے نظریات والا،

www.dawateislami.net

بُرے اخلاق و کردار والا ہو تو بچہ بھی بگڑ جائے گا۔ لہٰذا مُعَلِّم کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیجئے!

(3): تیسرا میم: یعنی مِنْبَر۔ یہ غور فرمایئے! کہ آپ کا بچہ نماز پڑھنے کہاں جاتا ہے، کس منبر سے خطبہ سنتا ہے، کس واعظ یا خطیب کی باتیں سُنتا ہے۔ چاہے وہ سوشل میڈیا سے سُن رہا ہو یا باقاعدہ مسجد میں جا کر سُن رہا ہو، اگر گستاخانِ صحابہ کی باتیں سنے گا، گستاخانِ اَہْلِ بیت کی باتیں سُنے گا، اَوْلیائے کرام کے بے ادبوں کی باتیں سُنے گا تو وہ بھی بے ادب اور گستاخ ہو جائے گا۔ لہٰذا خُود بھی عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ و اَہْلِ بیت علما کو سنیں، اور اپنے بچوں کو بھی ایسی ہی مساجِد میں بھیجیں جہاں عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ و اَہْلِ بیت علما وعظ و نصیحت کرتے ہوں قرآن کی تعلیم دیتے ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بچے باادب رہیں گے اور ان کا ایمان بھی مضبوط ہوتا رہے گا۔

(4): چوتھا میم: مطلب کہ مُعَاشَرہ۔ یعنی آپ کا بچہ کس طرح کے دوستوں کے ساتھ رہتا ہے، کس طرح کے ماحول میں اُٹھ، بیٹھ رہا ہے۔ یہ غور فرمائیں۔ اگر بچہ نیک اور بااخلاق و باکردار، اچھے دوستوں کے ساتھ رہے گا تو اچھا ہو جائے گا، بُرے دوستوں کے ساتھ رہے گا تو بُرا ہو جائے گا۔

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی ہمیں یہ سب چیزیں فراہم کرتی ہے۔

❁ اپنے بچوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی تعلیم دِلوانا چاہتی ہیں تو مدرسۃُ المدینہ میں داخِل کروا دیجئے! ❁ دُنیوی تعلیم دِلوانا چاہتی ہیں تو دارُ المدینہ موجود ہے، یہاں داخِل کروایئے! دُنیوی تعلیم اِسلامی ماحول کے ساتھ میسر آئے گی۔ الحمد للہ! دارُ المدینہ میں انٹرنیشل تقاضوں کے مطابق جدید تعلیم دِی جاتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ بچوں کی خالِص اسلامی تربیت بھی ہوتی ہے، یہاں یونیفارم بھی اسلامی، ماحول بھی اسلامی، جدید تعلیم کا نصاب بھی اسلامی، اساتذہ بھی دِینی ذہن رکھنے والے، پُورا عملہ دِیندار اور اَخلاق و کردار والا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بچے کو ماحول بھی اچھا ملے گا، دوست بھی اچھے ملیں گے، نصاب بھی اچھا اور دِینی ملے گا، مُعَلِّمِیْن (یعنی اساتذہ) بھی اچھے اور دیندار

www.dawateislami.net

نصیب ہوں گے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اَوْلاد کی تربیت اچھی ہو جائے گی۔

سیدھے ہاتھ سے لین دین کے مدنی پھول

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! سیدھے ہاتھ سے لین دین کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: فرمایا: تم میں سے ہر ایک سِیدھے ہاتھ سے کھائے اور سِیدھے ہاتھ سے پیئے اور سِیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا، اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔[1] ☆ سیدھی جانب میں نیک فال ہے کہ یہ جنّتیوں کی جانب ہے۔[2] ☆ سِیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سنّت ہے۔[3] ☆ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ داہنی طرف رہتا ہے اس کی وجہ سے یہ سمت افضل ہے۔[4] ☆ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لینے اور دینے میں دائیں ہاتھ کو استِعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قِیامت کو جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافق دایاں ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔[5] ☆ اسلام میں داہنا حصہ مبارک مانا گیا کہ قیامت میں نیکوں کے نامۂ اعمال بھی اسی ہاتھ میں ہوں گے۔[6] ☆ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔[7] ☆ سیدھے ہاتھ سے کھایئے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، شیطان کا طریقہ ہے۔[8] ☆ کسی کو پانی پلاتے وقت جگ سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گِلاس دوسروں کو دیتے ہیں، کسی سے جگ اور گلاس دونوں لینے ہوں تو ہم دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ لے لیتے ہیں جبکہ یہ

1...ابنِ ماجہ، 4/12، حدیث:3266
2...فیض القدیر، 5/263، تحت الحدیث:6995
3...آدابِ طعام، ص130
4...مرآۃ المناجیح، 1/287
5...حیاتِ محدث اعظم، ص374
6...مرآۃ المناجیح، 1/287
7...بخاری، 1/81، حدیث:168
8...کھانے کا اسلامی طریقہ، ص8

www.dawateislami.net

طریقہ غلط ہے پہلے سیدھے ہاتھ سے جگ لیں اور پھر جگ کو اُلٹے ہاتھ میں پکڑ لیں تاکہ سیدھا ہاتھ خالی ہو جائے اور اب سیدھے ہاتھ سے گلاس لے لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ یعنی جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درودِ پاک پڑھو! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! وہ یاد آجائے گی۔ (القول البدیع، ص:227)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! ترمذی شریف جو حدیثِ پاک کی بہت مشہور کتاب ہے، اس میں ایک بہت خوبصورت حدیثِ پاک ہے، آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! یہ حدیثِ پاک سننے اور اس سے سبق حاصِل کرنے کی سَعادت حاصِل کریں گی۔ اللہ پاک سے دُعا ہے کہ رَبِّ کریم ہمیں ❁ دِینی باتیں اچھی طرح سُننے ❁ دِل میں اُتارنے ❁ ان پر عَمَل کرنے ❁ اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

آیئے! حدیثِ پاک سنتی ہیں:

3 قسمیہ باتیں

صحابیِ رسول حضرت اَبُو کَبْشَہ اَنْمَاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: 3 باتیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور ایک حدیث ہے جو تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں، **اسے یاد کرلو...!!**

یعنی اب جو آگے پیاری پیاری مبارَک بات ہم سُننے جارہی ہیں، ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ اسے یاد کرلو...!! لہٰذا خُوب تَوَجُّہ سے سنیئے اور کوشش

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

کیجئے کہ یاد بھی رہے۔

پہلے وہ 3 باتیں جن پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قسم ارشاد فرمائی، فرمایا: (1): مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ یعنی صدقہ کرنے سے آدمی کا مال کم نہیں ہوتا (2): وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللهُ عِزًّا یعنی جس بندے پر ظُلم کیا جائے، پھر وہ اس پر صبر کرے تو اللہ پاک اس کی عزّت ہی بڑھاتا ہے (3): وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ یعنی بندہ سُوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ پاک اس پر فَقر اور تنگدستی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

یہ 3 باتیں وہ تھیں، جن پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قسم ارشاد فرمائی۔ دُہرا لیتی ہیں تاکہ ہمیں یاد ہو جائیں: (1): صدقہ مال کم نہیں کرتا (2): مظلوم اگر صبر کرے تو اللہ پاک اس کی عزّت بڑھا دیتا ہے (3): جو بندہ خُود پر سُوال کا دروازہ کھولتا ہے، اللہ پاک اس پر فَقر (تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

دُنیا 4 لوگوں کی ہے

اب وہ بات جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو ارشاد فرمائی، فرمایا: (اے میرے صحابہ!) بیشک دُنیا 4 لوگوں کی ہے (1): وہ بندہ جسے اللہ پاک نے مال بھی عطا کیا ہے، عِلْم بھی عطا فرمایا ہے، وہ اپنے مال کے مُعاملے میں اللہ پاک سے ڈرتا ہے، مال کے ذریعے صلہ رحمی کرتا ہے، مال سے متعلق اللہ پاک کے حُقُوق کیا ہیں، یہ بھی جانتا ہے فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ یعنی یہ بہت ہی اَفْضَل رُتبے والا بندہ ہے (2): وہ بندہ جسے اللہ پاک نے عِلْم تو عطا فرمایا ہے مگر مال نہیں دیا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ پس وہ سچی نیّت والا ہے، کہتا ہے: کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں فُلاں (مالدار عالِم) کی طرح عَمَل کرتا (جیسے مالدار عالِم نیک کاموں میں مال خرچ کرتا ہے، میں بھی یونہی کرتا) فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ پس یہ اپنی نیّت پر ہے، ان دونوں کا ثواب ایک جیسا ہے (3): وہ بندہ جسے اللہ پاک نے

www.dawateislami.net

مال تو عطا کیا ہے مگر علم عطا نہیں فرمایا، وہ اپنے مال میں خلط ملط کرتا ہے، نہ اس بارے میں اللہ پاک سے ڈرتا ہے، نہ صلہ رحمی کرتا ہے، نہ یہ جانتا ہے کہ مال سے متعلق اللہ پاک کے حُقوق کیا ہے؟ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِل یہ بدترین درجے میں ہے (4): وہ بندہ جسے اللہ پاک نے نہ مال دیا، نہ عِلْم دیا، وہ کہتا ہے: کاش! میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (یعنی بے عِلْم مالدار) کی طرح (فضولیات اور گُناہوں بھرے کاموں میں) خرچ کرتا فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ پس یہ اپنی نیّت پر ہے، ان دونوں کا وبال برابر ہے۔ (ترمذی، 4/145، حدیث: 2332)

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمائیے! کتنی جامِع حدیث شریف ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختصر سے چند جملوں میں عِلْم کے کیسے سمندر بند فرمادیئے ہیں، مُعاشرے کے ہر ہر فرد کیلئے اس میں راہنمائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حقیقی زاہد کون ہے؟

ہمارے ہاں عموماً ایک بحث معاشرے میں چلتی رہتی ہے ❁ بعض لوگوں کا ذِہن ہوتا ہے کہ پیسہ ہونا چاہئے، پیسے کے بغیر کوئی زندگی نہیں ہے ❁ بعض جو مذہبی ذِہن کے لوگ ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں: پیسے میں کیا رکھا ہے، یہ تو ہاتھ کی میل ہے ❁ بعض دفعہ یہ سُوال بھی ذہنوں میں اُٹھتا ہے کہ امیر زیادہ فضیلت والا ہے یا غریب؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رُخ ہی بدل دیا، اس حدیثِ پاک میں یہ سبق دے دیا کہ نہ مالدار ہونے میں کوئی فضیلت ہے، نہ غریب ہونے میں کوئی فضیلت ہے، انسان کے پاس مال ہو یا نہ ہو، فضیلت والا وہ ہے جس کا مقصد اللہ پاک کی رضا ہوتی ہے۔

کتنے غریب ایسے ہیں جو رہتے جھونپڑی میں ہیں مگر خواب بادشاہوں والے رکھتے ہیں،

www.dawateislami.net

کتنے امیر ایسے ہیں، رہتے تو کوٹھیوں اور بنگلوں میں ہیں مگر دِل اللہ پاک کی محبّت سے بھرے ہوتے ہیں۔ لہٰذا نہ تو مالدار ہونے میں کوئی فضیلت ہے، نہ غریب ہونے میں کوئی عیب ہے، خوش نصیب وہ ہے جو اللہ پاک کی عطا پر راضی اور اس کی رضا کا طلبگار ہے۔

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تمام رُوئے زمین کا مال حاصل کرے اور اس کا اِرادہ رضائے خداوندی کا حُصول ہو تو وہ زاہِد ہے اور اگر سارا مال چھوڑ دے لیکن رضائے الٰہی مقصود نہ ہو تو وہ زاہِد نہیں ہے۔(احیاء العلوم، 3/325)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مالدار عالمِ دِین کا ذِکرِ خیر

حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالِم اور مُحَدِّث ہوئے ہیں، آپ کے دَور کے بڑے بڑے عُلَما آپ کو **عالِمِ مشرق و مغرب** کہا کرتے تھے۔ اللہ پاک نے آپ کو مال بھی بہت عطا فرمایا تھا، لاکھوں دِرْہَم (یعنی چاندی کے سِکّے) تو وہ تھے جو آپ سالانہ صدقہ کیا کرتے تھے، بڑے بڑے ملکوں میں آپ کے تجارتی قافلے جایا کرتے تھے، کتابوں میں لکھا ہے کہ اس وقت کے بادشاہ کی اتنی شان و شوکت نہیں تھی، جتنی حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تھی۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرمایا: **عالِم مالدار اَفْضَل رُتبے والا ہے**، حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی ایک بڑی مثال ہیں۔

آپ بہت بڑے تاجِر تھے، ظاہِر ہے کہ ملازِم بھی کافی رکھے ہوں گے، آپ کی عادَت مبارک تھی کہ اگر آپ کا کوئی مُلازِم سودا بیچتے وقت دُرُودِ پاک پڑھ دیتا تو آپ اس سودے کی کمائی استعمال نہیں فرماتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے: تم نے اللہ پاک کی رضا کیلئے نہیں بلکہ اپنے سامان کی تعریف کرنے کے لئے دُرُود شریف پڑھا اور خریدنے والے نے سودے کی خوبی دیکھ کر نہیں بلکہ تمہارے دُرُود سے متاثر ہو کر خریدا ہے، لہٰذا یہ سودا ٹھیک نہیں ہوا۔(عبد اللہ بن مبارک، ص252)

www.dawateislami.net

گھوڑے پر سواری نہ فرمائی

ایک مرتبہ آپ سفر پر تھے، ایک جگہ نماز کا وقت ہو گیا، آپ گھوڑے سے اُترے، اسے ایک جگہ باندھا اور وُضو کر کے نماز پڑھنے لگے۔ جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ آپ کا گھوڑا وہاں موجود ایک کھیت سے گھاس کھا رہا ہے۔ فرمایا: یہ کھانا حرام ہے، لہٰذا اب میں اس گھوڑے پر سوار نہیں ہو سکتا، یہ کہہ کر آپ نے اس کھیت کے مالِک کو ڈھونڈا، وہ گھاس جو گھوڑے نے کھالی تھی، اس کے بدلے گھوڑا ہی اسے عطا فرما دیا، خُود نیا گھوڑا خرید کر آگے روانہ ہو گئے۔ (عبد اللہ بن مبارک، ص253-254)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا تقویٰ ہے، اب ایسے عظیم کام ظاہِر ہے وہ کرے گا، جو شریعت کا اتنا زیادہ عِلْم رکھتا ہو۔

کھانے کی اجازت نہیں

آپ کے والِد حضرت مبارَک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ ہے، آپ کسی باغ میں کام کیا کرتے تھے۔ کئی سال آپ نے یہیں مزدوری کی۔

آپ سوچیں گی کہ بیٹا اتنا مالدار اور باپ کسی کے باغ میں مزدوری کرتا تھا۔ ایسا نہیں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارَک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک غریب گھر میں پیدا ہوئے، آپ کو اتنا مال وِرَاثت میں نہیں مِلا تھا، آپ نے خُود اپنی محنت سے کمایا تھا۔ آپ کے والِد امیر ہونے سے پہلے مزدوری کیا کرتے تھے۔

ایک دِن کیا ہوا کہ باغ کا مالِک وہاں پہنچا، کہا: مبارَک! مجھے ایک میٹھا انار لا کر دو...!! حضرت مبارَک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ گئے، ایک انار توڑا، لا کر مالِک کو دیا، اس نے کھایا تو وہ کھٹّا تھا۔ مالِک غصّے سے بولا: میں نے میٹھا لانے کو کہا تھا، یہ تو کھٹا ہے، جاؤ! میٹھا انار لاؤ! آپ دوبارہ گئے، دوسرے درخت سے انار توڑا، لا کر مالِک کو دِیا، اس نے کھایا تو یہ انار بھی کھٹّا نکلا۔ مالِک مزید غصّے

www.dawateislami.net

ہوا، کہا: اور لاؤ...!! آپ تیسرا انار لائے، قسمت سے یہ بھی کھٹّا تھا۔ اب مالِک نے غصّے سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا: اتنا عرصہ ہو گیا یہاں کام کرتے ہوئے، ابھی تک میٹھے انار کی پہچان بھی نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا: جی! واقعی مجھے میٹھے انار کی پہچان نہیں ہے۔ مالِک نے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: کیونکہ میں نے کبھی انار کھایا ہی نہیں ہے۔ اب مالِک کا غُصّہ ذرا حیرانی میں بدل گیا، پوچھا: کیوں نہیں کھایا؟ فرمایا: اس لئے کہ آپ نے مجھے باغ کی دیکھ بھال کے لئے رکھا ہے، اس کے پھل کھانے کی تو اجازت ہی نہیں دی۔ (وفیات الاعیان لابن خلکان، 3/22، رقم:322)

اللہ! اللہ! یہ ہے تقویٰ، پرہیز گاری...!! غور فرمایئے! کتنی باریک باتیں ہیں، اب ہمارے ہاں ان باتوں کا عِلْم ہی کسے ہوتا ہے...؟ شریعت کے احکام سیکھے ہی کب جاتے ہیں کہ ان پر عَمَل کیا جائے۔ آج کل لوگوں کو صِرْف کمانے اور اُڑانے سے غرض ہے، کیسے کمانا ہے؟ نہ اس کی فِکْر ہے اور کھانا اور خرچ کیسے کرنا ہے، نہ اس کی فِکْر ہے۔

حلال و حرام کے معاملے میں بے پروائی

حدیثِ پاک کے مطابق یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، **فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:** لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروانہ ہوگی کہ اس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا، حرام سے یا حلال سے۔ (بخاری، 2/7، حدیث:2059)

مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی آخر زمانہ میں لوگ دین سے بے پرواہو جائیں گے، پیٹ کی فکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فکر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دلیر ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔ (مراۃ المناجیح، 4/229)

یہ دور واقعی آچکا ہے۔ آج کون حلال حرام کی فِکْر کرتا ہے، بس مال آنا چاہئے، جہاں سے

www.dawateislami.net

بھی آئے...!!اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ ! اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیّت کی اہمیت

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے حدیثِ پاک سُنی، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دُنیا 4 لوگوں کی ہے۔ ان میں 2 امیروں کا ذِکْر فرمایا، 2 غریبوں کا ذِکْر فرمایا۔ ایک غریب کے متعلق فرمایا: یہ بھی مالدار عالِم کی طرح افضل رُتبے والا ہے دوسرے غریب کے متعلق فرمایا: یہ بے عِلْم مالدار کی طرح بدترین درجے والا ہے۔

ہیں دونوں ہی غریب مگر ان کے انجام میں بھی زمین آسمان کا فرق ہے، ایک غریب افضل رُتبے والا ہے، دوسرا غریب بدترین درجے والا ہے۔ ان دونوں میں فرق کیا چیز کر رہی ہے؟ نیّت۔ ایک غریب جس کو اللہ پاک نے مال نہیں دیا مگر عِلْمِ دِین عطا فرمایا ہے، وہ اچھائی اور بُرائی کی پہچان رکھتا ہے، فرمایا: فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ یہ غریب عالِم جو ہے، یہ سچّی نیّت والا ہے۔ پس اس کی یہ سچّی نیّت ہے جو اسے مالدار عالِم کے درجے پر پہنچاتی ہے دوسرا غریب جسے نہ عِلْمِ دِین مِلا، نہ مال عطا ہوا، یہ چونکہ عِلْمِ دِین کی نعمت سے محروم ہے، لہٰذا سچّی نیّت سے بھی محروم ہے، اس کے دِل میں جو خواہشیں اُٹھتی ہیں، وہ جاہِل امیر والی اُٹھتی ہیں، یہ چاہتا ہے: کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا، میں بھی عیش کرتا، فضولیات میں مگن رہتا، دُنیا کے مزے لوٹتا۔ فرمایا: یہ اور جاہِل امیر دونوں ہی بدترین رُتبے والے ہیں۔

اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے

پیاری اسلامی بہنو! یہاں سے نیّت کی اہمیت کو سمجھئے! ہیں دونوں ہی غریب مگر ایک اچھی نیّت والا ہے، وہ مالدار عالِم کی طرح افضل رُتبے پر پہنچا، دوسرا بُری نیّت والا ہے، وہ جاہِل امیر کی

www.dawateislami.net

طرح بدترین درجے کا حقدار ہو گیا۔ پتا چلا؛ نیّت کی بڑی اہمیت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ مزید فرمایا: لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے، جس کی اس نے نیّت کی۔ (بخاری، 1/5، حدیث: 1)

وہ اسلامی بہنیں جو غریب ہیں، اگر ہم اپنی نیتوں کا قبلہ درست کر لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت سارا ثواب مفت کمانے میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔

پہاڑ برابر سونا خرچ کرنے کا ثواب

روایات میں ہے: پچھلے زمانوں میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا، بارشیں رُک گئیں، خشک سالی ہو گئی، لوگ بھوک سے تڑپنے لگے۔ ایسے حالات میں ایک شخص کہیں سے گزر رہا تھا، اس نے ریت کا ایک اُونچا ٹیلہ دیکھا، اسے دیکھ کر دِل میں ایک حسرت اُٹھی، کاش! یہ ٹیلہ سونے کا ہوتا، میری ملکیت میں ہوتا تو میں سارے کا سارا سونا لوگوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس کی (یہ اچھی نیّت قبول ہو گئی، اللہ پاک نے اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی بھیجی کہ اسے فرما دیجئے! تمہاری) اچھی اور سچّی نیّت کے سبب اتنا ہی سونا صدقہ کرنے کا ثواب عطا کر دیا گیا۔ (تفسیر کبیر، پ۱، البقرۃ: 112، 2/7)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ ہے اچھی نیّت کی برکت...!! افسوس! اب ہمارے ہاں تو حالات بدل گئے، مالداروں کو دیکھ کر ہمارا دِل للچاتا ہے مگر کیوں؟ اس لئے کہ فُلاں بہت مالدار ہے، کاش! میرے پاس بھی اتنا مال ہوتا ❁ وہ عیش کرتی ہے، میں بھی عیش کرتی ❁ اس کے گھر بڑی ایل سی ڈی ہے ❁ میرے پاس بھی پیسے ہوتے، میں بھی اتنی بڑی ایل سی ڈی خریدتی ❁ میرے پاس پیسے ہوتے، میں بھی ایسا کرتی، ہمارے ہاں یُوں دِل للچاتے ہیں۔ یہ خطرے کی بات ہے۔ حدیثِ پاک میں صاف بتا دیا گیا کہ وہ مالدار مال ہوتے ہوئے، جن گُناہوں کا بوجھ اپنے سَر ڈال رہا ہے، یہ غریب جس کے پاس مال بھی نہیں ہے، اس سبب سے گُناہ کر بھی نہیں رہا ہے مگر اپنی بُری نیّت

www.dawateislami.net

کی وجہ سے یہ اور وہ گنہگار مالدار دونوں جُرم میں برابر ہیں۔

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا — آخِرت میں مال کا ہے کام کیا؟
مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وبال — کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال
یاالٰہی! کر کرم عطارؔ پر — حُبِّ دُنیا اس کے دل سے دور کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کی نِرالی پریشانی

کاش! ہماری نیتیں درست ہو جائیں...!! حدیثِ پاک میں ہے، صحابیِ رسول حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ذَھَبَ الْاَغْنِیَآءُ بِالْاَجْرِ یعنی اے اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَہْلِ ثَرْوت (جنہیں مال و دولت کی کثرت عطا ہوئی ہے) وہ ثواب کمانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے۔ (وہ کیسے؟ عرض کیا:) یَحُجُّوْنَ وَ لَا نَحُجُّ وہ حج کرتے ہیں، ہم حج نہیں کر پاتے، وہ فُلاں فُلاں مالی عِبادات کرتے ہیں، ہم (چونکہ مال نہیں رکھتے، لہٰذا) وہ مالی عبادات نہیں کر پاتے۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کا یہ خوبصورت شوق دیکھئے! حاجی حج کیلئے جاتے ہیں، یہ مالی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے نہیں جا پا رہے تو تڑپتے ہیں کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ حج کے لئے چلے گئے، ہم رہ گئے!! رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو جو فضیلت اُن (حج اور دیگر مالی عبادات کرنے والوں) کو ملتی ہے، اس سے بھی زیادہ فضیلت تمہیں حاصِل ہو جائے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسی فضیلت والی نیکی بتاتے ہوئے فرمایا: ہر نماز کے بعد 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَر، 33 بار سُبْحٰنَ اللّٰہ اور 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لیا کرو...!! (سنن الکبریٰ للبیہقی، 2/265، حدیث:3024)

www.dawateislami.net

رشک کس پر کریں...؟

پیاری اسلامی بہنو! یہاں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم کی نِرالی، نیکیوں بھری سوچ دیکھئے! ❁ مالدار کھانا اچھا کھاتے ہیں، اس پر انہیں رشک نہیں ہے ❁ مالدار لباس اچھا پہنتے ہیں، اس پر بھی رشک نہیں ہے ❁ مالداروں کے گھر بہترین ہیں، اس پر بھی رشک نہیں ہے۔ رشک ہے تو اس بات پر ہے کہ ❁ وہ نماز پڑھتے ہیں، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں ❁ وہ تِلاوت کرتے ہیں، ہم بھی تِلاوت کرتے ہیں ❁ وہ حدیثیں سنتے ہیں، ہم بھی سُنتے ہیں ❁ وہ نوافل پڑھتے ہیں، ہم بھی پڑھتے ہیں ❁ وہ روزے رکھتے ہیں، ہم بھی رکھتے ہیں، یہاں تک تو مُعاملہ برابر ہے ❁ مگر وہ چونکہ مالدار ہیں، لہٰذا وہ حج، زکوٰۃ، صدقہ وخیرات وغیرہ مالی عبادات بھی کر لیتے ہیں مگر ہم مالی عبادات نہیں کر پاتے، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس جگہ آکر مالدار صحابہ نیکیوں کے مُعاملے میں ہم سے آگے نکل رہے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اَصْل مقامِ رشک...!! کاش! ہمیں بھی ایسا نیکیوں بھرا رشک نصیب ہو جائے۔ مالداروں کو دیکھ کر ہم بھی للچائیں مگر اس پر نہیں کہ وہ عیش وعشرت میں رہتے ہوئے غفلت بھری زندگی گزارتے ہیں بلکہ ❁ مالدار جب حج پر جاتے ہیں تو دِل للچائے کہ کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا، میں بھی حج کرتی ❁ مالدار صدقہ وخیرات کرتے ہیں، ہمارا دِل للچائے، کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا، میں بھی صدقہ وخیرات کرتی، اس صُورت میں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! یہ دِل للچانا اچھا ثابت ہوگا، رَبِّ رحمٰن کی رحمت سے اُمّید ہے کہ اس للچانے کی برکت سے ہمیں بھی حج اور صدقہ وغیرہ کا ثواب مل جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں اچھی نیّت کی سَعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مال کے حقوق ادا کیجئے!

پیاری اسلامی بہنو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 4 قسم کے لوگوں کا

www.dawateislami.net

ذِکْر کیا اور فرمایا: وہ بندہ جو مال کے حقوق جانتا بھی ہے اور اس کے حقوق ادا بھی کرتا ہے، وہ سب سے اَفْضَل ہے۔

اس سے پتا چلا کہ مال کے بھی حقوق ہیں اور وہ حقوق ہم نے ادا بھی کرنے ہیں۔ ہمارے ہاں مال کمانے کی فِکْر بھی ہوتی ہے، مال اُڑانے کی لگن بھی ہوتی ہے مگر اس کے حقوق کیا ہیں؟ وہ ادا کیسے کرنے ہیں؟ اس کی فِکْر نہیں کی جاتی۔ یاد رکھئے! مال کے حقوق ادا نہ کرنا سخت تَرِین جُرْم ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (پ10، التوبہ:34) انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ۔

یہ آیتِ کریمہ ان کے متعلق ہے جو مال جمع تو کرتے ہیں مگر اس کے حقوق ادا نہیں کرتے، زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ ان کے متعلق فرمایا: ان کے لئے دردناک عذاب ہے، قیامت کے دِن ان کا یہ مال جہنّم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانی، کروٹیں اور پیٹھ کو داغ دیا جائے گا۔ (تفسیر صراط الجنان، پ10، التوبہ:34-35، 4/115-112 ملتقطاً)

مال کے حقوق ادا نہ کرنے کا عذاب

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہو گا اس کے لئے آگ کے پتلے ٹکڑے بنائے جائیں گے ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور اُن سے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے۔ یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار 50 ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ (مسلم، ص:382، حدیث:2290)

www.dawateislami.net

اللہ! اللہ! غور فرمایئے! یہ کتنا سخت عذاب ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔ اگر اللہ پاک نے مال عطا فرمایا ہے تو اس کے حقوق لازمی ادا کیا کیجئے!

بنیادی طور پر مال سے متعلق 3 طرح کے حقوق ہیں: (1): **حقُ اللہ** یعنی اللہ پاک کا حق، وہ یہ کہ بندہ مال حلال ذریعے سے کمائے اور حلال ذریعے سے ہی خرچ کرے (2): **حقُ الفَرد**، یعنی خُود مالدار کا حق، وہ یہ ہے کہ مال کو فضولیات میں ضائع نہ کیا جائے، جہاں خرچ کرنا ضروری ہے، جائز اور مباح ہے، وہاں خرچ کرے، اس کے عِلاوہ فضولیات میں نہ اُڑائے۔ (3): تیسرا ہے: **حقُ الاُمّۃ**، یعنی اُمّت کا حق۔ وہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے جو مال عطا فرمایا ہے، وہ بندوں پر خرچ کیا جائے، اس کے ذریعے والدین کی خِدمت کی جائے، عزیز رشتے داروں کی خِدمت ہو، یتیموں، بیواؤں اور غریبوں کی مدد کی جائے۔ پھر اس میں تفصیلات ہیں، زکوٰۃ، فطرہ، نفل صدقات وغیرہ سب اس میں شامِل ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ مال کے یہ تمام حقوق پُورے پُورے ادا کیا کریں، مال صِرف و صِرف حلال راہ میں ہی خرچ کریں، اللہ پاک نے مال دیا ہے تو اسے کام میں لائیں، فضولیات میں نہ اُڑائیں اور یہ مال اللہ پاک کی راہ میں خرچ بھی کیا کریں۔

ہم نے شروع میں حدیثِ پاک سُنی، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قسم اُٹھا کر فرمایا: صدقہ کرنے سے آدمی کا مال کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کا ذہن بنائیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں، ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔ (پ3، البقرۃ:261)

www.dawateislami.net

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیت میں راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے 7 بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں 100 دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا 7 سو گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اللہ پاک اُسے اُس کے اِخلاص کے اِعتبار سے 7 سو گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم و جوّاد ہے جس کیلئے چاہے اُسے اِس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔ (تفسیر صراط الجنان، پ:3، البقرۃ: 261، 3/452)

مال میں اِضافہ ہو گیا

بنی اسرائیل میں ایک غریب شخص تھا، ایک مرتبہ اس پر ایسا وقت بھی آیا کہ 3 دِن تک کچھ کھایا ہی نہیں۔ آخر تیسرے دِن اس کی زوجہ نے ایک دِرْہَم دیا اور کہا: جاؤ! کھانا خرید لاؤ...!! وہ 3 دِن کا بُھوکا شخص کھانا خریدنے بازار جارہا تھا، راستے میں کوئی سوالی (مانگنے والا) مِلا، اس نے وہ دِرْہَم سُوالی کو دے دیا اور خالی ہاتھ گھر آگیا۔ زوجہ کو بتایا کہ ایک سُوالی تھا، میں نے دِرْہَم اسے دے دیا۔ زوجہ بھی صبر والی تھی، بولی: اچھا کیا۔ پھر زوجہ نے اُون کاتنے کا چرخہ دیا کہ جاؤ! یہ بیچ کر کھانا لے آؤ...!! اب یہ شخص چرخہ لے کر بازار پہنچا، اسے بیچا، جو پیسے ملے ان سے ایک مچھلی خرید کر گھر آگیا۔

جب مچھلی کو کاٹا گیا تو اس میں سے ایک موتی نکلا۔ موتی بہت قیمتی تھا، اس نے وہ موتی بازار میں فروخت کیا، اسے کافی ساری رقم مل گئی، چنانچہ کل تک جو بہت غریب تھا، کھانے کو پیسے نہیں تھے، اچانک سے بہت امیر ہو گیا۔ پھر ایک دِن اس کے پاس ایک سُوالی آیا۔ مَاشَآءَ اللہ! یہ شخص اتنے بڑے دِل کا تھا کہ اس نے آدھا مال سُوالی کے سامنے کیا اور کہا: یہ لو! میرا آدھا مال تم لے لو، آدھا میں رکھ لیتا ہوں۔ اس کی ایسی کمال سخاوت دیکھ کر سُوالی بولا: تمہارا مال تمہیں ہی مبارک ہو،

www.dawateislami.net

میں اَصْل میں فرشتہ ہوں، وہ ایک دِرْہَم جو تم نے بھوکا ہونے کے باوُجُود سُوالی کو دیا تھا، اللہ پاک نے اس کے بدلے تمہارے لئے 100 قیراط اَجْر مقرر فرمایا، یہ جو دولت تمہیں عطا ہوئی ہے، یہ اُن 100 قیراط میں سے ایک قیراط ہے۔ (ضیائے صدقات، ص:170)

پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ غریبوں پر اگرچہ زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی، البتہ انہیں بھی چاہئے کہ جتنا ہو سکے صدقہ و خیرات کرتے ہی رہا کریں، دیکھئے! یہ شخص غریب تھا، 3 دِن کا بھوکا تھا، پھر بھی اس نے ایک دِرْہَم صدقہ کر دیا، اس کا یہی درہم قبول ہوا اور اللہ پاک نے اسے مالا مال کر دیا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ آمدنی چاہے کتنی ہی ہو، چاہے 10 روپے ہی کر سکتی ہوں، صدقہ ضرور کرتی رہا کریں۔

جنّت میں گھر خرید لیا

شَواہِدُ النُّبُوَّۃ میں ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور 10 ہزار دِینار آپ کو پیش کرتے ہوئے عرض کیا: حُضُور! میں حج کے لئے جارہا ہوں۔ آپ میری یہ رقم سنبھال لیجئے! اور مجھے ان کے بدلے کوئی مکان خرید دیجئے! یہ کہہ کر وہ شخص حج کے لئے روانہ ہو گیا۔ (آپ نے وہ ساری رقم صدقہ فرمادی) جب وہ شخص واپس آیا تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے لئے جنّت میں مکان خرید لیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے ایک رسید اس شخص کو دی اور فرمایا: یہ لو! یہ تمہارے جنّتی گھر کی رسید ہے۔ اس زبردست عنایت پر وہ شخص بہت خوش ہوا اور اپنے جنّتی مکان کی رسید لے کر گھر چلا گیا۔ خُدا کی قدرت کہ یہ شخص بیمار پڑ گیا، جب اسے یقین ہو گیا کہ اب زِندہ رہنا دُشوار ہے تو اس نے وصیت لکھوائی کہ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ہاتھوں لکھی ہوئی رسید قبر میں میرے ساتھ دفن کر دی جائے۔ جب اس شخص کی وفات ہوئی تو وصیت کے مُطابِق رسید اس کی قبر میں رکھ دی گئی۔ دوسرے دِن لوگوں نے دیکھا کہ وہی

www.dawateislami.net

رسید قبر کے اُوپر رکھی ہے اور اس کے پیچھے لکھا ہے: اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو وعدہ کیا تھا وہ پُورا ہو گیا (یعنی اس شخص کو جنّتی مکان دے دیا گیا ہے)۔ (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ، ص 251)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدقے کے مختصر فضائل

ہم دُنیا میں صدقہ و خیرات کریں گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک ہمیں جنّت میں گھر عطا فرمائے گا۔ احادیثِ کریمہ کے مطابق ❁ صَدَقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے[1] ❁ صَدَقہ جہنّم کی آگ سے بچاتا ہے، حدیث پاک میں ہے جو اللہ پاک کی رضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ صدقہ اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے[2] ❁ صَدَقہ اللہ پاک کے غَضَب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع (یعنی دُور) کرتا ہے[3] ❁ صَدَقہ کرنے والا قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا[4] ❁ صَدَقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے[5] ❁ صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے[6] ❁ مسلمان کا صَدَقہ اس کی عمر کو بڑھاتا ہے[7] ❁ صَدَقہ 70 قِسم کی بلاؤں کو روکتا ہے[8] ❁ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صَدَقہ دینے میں جلدی کرو کہ بلا صَدَقہ کو نہیں پھلانگتی۔ (مشکاۃ المصابیح، جزء:1، 1/359، حدیث:1887)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا تعارف

پیاری اسلامی بہنو! آپ کی اپنی دینی تحریک دعوتِ اسلامی، اس وقت 80 سے زائد شعبہ جات میں دین کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ الحمد للہ! ❁ کنز المدارس بورڈ کے نام سے دعوتِ اسلامی کا اپنا تعلیمی بورڈ ہے ❁ تقریباً 16 ہزار 500 سے زائد جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز

1...ابن ماجہ، 4/342، حدیث:3973
2...معجم کبیر، 10/409، حدیث:20584
3...ترمذی، 2/146، حدیث:664
4...سُنَن کُبریٰ لِلْبَیْہَقِی، 4/379، حدیث:7751
5...معجم کبیر، 3/148، حدیث:4276
6...شعب الایمان، 3/212، حدیث:3347
7...معجم کبیر، 6/440، حدیث:13508
8...تاریخ بغداد، حارث بن مرۃ، 8/204، رقم:4326

www.dawateislami.net

اینڈ گرلز) قائم ہیں، جن میں حفظ و ناظرہ، عالِم کورس (درسِ نظامی)، مختلف تخصُّصات (Specialization)، فرائض علوم کورسز کروائے جاتے ہیں ❁ جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) طلبا کی تعداد کم و بیش 5 لاکھ 23 ہزار ہے ❁ بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور بہنوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لئے اب تک تقریباً **68 ہزار سے زائد مدارس المدینہ بالغان و بالغات** قائم کئے جاچکے ہیں جن میں پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 4 لاکھ ہے ❁ فیضان آن لائن اکیڈمی کے ذریعے تقریباً 24 ہزار طلبہ وطالبات دینی تعلیم حاصل کررہے ہیں ❁ اب تک تقریباً 21 دار الافتاء اہلسنت قائم کئے جاچکے ہیں جن میں شرعی رہنمائیوں کی تعداد ماہانہ اوسطاً 20 ہزار ہے ❁ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر) کے ذریعے دینی لٹریچر پر تحقیقی کام انجام دیا جارہا ہے، الحمد للہ! اس شعبے کے تحت اب تک 1784 کتب و رسائل پر کام ہو چکا ہے، اس شعبے میں درجنوں مدنی علمائے کرام خدمات سر انجام دیتے ہیں، اللہ پاک کے کرم سے دعوتِ اسلامی ان مدنی عُلَما کو باقاعدہ تنخواہیں دیتی ہے ❁ دینی لٹریچر چھاپنے کیلئے دعوتِ اسلامی نے اپنا اشاعتی ادارہ مکتبۃُ المدینہ قائم کیا، جہاں بہترین اور خوبصُورت انداز سے کتابیں پرنٹ کی جاتی ہیں، تقسیم رسائل (یعنی مختلف کتب و رسائل مفت تقسیم کرنے) کا بھی سلسلہ ہوتا ہے ❁ دنیا بھر میں دینی کاموں کی دھوم مچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کا پُورا تنظیمی سیٹ اپ ہے، ذیلی حلقے سے لے کر مرکزی مجلسِ شُوریٰ تک پُورا ایک نظام قائم ہے، شہر شہر، گاؤں گاؤں ذِمّہ داران موجود ہیں ❁ عاشقانِ رسول کی تربیت کرکے انہیں دینی کاموں کے لئے ملک و بیرونِ ملک بھیجا جاتا ہے، انہیں باقاعدہ تنخواہیں دی جاتی ہیں اور وہ فَارِغُ الْبَال (یعنی کمانے سے بے پروا) ہو کر دِین کی خدمت کرتے ہیں ❁ میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز، مثلاً ❁ پرنٹ میڈیا (یعنی ماہنامہ فیضانِ مدینہ جو کہ اس وقت 7 زبانوں میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت ماہنامہ ہے کے ذریعے) ❁ سوشل میڈیا (مثلاً، یوٹیوب (*YouTube*)، فیس بک (*Facebook*)، انسٹاگرام (*Instagram*) وغیرہ پر موجود تقریباً 100 اکاؤنٹ، جن) پر تقریباً 50 ملین (*Million*) یعنی 5 کروڑ فالورز (*Followers*) ہیں

www.dawateislami.net

جبکہ ویوز کی تعداد بلینز (Billions) یعنی 100 کروڑ سے بھی اوپر جا پہنچتی ہے ❁ اور مدنی چینل اردو، انگلش، بنگلہ زبانوں میں، کڈز (Kids) مدنی چینل، بزرگوں کا مدنی چینل اور عربی ویب چینل کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کی جارہی ہے ❁ آئی ٹی کے شعبہ کی طرف سے اب تک 32 موبائل ایپلی کیشن اور 40 اسلامک ویب سائٹس لانچ کی جاچکی ہیں ❁ دنیا بھر میں مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے ایف.جی آر ایف (Faizan Global Relief foundation) کا شعبہ قائم ہے، جس کے تحت اب تک ❁ 30 لاکھ سے زائد پودے لگائے جاچکے ہیں ❁ تقریباً 60 لاکھ افراد کی امداد کی جاچکی ہے ❁ 5 ہزار سے زائد گھروں کی تعمیر کی جاچکی ہے ❁ 75 ہزار سے زائد خون کی بوتلیں عطیہ کی جا چکی ہیں ❁ ہیلتھ کیئر سنٹر میں اب تک 32 ہزار سے زائد مریض وزٹ کر چکے ہیں۔

آپ بھی خدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامل کیجئے! اپنے عطیات دعوت اسلامی کو دیجئے، آپ کا چندہ کسی بھی جائز، دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور محفوظ کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکتوبِ عطّار

پیاری اسلامی بہنو! عبادت کا بیج بونے کا، ربِّ کریم کی رحمتوں کا حقدار بنانے والا رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن دیتے ہیں، آیئے! آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے حوالے سے مکتوب کا خلاصہ سنتی ہیں چُنانچہ

اَمیرِ اہلسنت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: میری طرف

www.dawateislami.net

سے تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلّمات اور طالبات کی خدمات میں کَعْبَۂ مُشَرَّفَہ کے گِرد گُھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَك کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالا مال جُھومتا ہوا اسلام:

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ مبارک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں ندامت (شرمندگی) کے اشکوں (آنسوؤں) سے آبپاشی کی جاتی (یعنی پانی دیا جاتا ہے) اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قَدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ (رزقِ) حَلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَك کے مکمّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے تیار ہو جائے، سحری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مدارسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رَجَب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرما دیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ عبدُ اللہ بنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: رجب

www.dawateislami.net

کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کَفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔ (جامع صغیر، ص311، حدیث:5051)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اگر مُطالعہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (1) ''کفن کی واپسی مع رجب کی بہاریں'' اور (2) ''آقا کا مہینا'' پڑھ لیجئے۔ ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب ''فیضانِ رَمضان'' بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہو سکے تو عِیْدِ مِعْرَاجُ النَّبِی کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق ''فیضانِ رَمَضان'' بھی تقسیم فرمایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے۔

پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کو ڈونیشن جمع کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں اسی طرح اسلامی بہنوں کو بھی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، لہٰذا اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو ڈونیشن کی ترغیب دلائیں اور مل کر اپنی دعوتِ اسلامی کے لئے خوب خوب ڈونیشن جمع کرنے میں حصہ لیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم سب کی دعوت اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے اور دن بہ دن اس کے اخراجات بڑھ رہے ہیں، تمام اسلامی بہنیں ابھی سے دعوت اسلامی کے جملہ اخراجات کے لئے ڈونیشن جمع کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اجتماعِ خواجہ غریب نواز

پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! رجب شریف کی 6 تاریخ کو خواجۂ خواجگان، سلطانُ الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی چھٹی شریف منائی جاتی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں دنیا بھر میں اہتمام کے ساتھ اس موقع پر خواجہ

www.dawateislami.net

غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **اِیصالِ ثواب** کے لیے **قرآن خوانی، مدنی قافلوں میں سفر** اور **محفلِ نعت** کا اِنعقاد کیا جاتا ہے، جسے **"اجتماعِ خواجہ غریب نواز"** کہتے ہیں۔ (مدنی چینل کے ذریعے) اس میں شرکت کی نیّت کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کی دعوت دیجئے اور ہر دم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کے ساتھ وابستہ رہئے۔

خواجہ غریب نواز کا مختصر تعارُف

پیاری اسلامی بہنو! 6 رجب المرجب کو خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عرس پاک منایا جاتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف سنتی ہیں:

خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ چھٹی صدی ہجری کی بڑی بلند رُتبہ شخصیت ہیں، آپ 537 ہجری کو سِجِسْتان کے علاقے **سَنجر** میں پیدا ہوئے، اسی نسبت سے آپ کو **سَنجری** کہا جاتا ہے۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام حَسَن ہے اور **مُعِیْنُ الدِّین**، غریب نواز، سلطان الہند، وارثُ النبی اور عطائے رسول آپ کے مشہور القاب ہیں۔[1] **"خواجہ"** فارسی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنٰی ہے: سردار، آقا۔[2]

خواجہ غریبِ نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **نَجِیبُ الطَّرَفَین** ہیں یعنی والد اور والدہ دونوں کی طرف سے سَیِّد زادے ہیں، 12 واسطوں سے آپ کا سلسلۂ نسب مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ مولا علی مشکل کشا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچ جاتا ہے۔ (فیضان خواجہ غریب نواز، ص3)

خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 96 سال دُنیا میں تشریف فرما رہے، 6 رجب 633 ہجری، بروز پیر شریف، صبح فجر کے وقت مُریدین انتظار میں تھے کہ پیر و مرشد تشریف لائیں گے، نمازِ فجر پڑھائیں گے مگر حضور خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نہ آنا تھا، نہ آئے، کافی دیر گزر جانے کے بعد کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا تو غم کا سمندر اُمنڈ آیا، خواجہ غریب نواز، مُعِیْنُ الدِّین حَسَن

1... فیضان خواجہ غریب نواز، ص2-3 ملخصاً
2... فیروز اللغات، ص597

www.dawateislami.net

سنجری چشتی، اجمیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وصال فرما چکے تھے، دیکھنے والوں نے یہ ایمان افروز منظر آنکھوں سے دیکھا کہ خواجہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نورانی پیشانی پر لکھا تھا: **حَبِیْبُ اللہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللہِ: اللہ** کا محبوب بندہ، محبتِ الٰہی میں وِصال (انتقال) کر گیا۔ خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار مُبارَک ہند کے مشہور شہر اجمیر، صوبہ راجستھان شمالی ہند میں ہے۔ (فیضان خواجہ غریب نواز، ص25)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کی سنّتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پھول" سے سلام کرنے کی سنّتیں اور آداب سنئے: ☆مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 459 پر لکھے ہوئے مسئلے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال، عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔[1] ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کا مُقَرَّب ہے۔ ☆جو سلام میں پہل

1 ... بہارِ شریعت، حصہ 16، 3/459

www.dawateislami.net

کرے وہ تکبّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبّر سے بَری ہے۔[1] ☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازل ہوتی ہیں۔[2] ☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ ☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سن لے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُود پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1... شعب الایمان، 6/433، حدیث: 8786 2... کیمیائے سعادت، 1/394

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اَہْلِ بیت پر 100 مرتبہ درودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اس کی 100 حاجتیں پُوری فرمائے گا۔[1]

اَہْلِ بیتِ پاک یعنی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں (مثلاً ازواجِ پاک اور تمام اَوْلادِ پاک) پر دُرُود پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں دُرُود عرض کریں، پھر اس کے ضمن میں **اَہْلِ بیت** پر دُرُود پیش کریں۔ مثلاً یُوں دُرُودِ پاک پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پرندے زندہ ہوگئے

ایک مرتبہ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف فرما تھے، بہت سارے لوگ بھی فیض لینے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضِر تھے۔ آپ نے اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ذِکرِ خیر کرتے ہوئے یہ واقعہ بیان کیا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کیا: اے اللہ پاک! مُردے کس طرح زندہ کئے جائیں گے، مجھے آنکھوں سے دِکھادے۔ اللہ پاک نے اپنے خلیل عَلَیْہِ السَّلَام کی درخواست قبول کی اور فرمایا:

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، 6/442

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ (پ3، البقرۃ:260)

ترجَمۂ کنزُ العِرفان: تو پرندوں میں سے کوئی چار پرندے پکڑ لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانُوس کر لو پھر ان سب کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دو پھر انہیں پکارو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے۔

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم چاہو تو میں بھی تمہیں پرندے زندہ کر کے دِکھا دُوں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! ضرور دکھا دیجئے! اب حضرت اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مور، ایک کوّا، ایک باز اور ایک کبوتَر لیا، انہیں ذبح کر کے ان کا قیمہ بنانے کا حکم فرمایا اور ان کے سَر الگ الگ محفوظ فرمالئے۔ جب ان سب کا قیمہ بنا کر ایک دوسرے کے ساتھ مِلا دیا گیا تو آپ نے باری باری چاروں پرندوں کو آواز دی: اے مور! **اے کوّے! اے باز! اے کبوتَر!** یُوں آپ آواز دیتے گئے اور ہر پرندے کا گوشت اُڑ کر اپنے اپنے سَر کے ساتھ جڑتا گیا، یوں چاروں پرندے جن کو ذبح کر کے قیمہ بنایا جا چکا تھا، حضرت اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت سے فوراً زندہ ہو گئے۔ (شواہد النبوۃ، ص:250 بتغیر قلیل)

نوٹ: خلافِ عادت بات جو اللہ پاک کے ولی سے ظاہر ہو اُسے **کرامت** کہتے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

پیاری اسلامی بہنو! حضرت اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ۞ سَیِّدُ الشُّھَدَاء، شہیدِ کربلا اِمام عالی مقام حضرت اِمام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پڑپوتے ہیں ۞ آپ نے 2 عظیمُ الشان صحابہ: حضرت انس بن مالِک اور حضرت سَہْل بن سَعْد رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی صحبت پائی، لہٰذا آپ عظیمُ الشان تابعی ہیں۔[2] ۞ آپ والدہ کی طرف سے صِدّیقی (یعنی مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی اَوْلاد) اور

1…بہارِ شریعت، 1/58، حصہ: 1 ماخوذاً
2…سیر اعلام النبلاء، 6/438 ملتقطاً

www.dawateislami.net

والِد صاحِب کی طرف سے حسینی سید ہیں۔[1] ❁ آپ کا نامِ پاک: جعفر، کنیت: ابو عبد اللہ اور لقب: صادِق ہے۔[2] صادِق کا معنٰی ہے: سچ بولنے والا۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتے تھے، اس لئے آپ کا لقب صادِق (یعنی سچّا) ہو گیا۔ (اللباب فی تہذیب الانساب، 2/229 مفہوماً)

صدیق کے کرم سے، ان کا لقب ہے صادِق　　فاروق کی عطا ہیں حضرت اِمام جعفر

جھوٹ سب سے بُری بیماری ہے

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی...!! آپ ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے، کاش! ہمیں بھی صِرْف و صِرْف سچ ہی بولنے کی توفیق اور جھوٹ سے نفرت نصیب ہو جائے۔ افسوس! آج کل بات بات پر جھوٹ بولنا عام ہوتا جارہا ہے بلکہ جھوٹ مُعَاشرے میں اتنا عام ہو گیا ہے کہ لوگ جانے، انجانے میں جُھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔ **یقین مانیئے!** جھوٹ بہت ہی بُری بیماری ہے۔ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❁ تقویٰ سے اَفْضَل کوئی زادِ راہ (سامانِ سفر) نہیں ❁ جہالت سے بڑھ کر کوئی نقصان دہ دشمن نہیں اور ❁ جھوٹ سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/228، رقم:3794)

میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں　　اللہ مرض سے تُو گُناہوں کے شِفَا دے

آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ...!

پیاری اسلامی بہنو! جھوٹ واقعی بہت خطرناک بیماری ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** سچائی کو (اپنے اوپر) لازِم کر لو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ پاک کے نزدیک صِدّیق (بڑا سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا

1...سیر اعلام النبلاء، 6/438　　2...شواہد النبوۃ، ص:245

www.dawateislami.net

ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کَذَّاب (بہت جھوٹ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم، ص1077، حدیث:6637)

اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیظ! اللہ پاک ہمیں جھوٹ بولنے سے بچنے اور ہمیشہ سچی بات ہی زبان پر لانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت میں گھر خرید لیا

پیاری اسلامی بہنو! ❁ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **اَئِمَّہ اَہْلِ بیت** سے ہیں ❁ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے عالِم ❁ مفتی ❁ زاہِد ❁ متقی ❁ پرہیز گار ❁ عبادت گزار ❁ اور ولیٔ کامِل تھے۔ آپ کو اللہ پاک کی بارگاہ میں بڑا مقام حاصِل تھا۔

شَواہِدُ النُّبُوَّۃ میں ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور 10 ہزار دِینار آپ کو پیش کرتے ہوئے عرض کیا: حُضُور! میں حج کے لئے جارہا ہوں۔ آپ میری یہ رقم سنبھال لیجئے! اور مجھے ان کے بدلے کوئی مکان خرید دیجئے! یہ کہہ کر وہ شخص حج کے لئے روانہ ہو گیا۔ جب واپس آیا تو آپ نے فرمایا: **میں نے تمہارے لئے جنّت میں مکان خرید لیا ہے۔** یہ کہہ کر آپ نے ایک رسید اس شخص کو دی اور فرمایا: یہ لَو! یہ تمہارے جنّتی گھر کی رسید ہے۔ اس زبردست عنایت پر وہ شخص بہت خوش ہوا اور اپنے جنّتی مکان کی رسید لے کر گھر چلا گیا۔ خُدا کی قدرت کہ یہ شخص بیمار پڑ گیا، جب اسے یقین ہو گیا کہ اب زِندہ رہنا دُشوار ہے تو اس نے وصیت لکھوائی کہ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھوں لکھی ہوئی رسید قبر میں میرے ساتھ دفن کر دی جائے۔ جب اس شخص کی وفات ہوئی تو وصیت کے مُطابِق رسید اس کی قبر میں رکھ دی گئی۔ دوسرے دِن لوگوں نے دیکھا کہ وہی رسید قبر کے اُوپر رکھی ہے اور اس کے پیچھے لکھا ہے: اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو وعدہ کیا تھا وہ پُورا ہو گیا (یعنی اس شخص کو جنّتی مکان دے

www.dawateislami.net

دیا گیا ہے)۔(شواھد النبوۃ، ص251)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام جعفر صادق کی مبارک عادات

پیاری اسلامی بہنو! اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بااَخلاق تھے ❁ آپ کی طبیعت میں خوش اَخلاقی تھی ❁ ہونٹوں پر اَکثَر مسکراہٹ سجی رہتی ❁ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اتنے باادَب تھے کہ جب بھی ذِکرِ مصطفےٰ ہوتا تو تعظیم کے سبب رنگ زَرد ہو جاتا ❁ کبھی بھی بے وُضو حدیثِ پاک بیان نہ فرماتے ❁ نماز وتِلاوت میں مشغول رہتے ❁ آپ کی گفتگو فضول گوئی سے پاک ہوتی تھی۔(شرح شجرہ قادریہ، ص58 بتغیر قلیل)

خیر خواہی اور غریبوں کی مدد

اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مبارک عادات میں سے ایک پیاری عادت خیر خواہی بھی ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ لوگوں کو خوب کھلایا کرتے تھے۔(حلیۃ الاولیا، 3/226، رقم:3788)

حضرتِ لَیْث بن سَعد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار حج کے اِرادے سے مکہ مکرمہ حاضر ہوا۔ نمازِ عصر اَدا کرنے کے بعد میں مسجد الحرام کے قریب جبلِ اَبُو قُبَیْس کی طرف چل پڑا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک شخص بیٹھا اللہ پاک کے ذِکر میں مَصْرُوف ہے، اس نے یارَبِّ! یارَبِّ! پڑھنا شروع کیا، پڑھتا رہا، پڑھتا رہا، یہاں تک کہ اُس کی سانس پُھول گئی۔ پھر اس نے یااللہ! یااللہ! پڑھنا شروع کیا، یہاں تک کہ سانس پھر پُھول گئی، پھر کہا: یاحَیُّ، یاقَیُّوْمُ! یہاں تک کہ اُس کی سانس پھول گئی۔ پھر کہنے لگا: یارحمٰنُ! یارحمٰنُ! یہاں تک کہ اُس کی سانس پُھول گئی۔ پھر یَاۤ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن کا وِرد کرتا رہا حتّٰی کہ اُس کی سانس پھول گئی۔ جب وہ فارغ ہوا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرنے لگا: یااللہ پاک! اَنگور کھانے کی خواہش ہے، مجھے اَنگور کھلا دے اور میری چادر

www.dawateislami.net

پھٹ گئی ہے مجھے نئی چادر عطا کر دے۔

حضرتِ لَیْث بن سعد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! اُس کی بات اَبھی پوری نہ ہوئی تھی کہ میں نے ایک ٹوکری دیکھی جو انگوروں سے بھری ہوئی تھی حالانکہ اُن دنوں انگوروں کا موسم نہ تھا اور ساتھ میں دو چادریں بھی تھیں۔ جب اُس نے کھانے کا اِرادہ کیا تو میں نے کہا: میں بھی آپ کا شریک ہوں، جب آپ نے دُعا کی تھی تو میں نے آمین کہا تھا۔ اُس نے کہا: آیئے! اللہ پاک کا نام لے کر کھایئے اور کوئی چیز بچا کر نہ رکھئے گا۔ میں نے آگے بڑھ کر انگور کھانا شروع کر دیئے۔ ان انگوروں میں بیج نہیں تھے اور میں نے ایسے عمدہ انگور پہلے کبھی نہیں کھائے تھے، میں نے خوب سیر ہو کر کھائے مگر ٹوکری میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا۔ پھر مجھے فرمایا: اِن چادروں میں سے جو پسند ہو لے لو۔ میں نے کہا: مجھے چادر کی ضرورت نہیں۔ پھر وہ کہنے لگا: تم تھوڑی دیر چھپ جاؤ تاکہ میں اِنہیں پہن لوں۔ میں آڑ میں ہو گیا۔ اُس نے ایک چادر کو تہبند کے طور پر استعمال کیا اور دوسری اُوپر اوڑھ لی پھر اپنی اتاری ہوئی دو چادریں اپنے ہاتھ میں لیں اور چل دیا۔ میں بھی اُس کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ جب وہ صفا و مروہ کے مقام پر پہنچا تو اُسے ایک آدمی ملا اور کہنے لگا: اے اللہ پاک کے پیارے رسول کے بیٹے! مجھے لباس پہنایئے، اللہ کریم! آپ کو لباس پہنائے۔ اُس نے دونوں چادریں مانگنے والے کے حوالے کر دیں۔ میں نے اُس آدمی سے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا: یہ حضرتِ جعفر بن محمد (یعنی اِمام جعفرِ صادق) رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ حضرتِ لَیْث رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس کے بعد میں نے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بہت تلاش کیا مگر کہیں نہ پایا۔ مجھے آپ کی جُدائی پر بہت صدمہ ہوا۔ (الروض الفائق، ص224)

کردار میں جھلک ہے، انوارِ مصطفیٰ کی نورانی آئینہ ہیں، حضرت اِمام جعفر
کونین کی بلندی، ہے ان کے نقشِ پا میں محبوبِ مصطفیٰ ہیں، حضرت اِمام جعفر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں میں دوسروں کو شریک کرنے والے تھے، اللہ پاک نے آپ کو غیب سے انگور عطا فرمائے، آپ نے اس میں دوسرے شخص کو شریک فرمایا، اللہ پاک نے آپ کو غیب سے لباس عطا فرمایا تو آپ نے پہلے والا لباس غریب شخص کو عطا فرمادیا۔ یاد رکھئے! کسی غریب مسلمان کو لباس پہنانا بڑی فضیلت والا عمل ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے: جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا جب تک اس میں سے کوئی دھاگا یا لڑی اس کے بدن پر رہے لباس پہنانے والا اللہ پاک کی حفاظت میں رہے گا۔[1] ایک اور حدیث پاک میں ہے: جو کسی بے لباس کو لباس پہنائے اللہ پاک اسے سبز جنتی لباس پہنائے گا۔[2]

رَبّ کے دیئے میں سے خرچ کیجئے!

اللہ پاک ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے، ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال و دولت اور دیگر نعمتوں میں دوسروں کو شریک کرنے کی عادت بنائیں۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ اللہ کی محبّت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ (پ:29، الدھر:8تا9) کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔

یعنی اللہ پاک کے وہ نیک اور مقبول بندے جنہیں جنّت عطا کی جائے گی، جو جنّتی چشموں سے پئیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو دُنیا میں ❁ اللہ پاک کی محبّت میں غریبوں، مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور ❁ مخلص ایسے ہیں کہ کہتے ہیں: ہم نے تمہیں اللہ پاک کی رضا کے لئے کھلایا ہے، ہم تم سے کسی قسم کی جزا یا شکریہ کا ارادہ نہیں کرتے۔

1…مستدرک، 5/275، حدیث:7499 2…ترمذی، 4/204، حدیث:2457

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ ہم بھی دوسروں کو کھلانے پلانے والی بنیں، اللہ پاک نے جو نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں، ان میں دوسروں کو شریک کیا کریں۔

کھلانے پلانے کے فضائل پر احادیث

حضرت عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رحمٰن کی عبادت کرو! کھانا کھلاؤ! اور سلام کو عام کرو! جنّت میں سلامتی سے داخِل ہو جاؤ گے۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: بے شک جنّت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا باہر والا حِصّہ اندر سے اور اندرونی حِصّہ باہَر سے نظر آتا ہے۔ عرض کی گئی: یہ کس کیلئے ہوں گے؟ فرمایا: جو اچھی بات کہے، کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور اس وقت قیام کرے (یعنی نماز پڑھے) جب لوگ سوئے ہوں۔[2] حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا مغفرت کو واجِب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔ (مستدرک، 3/372، حدیث:3990)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام جعفر صادق اور موت کی یاد

پیاری اسلامی بہنو! اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی **پیاری عادات** میں سے یہ بھی ہے کہ آپ موت کو کَثْرت سے یاد کیا کرتے تھے۔ آپ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ رات کو قبرستان تشریف لے جایا کرتے اور فرماتے: اے قبر والو! کیا بات ہے؟ میں تم لوگوں کو پُکارتا ہوں تو تم کوئی جواب نہیں دیتے...؟؟ پھر فرماتے: افسوس! میرے اور تمہارے درمیان پردہ ہو گیا ہے لیکن جلد ہی میں بھی تمہارے جیسا ہونے والا ہوں۔ **آپ یہی فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی** اور آپ نمازِ فجر کے لئے مسجد تشریف لے جاتے۔ (احیاء علوم الدین، 4/588)

1...ترمذی، 3/338، حدیث:1862 2...ترمذی، 4/236، حدیث:2535

www.dawateislami.net

پیاری اسلامی بہنو! عبرت و نصیحت کے لئے روزانہ کچھ دیر کے لئے قبر کا تصور کیا کریں، جو لوگ وفات پا چکے ہیں ان کے لئے فاتحہ و ایصالِ ثواب کیجئے! اور کچھ دیر بیٹھ کر قبر و آخرت کے معاملے میں غور و فِکْر کیجئے! اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے ❁ خوفِ خُدا نصیب ہو گا ❁ دِل نرم ہو گا ❁ گناہوں کی عادَت چُھوٹے گی ❁ دِل میں اللہ و رسول کی مَحبّت بڑھے گی ❁ نیکیوں پر اِسْتِقَامت نصیب ہو گی ❁ اور خوفِ خُدا میں رونا نصیب ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام جعفر صادِق کا خوفِ خُدا

پیاری اسلامی بہنو! اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت خوفِ خُدا والے تھے۔ بچپن ہی میں یہ انداز تھا کہ آپ خوفِ خُدا سے خوب روتے، اور ہچکیاں لیتے تھے، یہاں تک کہ دیکھنے والوں کو ہمدردی ہونے لگتی تھی۔ آپ کے بچپن شریف کا واقعہ ہے، آپ کی عمر تقریباً 4 سال تھی۔ ایک روز زار و قطار رو رہے تھے، کسی نے **آلِ رَسُول** کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ کسی چیز کی ضرورت ہو تو حکم فرما دیجئے، ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے رونے کی آواز اور بلند ہو گئی اور فرمایا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنّم کے خوف سے دِل بیٹھا جا رہا ہے۔ اُن صاحِب نے شَفَقَت سے عرض کی: شہزادے! آپ تو بہت چھوٹے ہیں، ابھی سے اتنا خوف کیسا؟ اطمینان رکھئے! بچوں کو عذاب نہیں دیا جاتا۔ یہ سُن کر اِمام جعفر صادق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا **خوفِ خُدا** مزید نمایاں ہو گیا اور وہ بولے: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کے لئے اِن کے گرد چَھپْٹِیاں (یعنی لکڑی کی چھلن وغیرہ) رکھ دی جاتی ہیں، چَھپْٹِیاں جلدی آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت بڑی لکڑیاں بھی جَل اُٹھتی ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ اَبُوجہل اور اَبُولہب جیسے بڑے بڑے کافِروں کو جہنّم میں جلانے کے لئے چَھپْٹِیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص: 585 تا 586 بتغیر)

www.dawateislami.net

خوفِ خُدا میں رونے کے فضائل

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بچپن شریف میں ہی کس قدر خوفِ خُدا رکھنے والے تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی خوفِ خُدا کی نعمت عطا فرمائے، یقیناً خوفِ خُدا اَور عِشْقِ مصطفےٰ میں رونا عظیم الشَّان نیکی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس مؤمن کی آنکھوں سے خوفِ خُدا کے سبب آنسو نکلتے ہیں اگرچہ مکھی کے سَر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو اس کے چہرے کے ظاہِری حصّے کو پہنچیں تو اللہ پاک اسے جہنّم پر حرام کر دیتا ہے۔[1]

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے ڈر سے اللہ مگر دِل سے قَساوت نہیں جاتی

رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے پہلو خوفِ خُدا کے سبب لرزتے رہتے ہیں، ان کی آنکھ سے گرنے والے ہر آنسو کے قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے، جو کھڑے ہو کر اپنے رَبّ کی پاکی بیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔[2]

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خوفِ خُدا سے رونے والا ہر گز جہنّم میں داخِل نہیں ہو گا، حتی کہ دُودھ تھن میں واپس آجائے۔ (شعب الایمان، 1/490، حدیث:800)

مشہور مفسرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی جیسے دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی خوفِ خُدا سے رونے والے کا دوزخ میں جانا بھی ناممکن ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/436 بتغیر قلیل)

پیاری اسلامی بہنو! جو خوفِ خُدا سے روتی ہیں، ان کی اپنی تو کیا شان ہے، ان کے صدقے دوسروں پر بھی کرم ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان فرما رہے تھے، آپ کی پیاری پیاری گفتگو سُن کر حاضِرین میں سے ایک شخص رو پڑا، یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ

1...شُعَبُ الْاِیْمان، 1/491، حدیث:802 2...شُعَبُ الْاِیْمان، 1/521، حدیث:914

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر آج تمہارے درمیان وہ تمام مسلمان موجود ہوتے جن کے گُناہ پہاڑوں کے برابر ہیں تو انہیں اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا کیونکہ فرشتے بھی اس کے ساتھ رو رہے تھے اور دُعا کر رہے تھے: اے اللہ پاک! جو کثرت سے روتے ہیں، نہ رونے والوں کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرما۔ (شُعَبُ الْاِیْمان، 1/494، حدیث:810)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خُدا میں رونے کے طریقے

پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ خوفِ خُدا سے رویا کریں، آنسو بہایا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ثواب بھی ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو جہنّم سے نجات بھی مل جائے گی ❁ تنہائی میں بیٹھ جائیں ❁ قبر کے اَحْوال پر غور و فِکْر کریں ❁ قبر کی تنگی ❁ وحشت و تنہائی کو یاد کریں ❁ رُوح نکلنے کی مشکلات اور تکلیفوں کو سوچیں ❁ اپنے گُناہوں کو یاد کریں ❁ روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری کا منظر ذہن میں لائیں ❁ قیامت کی ہولناکیوں کا تصوُّر باندھنے کی کوشش کریں ❁ جہنّم کے عذابات پڑھیں ❁ انہیں بار بار ذہن میں لاتی رہیں ❁ قرآنِ کریم کی تِلاوت کثرت سے کرنے کی عادَت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! خوفِ خُدا سے رونا نصیب ہو جائے گا۔

تُو ڈر اپنا عنایت کر، رہیں اس ڈر سے آنکھیں تَر مٹا خوفِ جہاں دِل سے، مٹا دُنیا کا غم مولیٰ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جب ان کا یہ عالَم ہے تو...

اپنے دَور کے بہت بڑے عالِم اور ولیٔ کامِل حضرت داؤد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے ایک مرتبہ اِمام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی خِدْمت میں عرض کی: عالی جاہ! آپ اَہْلِ بیتِ پاک (یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد) میں سے ہیں، لہٰذا مجھے کچھ نصیحت فرما دیجئے! اِمام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ خاموش رہے، پھر

www.dawateislami.net

عرض کیا: عالی جاہ! آپ اَہْلِ بیت پاک میں سے ہیں، مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے! اس پر اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: میں تو خُود خوفزدہ ہوں کہ اگر قیامت کے دِن میرے جدِّ اَعْلیٰ (یعنی محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے میرا ہاتھ پکڑ کر یہ پوچھ لیا کہ تُو نے میری پیروی کا حق کیوں ادا نہیں کیا تو میں کیا جواب دُوں گا؟ یہ سُن کر حضرت داؤد طائی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ رو پڑے کہ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اتنے بلند رُتبہ ہو کر بھی خوفزدہ ہیں تو میں کس گنتی میں آتا ہوں۔ (تذکرۃ الاولیاء، 1/21 بتغیر قلیل)

اللہ! اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** بڑے لوگوں کی بڑی باتیں ہوتی ہیں...!! اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اتنی بلند رُتبہ ہستی ہیں، آپ اَہْلِ بیت میں سے ہیں، اپنے وقت کے بہت بڑے اِمام ہیں، بہت بڑے عالِم بھی ہیں، بہت بڑے ولیٔ کامِل بھی ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں اتنے مقبول ہیں کہ آپ دُعا کر دیں تو اللہ پاک آپ کی مانگ پُوری فرما دیتا ہے، اس کے باوُجُود آپ کی عاجزی اور خوف کا یہ عالَم ہے کہ ڈرتے ہیں، روزِ قیامت اللہ پاک اور رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِری کا خوف دِل میں رکھتے ہیں۔ کاش! ہمیں بھی یہ خوف نصیب ہو جائے...!!

آہ! ہم تو ہیں ہی کس گنتی و شمار میں...!! دِن رات گناہوں میں مَصْرُوف رہتی ہیں، دِن رات غفلت کی نیند سوتی رہتی ہیں، نیکیاں نام کو بھی نہیں ہیں، اس کے باوُجُود ہم ڈرتی نہیں، خَوف نہیں کھاتی، روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری ہو گی، ایک ایک لمحے کا حساب لیا جائے گا...!! آہ! کس طرح جواب دے پائیں گی؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دو جنتوں کا حقدار

روایات میں ہے: ایک مرتبہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ قیامت سے مُتَعَلِّق غور و فِکْر کر رہے تھے، آپ نے آسمان کے لپیٹے جانے، پہاڑوں کے جڑ سے

www.dawateislami.net

اُکھڑنے (ہوا میں رُوئی کی طرح بکھرنے)، ستاروں کے جھڑنے اور سورج کے تاریک ہونے کے مُتَعَلِّق غور کیا۔ پھر آپ جنّت و دوزخ اور میزانِ عمل کے مُتَعَلِّق غور و فِکْر کرنے لگے، یہ غور کرتے کرتے آپ پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا اور آپ نے شِدّتِ غم سے فرمایا: کاش! میں کوئی سبزہ ہوتا، مجھے جانور کھا لیتے...!! کاش! مجھے پیدا ہی نہ کیا جاتا۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا:[1]

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿۴۶﴾ ترجَمہ کَنْزُ الْعِرفان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے (پ27، الرحمٰن:46) ہونے سے ڈرے اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! یہ کتنا خوبصورت انداز ہے...!! کیسی پیاری جزا ہے۔ جو اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری سے ڈرے، اس کیلئے 2 جنتیں ہیں۔ کاش! ہمیں بھی یہ خوف نصیب ہو جائے۔ ہم بھی قیامت کے ہولناک مَناظر کا تصوُّر باندھا کریں، میدانِ محشر، میزانِ عمل، جنّت، دوزخ اور پُل صِراط وغیرہ کو یاد کیا کریں، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! خوفِ خُدا نصیب ہو گا اور اللہ پاک نے چاہا تو ہم بھی 2 جنتوں کی حق دار بن جائیں گی۔

تیرے ڈر سے سدا تھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام جعفر صادق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی 3 عبادتیں

پیاری اسلامی بہنو! اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ خوفِ خُدا والے تھے، لہٰذا آپ وقت ضائع نہیں کرتے تھے، اپنا اَکْثَر بلکہ سارا ہی وقت نیکیوں میں گزارا کرتے تھے۔ اِمام مالِک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک زمانے تک اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں جاتا رہا، میں نے ہمیشہ آپ کو 3 عِبادتوں میں سے ایک میں مَصْرُوف پایا (1): یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے ملتے (2): یا

1... تفسیر در منثور، 7/706، پ27، الرحمٰن 46

www.dawateislami.net

روزہ دار ہوتے (3): یا پھر تِلاوتِ قرآن میں مَشْغُول ہوتے تھے۔ (شرح شجرہ قادریہ، ص58)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی...!! آپ وقت کے کتنے قدر دان تھے۔ ایک ہم ہیں؛ فضولیات میں پڑی رہتی ہیں، موبائل، سوشل میڈیا، فیس بک، فضول گپ شپ وغیرہ، نہ جانے کیسی کیسی فضول مَصْرُوفیات ہم نے پال رکھی ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارا زیادہ سے زیادہ وقت نیکیوں میں گزرا کرے۔

دُنیوی فِکْریں چھوڑو! آخرت کے لئے فارغ ہو جاؤ!

صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ:25، سورۂ شُوریٰ کی یہ آیت تِلاوت فرمائی:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖۚ وَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ۝۲۰

ترجَمہ کَنْزُالعِرفان: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کیلئے اس کی کھیتی میں اِضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

(پ25، الشُّوریٰ:20)

پھر فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! (دُنیوی فِکْریں چھوڑ کر) عِبادت کے لئے فارِغ ہو جاؤ! تمہارے سینے کو مالداری سے بھر دیا جائے گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے (مثلاً دُنیوی فِکْروں میں لگے رہو گے، صِرْف دُنیوی مستقبل کا ہی سوچتے رہو گے) تو تمہارے دِل کو مَصْرُوفیات (مثلاً دُنیوی مشغولیات) سے بھر دیا جائے گا۔ (مستدرک، 3/234، حدیث:3709)

دُنیوی فِکْروں میں رہنا ہلاکت کا سبب ہے

حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اپنی تمام فِکْروں کو صِرْف ایک فِکْر یعنی فِکْرِ آخرت بنا دیا تو اللہ پاک اسے اس کی دُنیا کی فِکْر کے لئے کافِی ہے اور جس کی فِکْریں دُنیا کے اَحْوال میں مشغول رہیں تو اللہ پاک کو اس کی

www.dawateislami.net

پروا نہیں ہو گی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔(ابنِ ماجہ،4/425،حدیث:4106)

پیاری اسلامی بہنو! غور کا مقام ہے! ہم نے کھانا کہاں سے ہے؟ پہننا کیا ہے؟ صبح کا تو کھا لیا، شام کا کہاں سے آئے گا؟ مستقبل کیسا ہو گا؟ بڑھاپا کیسے گزرے گا؟ بچوں کا مستقبل کیسا ہو گا؟ کار، کوٹھی، بنگلہ کیسے ملے گا؟ کاش! میں راتوں رات امیر ہو جاؤں وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کی فِکْریں ہم دِل میں پال کر رکھتی ہیں، اِنہی فِکْروں میں صبح ہوتی ہے، اِنہی فِکْروں میں رات ہوتی ہے اور زِندگی یونہی تمام ہوتی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے ہیں: جو بندہ ایسی فِکْریں چھوڑ دے، صِرْف ایک فِکْر فِکْرِ آخرت اپنا لے کہ میں نے قَبْر میں، حشر میں، پُل صراط پر کامیابی حاصِل کرنی ہے، جنّت میں جانا ہے، اللہ پاک کو راضی کرنا ہے، کیسے کر پاؤں گی؟ یہ ایک فِکْر اپنا لے، اللہ پاک اس کی ساری فِکْروں کے لئے کافِی ہو جائے گا اور جو بندہ یہ ایک فِکْر نہ اپنائے بلکہ دُنیوی فِکْروں ہی میں پڑا رہے، اللہ پاک کو کچھ پروا نہیں کہ وہ کس وادِی میں ہلاک ہوتا ہے۔ کاش! ہمیں فِکْرِ آخرت نصیب ہو جائے۔ یہ فِکْر مل گئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنے کی تڑپ اور عِبَادت پر استقامت بھی مِل ہی جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام جعفر صادِق کی نصیحتیں

حضرت سُفیان ثَوْری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے عرض کی: میں اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک آپ مجھے کوئی نصیحت نہ فرمائیں۔ آپ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے سُفیان! میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں لیکن زیادہ گفتگو آپ کے لئے اچھی نہیں (3 باتیں یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا): (1): اللہ پاک تمہیں کسی نعمت سے نوازے اور تم اس پر ہمیشگی چاہو تو اس پر زیادہ سے زیادہ شکر بجالاؤ کیونکہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (پ13، ابراھیم:7) ترجمہ کنزُالعِرفان: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

(2): اگر تمہیں رزق میں تاخیر محسوس ہو تو اِستِغفار کی کثرت کرو (مثلاً کثرت کے ساتھ اَسْتَغْفِرُ اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ! پڑھتے رہا کرو!) کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ(۱۰) يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ(۱۱) وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ(۱۲) (پ29، نُوح:10تا12)

ترجمہ کنزُالعِرفان: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو، بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا۔ اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔

(3): اے سفیان! اگر تمہیں غم و تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو یا کوئی پریشانی لاحق ہو تو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ کی کثرت کرو کہ یہ خوشحالی کی چابی اور جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔[1]

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر سننے کی سعادت حاصل کی۔ آپ ہمارے پیشوا ہے، ہمارے اِمام ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ آپ کی سیرتِ پاک سے روشنی لے کر اپنے اخلاق و کردار کو سنواریں، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی پاکیزہ عادات اپنانے کی کوشش کریں۔ مثلاً ہم نے سُنا کہ ❁ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خوش اخلاق تھے، ہمیں بھی خوش اخلاق بننا چاہئے ❁ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اکثر مسکراتے رہا کرتے تھے، ہمیں بھی مسکراتے رہنا چاہئے ❁ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ غریبوں کی خیر خواہی کرنے والے تھے، ہمیں بھی غریبوں، مسکینوں، یتیم، بے سہاروں کے کام آنا چاہئے ❁ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھوکوں کو کھانا کھلانے والے تھے، ہمیں بھی بھوکوں کو کھانا کھلانا چاہئے ❁ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فضولیات سے بچنے والے تھے، کثرت سے عبادت

1…حلیۃ الاولیاء، 3/225، رقم:3783

www.dawateislami.net

کرنے والے تھے، خوفِ خُدا والے تھے، اللہ پاک کے خوف سے رویا کرتے تھے، ہمیں بھی یہ اچھے اخلاق اپنا لینے چاہئے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

پیاری اسلامی بہنو! 15 رجب شریف کو یومِ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہے۔ اس موقع پر خوب ایصالِ ثواب کیجئے! گھر میں محفل سجایئے! مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ہے: فیضانِ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ یہ رسالہ حاصِل کر لیجئے! چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ WWW.dawateislami.net سے ڈاؤنلوڈ کر لیجئے! اَہْلِ خانہ کو جمع کر کے یہ رسالہ پڑھ کر سُنایئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! برکتیں ملیں گی۔ یومِ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے موقع پر کونڈوں کا ختم دِلانا مسلمانوں میں رائج ہے۔ یہ بھی بہت اچھا عمل ہے۔ کونڈوں کا ختم بھی ایصالِ ثواب ہی ہے اور ایصالِ ثواب کرنا قرآن وحدیث سے ثابت بلکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی سُنّت ہے۔ اس کی بہت برکتیں ہیں۔ لہٰذا کونڈوں کا ختم بھی دِلوایئے! اور ذِکرِ اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی برکتیں لوٹئے!

اللہ پاک ہمیں اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فیضان نصیب فرمائے اور آپ کی سیرتِ پاک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مولا علی شیرِ خُدا کا ذِکرِ خیر

پیاری اسلامی بہنو! 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت مولا علی شیرِ خُدا، مشکل کشا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یومِ وِلادت ہے، آیئے! اس مناسبت سے مختصر طور پر ذِکرِ مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

مولا علی کا مختصر تعارف

❁ امیر المؤمنین مولا علی مشکل کشا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئے ❁ آپ کی والدہ نے آپ کا نام حیدر اور والد صاحب نے علی رکھا ❁ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو اَسدُ اللہ کے لقب سے نوازا ❁ اس کے عِلاوہ مرتضیٰ (یعنی چُنا ہوا)، کَرَّار (یعنی پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا)، شیرِ خُدا اور مولا مشکل کشا حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے مشہور القاب ہیں ❁ حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ مکی مدنی آقا، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں[1] ❁ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت کے بعد اَنصار و مہاجرین نے حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بیعت کی،[2] یوں آپ امیر المؤمنین و خلیفۃُ الْمُسْلِمِیْن منتخب ہوئے ❁ حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ 4 سال، 8 ماہ، 9 دِن مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہنے کے بعد 21 رمضان المبارک کو دُنیائے فانی سے رُخصت ہوئے۔ (معرفۃ الصحابۃ، 1/100)

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے فضائل اتنے ہیں کہ ان کی گنتی نہیں کی جاسکتی۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حُبُّ عَلِیٍّ یَاْکُلُ الذُّنُوْبَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنی علی کی محبت گُناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ (الریاض النضرۃ، جز3، ص190)

اللہ پاک ہم سب کو مولائے کائنات، حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی، تمام صحابہ واَہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی کامل محبت نصیب فرمائے، کاش! ہم اس محبت پر ہمیشہ ثابت قدم رہیں، قبر میں اُتریں تو اسی محبت کے ساتھ، حشر میں اُٹھیں تو اسی محبت کے ساتھ۔ کاش! صحابہ واَہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی محبت ہی کے صدقے بِلا حساب جنّت میں داخِلہ نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن

نیو ائیر نائٹ کیسے منائیں...؟

پیاری اسلامی بہنو! عنقریب نیا عیسوی سال (new year) شروع ہونے والا ہے ویسے تو اسلامی سال مُحَرَّمُ الحرام سے شروع ہوتا ہے اور شروع ہوتے ہی ہمیں مسلمانوں کے دوسرے

1...مرآۃ المناجیح، 8/412 2...تاریخ الخلفاء، ص138 بتغیر

www.dawateislami.net

خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تقویٰ و پرہیز گاری کی، آپ کے عشق رسول کی، آپ کے عدل و انصاف کی یاد دِلا دیتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی شہدائے کربلا، بالخصوص امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی دین سے محبت، دِین کے لئے دی گئی آپ کی قربانیوں کی یاد دِلاتا اور غفلت سے بیداری کا پیغام سُناتا ہے۔

بہر حال! اگر کوئی عیسوی تاریخ کے اعتبار سے بھی نئے سال کا استقبال کرنا چاہے تو اس کے بہت سارے جائز بلکہ نیکیوں بھرے طریقے ہوسکتے ہیں مثلاً ❁ نیا سال شروع ہونے سے فِکْرِ آخرت کا دَرْس حاصِل کیجئے یعنی یہ غور فرمایئے کہ "میری زِندگی سے ایک سال کم ہو گیا اور میں موت سے اور بھی قریب ہو گئی ہوں، اس کے ساتھ ساتھ جو سال گزرا ہے، اس کا جائزہ لیا جائے کہ میں نے کیا کھویا، کیا پایا۔"

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی قُدرت نے گھڑی عمر کی اِک اَور گھٹا دی

❁ عزیز رشتے دار، جو گزشتہ سال دُنیا سے رخصت ہوئے اور اب اندھیری قبر میں آرام فرما ہیں، انہیں یاد کیجئے! اُن کے دُنیا سے چلے جانے سے عبرت پکڑیئے! یقیناً ایک دِن میں نے بھی دُنیا سے جانا ہی ہے۔ ❁ اس کے ساتھ ساتھ اپنے اَعْمال کا جائزہ بھی لینا چاہئے مثلاً ہم غور کریں کہ پچھلی مرتبہ جب نیا سال شروع ہوا تھا، اس وقت سے لے کر اب تک ہم کتنی نیکیاں کمانے میں کامیاب ہو سکی؟ آہ! اَعْمال نامے میں کتنے گُناہوں کا اِضافہ کر بیٹھی...! ❁ نئے سال کی ابتدا کے موقع پر ہم اپنے گُناہوں سے توبہ کریں ❁ نیا سال شروع ہو رہا ہے، نئے سال کی ابتدا نیکیوں سے کی جائے ❁ ذِکْرُ اللہ سے کی جائے ❁ نعت خوانی سے کی جائے ❁ سجدوں سے کی جائے ❁ یہ نیا سال مِل جانا، زِندگی کے اتنے لمحات نصیب ہو جانا یہ بھی تو اللہ پاک کی نعمت ہے، اس کا

www.dawateislami.net

شکر ادا کیا جائے ❁ نئے سال کے نئے اَہداف بنائے جائیں، اچھی اچھی نیتیں کی جائیں مثلاً ❁ اس آنے والے نئے سال میں اتنی تِلاوت کروں گی ❁ اتنے درودِ پاک پڑھوں گی ❁ اتنی نمازیں پڑھوں گی ❁ اگر قضا نمازیں ہیں تو انہیں جلد سے جلد ادا کر لینے کی نیّت کی جائے ❁ نیک اَعْمال کا رسالہ روزانہ پابندی کے ساتھ پُر کرنے کی نیّت کی جائے ❁ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں مدنی چینل کے ذریعے پابندی کے ساتھ شرکت کی نیّت کی جائے۔

نیو ائیر نائٹ (New Year Night) کو نیکیوں میں گزارنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ الحمدللہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس رات کو عموماً مدنی چینل پر لائیو مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، لہٰذا مدنی چینل کے ذریعے مدنی مذاکرے میں شرکت کی ابھی سے نیّت کر لیجئے! عِلْمِ دین سیکھئے! اللہ پاک نے چاہا تو نئے سال کی نئی گھڑیوں میں برکت ہو گی۔ اے کاش! ہمیں غفلت سے بیداری نصیب ہو جائے، اللہ پاک ہم سب کو نیک بننے، نیکیاں کرنے اور وقت کی قدر جاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/97، حدیث:175)

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے گھر میں آنے جانے کی سنّتیں و آداب سنتی ہیں: ☆ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔[1] اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الکریم! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئیں اور اسی کے نام سے باہر آئیں اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔[2] دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کریں پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کریں اس کے بعد سورۃُ الْاِخلاص شریف پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الکریم! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ترجمہ: ”ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام“ تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[3] یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوح مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[4] ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو خوشی سے واپس چلے جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کی وجہ سے اجازت نہ دی ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1...ابوداؤد، 4/420، حدیث:5095
2...ابوداؤد، 4/420، حدیث:5096
3...ردالمحتار، 9/682
4...بہارِ شریعت، 3/453، حصہ:16

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب "سنتیں اور آداب" اور اَمیرِ اہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مَدَنی پھول" اور "163 مَدَنی پھول" قیمتًا حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

فیڈبیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9293713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مَنْ اَكْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ نَوَّرَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ یعنی جو مجھ پر بہت زیادہ درود شریف پڑھے گا اللہ پاک اُس کا دل روشن فرمادے گا۔(بُستان الواعظین، ص405)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بہت ہی مبارک مہینا ماہِ رَجَب شریف جسے حدیثِ پاک میں اللہ کا مہینا فرمایا گیا،[1] الحمد للہ! یہ برکتوں اور رحمتوں والا مہینا جاری ہے۔ امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ماہِ رَجَب کو رمضان المبارک کا پھاٹک فرمایا کرتے ہیں۔ یعنی یہ مُبارَک مہینا تشریف لے آیا تو اب سمجھو ماہِ رمضان کی آمد بہت قریب ہو گئی، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا انداز مبارک تھا کہ ماہِ رجب تشریف لے آتا تو یہ دُعا پڑھا کرتے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ یعنی اے اللہ پاک! تُو ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔[2]

آیئے! ہم بھی یہ دُعا پڑھ لیتی ہیں: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان

مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس دُعائے مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ پاک! ❁ رجب میں ہماری

1...مُسندِ فردوس، 2/275، حدیث:3276 2...مُسْنَدِ بَزّار، 13/117، حدیث:6496

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

عبادتوں میں برکت دے ❁ شعبان میں خشوع و خضوع عطا کر ❁ اور رمضان کو پانا، اس میں روزے رکھنا، راتوں کو عبادت کرنا نصیب فرما۔ (مرآۃ المناجیح، 2/330 بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک اَنْمول نصیحت

ایک مرتبہ امام حسن بصری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، میّت کو دَفن کر لینے کے بعد آپ نے ایک شخص سے فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے؛ یہ شخص (جسے ابھی ہم نے دفن کیا) کیا یہ دُنیا میں واپس آنے زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال کرنے اور اپنے گُنَاہوں سے توبہ کرنے کی خواہش نہیں رکھتا ہو گا؟ اس شخص نے کہا: ہاں! ضرور یہ اس کی خواہش رکھتا ہو گا۔ امام حسن بصری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پھر ہمارا کیا حال ہے؟ ہم اس میّت کی طرح کیوں نہیں ہو جاتے (یعنی ہمارے پاس ابھی مہلت ہے، ہم دُنیا میں موجود ہیں پھر ہم نیکیوں کی طرف کیوں نہیں بڑھتے، گُنَاہوں سے توبہ کیوں نہیں کر لیتے) یہ فرما کر امام حسن بصری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چل پڑے، آپ کہتے جاتے تھے: اگر دِل زِندہ ہو تو ان جنازوں سے بڑھ کر کیا نصیحت ہو گی...! (آداب الحسن البصری، ص29)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی — جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی — یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کاش...!! نیکیاں کر لیتے

اللہ اکبر! **پیاری اسلامی بہنو!** یہ کتنی پیاری نصیحت ہے، کتنی چوٹ کرنے والی بات ہے، واقعی ہم خُود غور کریں، وہ لوگ جو دُنیا سے جا چکے ہیں، قبروں میں لیٹے ہیں، اُن کے اَعْمال اچھے تھے یا بُرے، وہ

www.dawateislami.net

اپنے اَعْمال کو دیکھ چکے، آپ ہی بتائیے! ان قبر میں لیٹے ہوؤں کی سب سے بڑی خواہش کیا ہو گی...؟ قرآنِ کریم کی آیت سنیئے! اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جو مجرم ہیں، وہ اپنے رَبّ کے حُضُور سر جھکائے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ پاک!

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ہمیں واپس بھیج دے تاکہ (پ21، السجدہ:12) نیک کام کریں۔

یہ ہے مرنے والوں کی خواہش...!! وہ لوگ جو دُنیا سے پردہ کر گئے، ان کی تمنّا... کاش! ایک بار پھر دُنیا میں جانا نصیب ہو جائے ❁ اب کی بار تو ہم زندگی کا ایک ایک لمحہ نیکیوں میں گزاریں گے ❁ دِن رات نیکیوں میں مَصْرُوف رہیں گے ❁ ایک بھی گُناہ نہیں کریں گے ❁ گُناہ کے قریب تک نہیں جائیں گے مگر افسوس! ❁ عَمَل کا وقت تو گزر چکا ❁ سانسیں عطا کی گئی تھیں ❁ زندگی بخشی گئی تھی ❁ عَمَل کے مواقع فراہم کئے گئے تھے ❁ مُبَلِّغِیْن نے نیکی کی دعوت بھی دی ❁ سمجھانے والے سمجھاتے بھی رہے ❁ آئے دِن اُٹھتے جنازے زبانِ حال سے سمجھاتے بھی رہے کہ اے بندے...!! غور کر...!! ہر طرف عِبْرت کے نشان تھے مگر ❁ تُو نے عبرت نہ لی ❁ آخرت کی تیاری میں مَصْرُوف نہ ہوئی ❁ نیکیوں کا ذخیرہ جمع نہ کیا ❁ اب وقت ختم ہو چکا ❁ اب رُوح نکل چکی ❁ اب عَمَل کا نہیں، سزا اور جزا کا وقت ہے ❁ اب کبھی دُنیا میں نہیں بھیجا جائے گا، نہ دوبارہ عَمَل کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

ہائے حُسنِ عمل نہیں پلّے حشر میں میرا ہو گا کیا یارَبّ!
گرمیٔ حشر، پیاس کی شِدَّت جامِ کوثَر مجھے پلا یارَبّ!
خوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ!
طالبِ مغفرت ہوں یا اللہ! بخش حیدر کا واسطہ یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

موت قریب آرہی ہے

پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے، دُنیا جانے والی ہے، جارہی ہے، آخرت آنے والی ہے، آرہی ہے۔ ❁ آہ! موت سَر پر ہے، عنقریب...!! جلد، بہت جلد حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلام تشریف لائیں گے ❁ آہ! ہمارے عزیز رشتے دار، بہت ہی پیار کرنے والے، لاڈ اُٹھانے والے دیکھتے رہ جائیں گے، ڈاکٹرز کی بھی کچھ نہیں چلے گی ❁ گاڑی، بنگلہ، مکان، بینک بیلنس سب دھرے کا دھرا رہ جائے گا ❁ آہ! رُوح جسم سے کھینچی جائے گی، آنکھیں چھت کو لگی ہوں گی، آخری ہچکی آئے گی اور ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دُنیا سے رشتہ توڑ کر، موت کے دروازے قبر کے گڑھے میں اُتر جائیں گی۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ ابھی بہت وقت ہے؟ نا...! ایک دَم کا بھی بھروسہ نہیں ہے ❁ کیا خبر آج کی رات بھی پُوری گزار پائیں گی یا نہیں ❁ کیا خبر صبح کا سُورج دیکھنا نصیب ہو گا یا نہیں، جی ہاں! یہ زندگی ایک سانس ہی تو ہے۔

ہماری ہر ہر سانس قیمتی ہے ❁ اس سے پہلے کہ موت آجائے ❁ اس سے پہلے کہ زندگی اپنے اختتام کو پہنچے ❁ اس سے پہلے کہ ہم قبر میں اُتریں ❁ اس سے پہلے کہ ہمارے اَعْمال کا سلسلہ ٹوٹ جائے ❁ ہمیں اپنی آخرت کی تیاری کر لینی چاہئے ❁ نیکیوں پر کمربستہ ہو جانا چاہئے ❁ مرنے کے بعد اگر لاکھ چِلّائیں کہ ایک موقع مزید عطا کر دیا جائے، پھر موقع فراہم نہیں کیا جائے گا، لہٰذا ابھی اس دُنیا میں زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال کر لیجئے! حضرت حسنِ بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔ جلدی کرو! جلدی کرو!! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہی سانسیں تو ہیں کہ اگر رُک جائیں تو تمہارے ان اعمال کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے جن سے تم اللہ پاک کا قرب حاصل کرتے ہو۔ اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر چند آنسو بہائے۔ یہ کہنے کے بعد آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

www.dawateislami.net

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ (پ16، مریم:84) ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہم تو ان کیلئے گنتی کر رہے ہیں۔

اس سے مراد سانس ہے اور آخری عدد جان کا نکلنا ہے، پھر گھر والوں سے جُدائی ہے اور قبر میں داخِل ہونے کی آخری گھڑی ہے۔(احیاء العلوم،4/557)

تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا!

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: ❁ کہاں ہیں وہ خوب صورت چہروں والے جو اپنی جوانیوں پر اِترایا کرتے تھے؟ ❁ کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر بنائے اور مضبوط دیواروں کے ذریعے ان کو محفوظ کیا؟ ❁ کہاں ہیں وہ سپہ سالار جو میدانِ جنگ میں کامیابیاں سمیٹا کرتے تھے! وقت انہیں زمین میں گاڑ چکا ہے، وہ اب قبر کے تنگ اور اندھیرے گڑھے میں جا پڑے ہیں، جلدی کرو! جلدی کرو! پھر نَجات ہے، پھر نجات ہے۔(احیاء العلوم،4/552)

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کا کوئی بھروسہ نہیں

پیاری اسلامی بہنو! موت کا واقعی کوئی بھروسہ نہیں، نجانے کب آجائے، اس لئے نیکیاں کمانے میں جلدی کیجئے! ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال کا ذخیرہ کیجئے کہ آخرت کے لئے جتنی بھی نیکیاں کرلی جائیں، کم ہی ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر مرنے والا افسوس کرتا ہے۔ پوچھا گیا: کس وجہ سے؟

www.dawateislami.net

فرمایا: اگر وہ نیک ہو تو افسوس کرتا ہے کہ کاش! نیک اعمال اور زیادہ کر لیتا۔ اگر گنہگار ہو تو افسوس کرتا ہے کہ کاش! گُناہ چھوڑ دیتا۔ (ترمذی، 4/181، حدیث: 2411)

کل کرلُوں گی...!!

پیاری اسلامی بہنو! افسوس کی بات ہے کہ ہم دُنیا کے ہر کام میں چُستی دِکھاتی ہیں مگر نیک اَعْمال میں سُستی ہو جاتی ہے، کھانے کے لئے کبھی نہیں کہتی کہ کل کھالیں گی، نماز کے لئے کہا جاتا ہے کہ رمضان سے شروع کرلوں گی، دُنیوی لحاظ سے کوئی کارنامہ انجام دینا ہو تو ذہن بنتا ہے: کل کرے سَو آج، آج کرے سَواب مگر نیکیوں کی باری...!! آج تھک گئی ہوں، آج بہت کام باقی ہیں، آج دِل نہیں کر رہا، کل سے، پرسوں سے، اگلے جمعہ سے شروع کرلوں گی۔

افسوس! نیکیوں کے مُعَاملے میں کل کل کرتے کتنی زندگی گزر گئی لیکن یہ کل نہ آئی تھی، نہ آنی ہے، اُلٹا ہم نے ہی قبر میں اُتر جانا ہے، تب پچھتاتی ہی رہ جائیں گی۔ صحابیِ رسول حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: تَسْوِیْف (یعنی یہ سوچنا کہ عنقریب نیکیاں کرلوں گا، یہ سوچ) شیطان کے لشکروں میں سے بڑا لشکر ہے، عموماً شیطان اس ذریعے سے آدمی کو دھوکا دے لیتا ہے۔[1]

جہنم والوں کی پکار

حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اَکْثَر جہنمیوں کی پُکار یہ ہو گی: اُفٍّ لِسَوْفَ، اُفٍّ لِسَوْفَ یعنی تُف ہے عنقریب پر، تُف ہے عنقریب پر۔[2]

پیاری اسلامی بہنو! کیسی عبرت کی بات ہے، گویا زیادہ تر لوگ جہنّم میں اسی لئے جائیں گے کہ وہ دُنیا میں کل کل کرتے رہے، آج کے آج ہی نیکیوں پر کمربستہ نہیں ہوئے۔ افسوس! ہمارا حال کچھ ایسا ہی ہے۔ ہمارے ذِہنوں میں بہت سارے مَنْصوبے ہوتے ہیں، ہمارے دِلوں میں بہت سارے

1...موسوعہ ابن ابی دنیا، 3/349، حدیث: 208
2...موسوعہ ابن ابی دنیا، 3/351، حدیث: 217

www.dawateislami.net

خَواب ہوتے ہیں، ہم روزانہ اپنے مُستقبل کے لئے بہت کچھ سوچتی ہیں، بہت سارے نئے نئے مَنْصوبے تیار کرتی ہیں مگر افسوس! نیک کاموں کے منصوبے تیار نہیں کرتی، ہم نے مرنا بھی ہے، قبر میں اُترنا بھی ہے، اللہ پاک کے حُضُور حاضِر بھی ہونا ہے، اس تعلق سے بس ٹالم ٹول ہی کرتی ہیں مگر یاد رکھ لیجئے! جب مَلَکُ الموت حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لے آئیں گے، پھر اس کے بعد کوئی مَنْصوبہ، کوئی خَواب باقی نہیں رہے گا، تب صِرْف ایک ہی چیز باقی ہو گی اور وہ ہمارے اَعْمال ہیں۔ لہٰذا ہم نے اس دُنیا میں آگے چل کر کیا کرنا ہے، اچھا گھر، اچھی گاڑی، اچھا منصب، یہ سب کچھ ہمارے مُستقبل کی سوچ ہے لیکن ہمارا عَمَل ہماری آج کی ذِمّہ داری ہے۔ ہم اپنے دُنیوی مُستقبل تک پہنچ پاتی ہیں یا نہیں، اس کی کسی کو خبر نہیں ہے، لیکن ہم قبر میں ضرور اُتریں گی، اپنے اَعْمال کے ساتھ اُتریں گی، یہ ہم سب جانتی ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم آج اور ابھی سے اپنے اَعْمال کی فِکْر شروع کریں۔

نیک اَعْمال میں جلدی کرو...!!

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 7 چیزوں سے پہلے نیک اَعْمال میں جلدی کرو! تم کس انتظار میں ہو؟ کیا یہ کہ (1): بُھلا دینے والی محتاجی آجائے (2): یا سرکش بنا دینے والی مالداری ہو جائے (3): یا تمہیں کوئی مرض لاحق ہو جائے (4): یا عقل زائل کر دینے والا بُڑھاپا آجائے (5): یا اچانک موت آئے (6): یا دجّال ظاہِر ہو جائے (7): یا قیامت قائم ہو جائے اور قیامت سخت مصیبتوں والی، بہت کڑوی ہے۔ (ترمذی، 4/137، حدیث: 2313)

پیاری اسلامی بہنو! کتنا خُوبصُورت سبق دیا گیا ہے، واقعی ایسا ہوتا ہے؛ ☆ انسان آخرت کے معاملے میں **کل کل** کرتا رہتا ہے ☆ پھر کبھی تنگدستی آجاتی ہے ☆ یا پھر مال بہت ہو جاتا ہے، اس کی دیکھ بھال میں لگ جاتا ہے ☆ یا پھر بیمار ہو جاتا ہے، یُونہی **کل کل** کرتے بُوڑھا ہو جاتا

www.dawateislami.net

ہے، پھر ہڈیوں میں جان ہی نہیں رہتی، سجدہ کرنا بھی چاہتا ہے تو کر نہیں پاتا☆ اور کتنی ایسی ہیں، کل کل کرتی رہتی ہیں، کل سے نیکیاں شروع کروں گی، فُلاں دِن سے نیکیاں شروع کروں گی مگر آہ! اچانک موت آکر دبوچ لیتی ہے اور انسان نیک اَعْمال کئے بغیر ہی قبر کے گڑھے میں جا پہنچتا ہے۔ لہٰذا اس سے پہلے کہ ایسی حالت ہو، ہمیں نیک اَعْمال پر کمربستہ ہو جانا چاہئے۔

نیکیوں میں جلدی کرنا سُنّتِ انبیا ہے

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کا ذِکْر کیا، ان کے اَوْصاف بیان فرمائے، ان میں ایک وَصْف یہ بھی ارشاد ہوا:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ نیکیوں میں جلدی (پ17، الانبیاء:90) کرتے تھے۔

پتا چلا؛ یہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کی پیاری پیاری سُنّت ہے کہ انسان نیکی کے کام میں دیر نہ کرے، نیکی کا کام تو بَس آج اور ابھی کرلے۔

صحابیِ رسول حضرت عُقْبہ بن حارِث رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے عصر کی نماز مسجدِ نبوی شریف میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے ادا کی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جونہی سلام پھیرا، فوراً کھڑے ہوئے اور تیز تیز قدموں کے ساتھ گھر تشریف لے گئے، یہ خِلافِ معمول انداز مبارَک دیکھ کر صحابہ گھبرا گئے، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے یاد آیا کہ سونے کا ایک ٹکڑا گھر میں رکھا ہے، پس اسے اپنے پاس رکھنا مجھے ناپسند ہوا، لہٰذا اسے صدقہ کر دینے کا حکم دے آیا ہوں۔ (بخاری، 1/296، حدیث:851)

صحابۂ کرام کا نرالا عشق

اس حدیثِ پاک پر پہلے تو یہ غور فرمائیے! کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا عشق کیسا نرالا تھا،

www.dawateislami.net

ان بلند رُتبہ ہستیوں کی پُوری تَوَجُّہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کی طرف رہتی تھی، جہاں کوئی عَمَل مبارَک معمول شریف سے ہٹ کر ہوا، فوراً حکمت معلوم کرنے کی فِکْر میں لگ جاتے تھے۔ حَجَّۃُ الْوَدَاع کا موقع تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میدانِ عرفات میں تھے، مسلمانوں کے پہلے اور دوسرے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہما ساتھ حاضِر تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اچانک مُسْکرائے۔ یہ دیکھ کر یہ دونوں صحابہ عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اللہ پاک آپ کو مسکراتا رکھے، اس لمحے آپ مسکرایا نہیں کرتے، آج کیا بات ہوئی۔ (ابن ماجہ، 3/468، ملتقطاً)

سُبْحٰنَ اللہ ! شان دیکھئے...!! گویا یہ وقت اور لمحات بھی نوٹ رکھتے تھے کہ اس لمحے حُضُور مسکراتے ہیں، اس لمحے نہیں مسکراتے۔

اسی طرح اُس روز عصر کی نماز میں ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خِلافِ معمول دُعا مانگے بغیر جلدی جلدی گھر تشریف لے گئے تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم چونک گئے، گھبرا گئے کہ آج ایسا کیا ہوا، یہ خِلافِ معمول عَمَل مبارَک کیوں کیا ہے؟

پتا چلا؛ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک ایک ادا کو بغور دیکھا کرتے اور نوٹ کیا کرتے تھے۔

نیکیوں میں جلدی سُنّتِ مصطفےٰ ہے

پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک پر یُوں بھی غور فرمایئے کہ گھر میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے صدقہ فرمانا تھا، یہ بھی تو ممکن تھا کہ نماز کے بعد معمول کے مطابق تشریف رکھتے، دُعا فرماتے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم سے ملاقات ہوتی، پھر سونا صدقہ کر دیا جاتا مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تعلیم دِی، صدقہ فرمانے میں ذرا بھی دیر گوارا نہ فرمائی، فوراً

www.dawateislami.net

صدقہ کر دیا۔

اللہ! اللہ! ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو سراپا نیکی ہیں، وہاں تو نیکی کے سِوا کسی اور کام کا تَصَوُّر تک نہیں ہو سکتا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو وہ ہیں کہ جن کی اداؤں کو اپنانا افضل نیکی ہے۔ اس کے باوُجُود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صدقہ کرنے میں جلدی فرمائی۔ پتا چلا؛ نیکیوں میں جلدی کرنا ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک طریقہ ہے، اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ نیکیوں میں جلدی کیا کریں، بَس جیسے ہی موقع مِل گیا، اب دِن، گھنٹے اور منٹ تو دُور کی بات، ایک سیکنڈ کا بھی انتظار نہ کریں، فوراً وہ نیکی کر لیں۔

موقع غنیمت جانو...!!

اللہ پاک کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: مَنْ فُتِحَ لَہٗ بَابٌ مِّنْ خَیْرٍ جس کے لئے بھلائی کا دروازہ کھول دیا جائے فَلْیَنْتَہِزْہُ تو اسے چاہئے کہ لپک کر بھلائی کے اس دروازے میں داخِل ہو جائے فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَتٰی یُغْلَقُ عَلَیْہِ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ دروازہ اس کے لئے کب بند کر دیا جائے گا۔ (زُہد لابن مبارک، ص76، حدیث:117)

پیاری اسلامی بہنو! ❁ ابھی ہم زندہ ہیں، یہ بھلائی کا دروازہ ہے ❁ سانسیں چل رہی ہیں، یہ بھی بھلائی کا دروازہ ہے ❁ ہمیں نیکی کی دعوت دی گئی، یہ بھی بھلائی کا دروازہ ہے ❁ دِل میں نیکی کا خیال آگیا، یہ بھی بھلائی کا دروازہ ہے۔ اب ہمیں چاہئے کہ لپک کر اس دروازے میں داخِل ہو جائیں، یعنی فوراً اسے پہلے نیکی کر لیں، کچھ دیر بعد، کل، پرسوں پر نہ ڈالیں، کیا خبر! کب یہ توفیق چھین لی جائے۔

دُنیوی کام میں دیر ہونا اچھا ہے

ہمارے ہاں ایک یہ بھی مُعَاملہ ہے، ہم لوگ دُنیا کے کام کو پہلے اور آخرت کے کام کو بعد میں

www.dawateislami.net

رکھتی ہیں۔ اگر اس کا اُلٹ کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا بھی سنور جائے گی، آخرت بھی سنور جائے گی۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** اطمینان ہر چیز میں ہے، سوائے آخرت کے کام کے۔[1]

یعنی دُنیاوی کام میں دیر لگانا اچھا ہے کہ ممکن ہے وہ کام خراب ہو اور دیر لگانے میں اس کی خرابی معلوم ہو جائے اور ہم اس سے باز رہیں مگر آخرت کا کام تو اچھا ہی اچھا ہے اسے موقع ملتے ہی کرلو کہ دیر لگانے میں شاید موقع جاتا رہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ (پ2، البقرۃ:148) تَرجمۂ کنزُالعِرفان: تو تم نیکیوں میں آگے نکل جاؤ۔

شیطان کارِ خیر میں دیر لگوا کر آخر میں اس سے روک دیتا ہے۔[2]

6 کاموں میں جلدی ضروری ہے

بُزرگانِ دین رَحمۃُ اللہِ علیہم کا فرمان ہے: اگرچہ جلد بازی شیطانی عمل ہے لیکن 6 کاموں میں جلدی ضروری ہے: (1): نَماز کی ادائیگی میں جب اس کا وَقت ہو جائے۔ (2): میّت کو دَفن کرنے میں جب حاضر ہو (3): جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کی شادی میں جلدی کی جائے (4): قرض کو بھی جلد ادا کیا جائے (5): جب مہمان تشریف لائے تو اُسے کھانا جلد کھلایا جائے (6): جب گناہ کا ارتکاب ہو جائے تو توبہ میں جلدی کی جائے۔ (تفسیر روح البیان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: 11، 5/137)

مالداری عطا ہو گئی

پچھلی اُمّتوں کا واقعہ ہے، بنی اسرائیل میں میاں بیوی تھے، دونوں بہت نیک اور عِبادت گزار تھے، اللہ پاک نے اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلام کے ذریعے ان کو پیغام بھیجا کہ تمہیں جوانی میں یا بُڑھاپے میں مالداری عطا کی جائے گی، یہ فیصلہ تم کرلو کہ جوانی میں مالدار ہونا ہے یا بڑھاپے میں؟ دونوں سوچ میں پڑ گئے، شوہَر بولا: جوانی میں چونکہ طاقت ہے، لہٰذا ابھی مالداری لے لیتے

1...ابی داؤد، 4/533، حدیث:4810 2...مراٰۃ المناجیح، 6/627 ملخصًا

www.dawateislami.net

ہیں، کمانے کی فِکْر نہیں رہے گی، خُوب دِل لگا کر عِبَادت کریں گے۔ بیوی بولی: نہیں...!! عِبَادت کی اَصْل عمر تو جوانی ہے، ابھی مال سنبھالنے میں لگ جائیں تو عِبَادت نہیں ہو پائے گی، بڑھاپے کی مالداری لے لیتے ہیں، اس وقت مال کی حِرْص بھی زیادہ نہیں ہو گی اور کمانے کی فِکْر بھی نہیں رہے گی، یوں بڑھاپے میں عِبَادت آسانی سے کر لیں گے۔ اللہ پاک نے نبی عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی بھیجی کہ انہیں فرما دیجئے! تم نے مال پر عِبَادت کو ترجیح دی (یعنی تم یہ سوچنے کی بجائے کہ مال کی ضرورت زیادہ کب ہے، یہ سوچ رہے ہو کہ عِبَادت میں آسانی کس صُورت میں ہے) لہٰذا تمہیں جوانی اور بُڑھاپے دونوں میں مالداری عطا کی جاتی ہے۔ (نوادر القلیوبی، ص85-86 ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ اگر ہم دُنیوی کاموں کو پہلے رکھنے کی بجائے، آخرت کے کاموں کو ترجیح دیں، دُنیا سنوارنے کی بجائے، آخرت سنوارنے کی فِکْر میں لگ جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا بھی سنور جائے گی، آخرت بھی سنور جائے گی۔

بیج بونے کا مہینا

پیاری اسلامی بہنو! الحمد للہ! رَجَب شریف کا مبارک مہینا چل رہا ہے، یہ نیکیوں کا مہینا ہے۔ لہٰذا جلدی کیجئے! رمضان کا انتظار مت کیجئے! آج اور ابھی سے ہی نیکیاں کرنا شروع کر دیجئے! صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: رجب بیج بونے کا مہینا ہے، شعبان پانی دینے کا اور رمضان المبارک فصل کاٹنے کا مہینا ہے، یعنی رجب میں نوافِل میں خوب کوشش کرو! شعبان میں اپنے گناہوں پر آنسو بہاؤ اور رمضان میں اللہ پاک کو راضی کر کے اس کھیت کو خیریت سے کاٹو! (مراٰۃ المناجیح، 2/330 بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو مانگے گا عطا کیا جائے گا

عارِفْ بِاللہ شیخ ضیاءُ الدِّین دَیْرِیْنی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روایات میں ہے کہ ☆ جس نے

www.dawateislami.net

رجب کے 7 روزے رکھے، اس کیلئے جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ☆ جس نے رجب شریف کے 10 روزے رکھے، وہ اللہ پاک سے جو مانگتا ہے اللہ پاک اسے عطا فرماتا ہے ☆ اور بے شک جنّت میں ایک محل ہے، اس محل کے سامنے دُنیا ایک پرندے کے گھونسلے کی طرح ہے، اس محل میں صِرْف وہ داخِل ہو گا جس نے رَجب میں روزے رکھے ہوں گے۔[1]

ماہِ رَجَب کی چند عبادات

پیاری اسلامی بہنو! رَجَب حُرمت والا مہینا ہے، اس میں خوب عبادت کیجئے! ۞ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم رَجَب شریف میں عُمرہ کرنا پسند فرماتے تھے۔[2] لہٰذا جس سے بَن پڑے عمرہ کرنے کی سَعادت حاصِل کرے۔ زہے نصیب! اللہ پاک کا مہینا (یعنی رجب شریف) اللہ پاک کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک شہر مدینہ منورہ میں گزارنا نصیب ہو جائے ۞ بزرگوں (یعنی اللہ پاک کے نیک بندوں) کا معمول رہا ہے کہ رَجَب شریف میں فوت شُدہ مسلمانوں کو کثرت سے اِیْصالِ ثواب کرتے تھے، اِیْصالِ ثواب 12 مہینے کر سکتے ہیں، البتہ رَجَب شریف میں اس کا زیادہ اہتمام ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمارے گھر میں سے جو افراد یا رشتہ داروں، جاننے والوں میں سے جو جو افراد اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان کے لئے خوب خوب ایصال ثواب کیجئے، خصوصاً رَجَب شریف میں امام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ایصالِ ثواب کے لئے کونڈوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، عموماً لوگ 22 رجب کو کونڈوں کا ختم دِلواتے ہیں، یہ بھی جائز ہے، البتہ اَفضل میں کونڈوں کا ختم 15 رجب کو بنتا ہے کیونکہ امام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے وِصال کے متعلق 15 رجب کا قول کیا گیا ہے ۞ یونہی رَجَب شریف کی 22 تاریخ کو صحابی ابن صحابی، کاتبِ وحی، حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا عرس پاک ہوتا ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے اس دن آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کے

1...اسلامی مہینوں کے فضائل، ص132-133 2...لطائفُ المعارف، صفحہ:169

www.dawateislami.net

ایصالِ ثواب کا بھی خوب خوب اہتمام کیجئے! آیئے آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کا مختصر تعارف سنتی ہیں۔

امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا مختصر تعارُف

❁ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ اَوّل مُلُوکِ اسلام (یعنی اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے بادشاہ) ہیں ❁ مکہ مکرمہ کے مشہور سردار حضرت ابو سفیان رَضِیَ اللہُ عنہ کے بیٹے ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: **مُعَاوِیہ** ❁ کنیت: **ابو عبد الرحمٰن** اور ❁ **ناصِرُ الدِّیْن** (یعنی دِین کے مدد گار)، **ناصِرُ الحَقّ** (یعنی حق کے مدد گار) آپ کے القاب ہیں ❁ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نبوت فرمانے سے 5 سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے ❁ آپ کا قد مبارک دراز (یعنی لمبا) تھا ❁ رنگت سفید اور خوبصُورت ❁ شخصیت رُعب دار تھی ❁ سر اور داڑھی مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے ❁ بہت حِلم والے، بُردبار، باوقار، مالدار، لوگوں میں سردار، کرم فرمانے والے اور انصاف قائم کرنے والے تھے ❁ عَلّامہ حُسَین بن محمد دِیار بَکْری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ رُعب و دبدبہ والے، دُور اندیش (یعنی کام کے انجام پر نظر رکھنے والے)، بہادر، سخی اور بُردبار بادشاہ تھے ❁ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے صلحِ حُدَیبیہ کے دِن یعنی 6 ہجری میں اسلام قبول کیا۔ (فیضان امیر معاویہ، ص15-16-17-25 ملتقطاً)

جنّتی صحابی حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ 78 سال اس دنیا میں تشریف فرما رہے، آخر 60 ہجری کو رجب المرجب کے مبارک مہینے میں جمعرات کے دِن اس دُنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک دمشق میں بابُ الصَّغِیر کے پاس ہے، آپ کے مزار مبارک کے اِرد گرد ایک عالی شان عمارت تعمیر کی گئی ہے، ہر پیر اور جمعرات کو مزار مبارک کھولا جاتا ہے اور خاص و عام مزار مبارک پر حاضِری کی سَعادت پاتے ہیں۔ (فیضان امیر معاویہ، ص246)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

صلہ رحمی کے بارے میں نکات

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رحمی کے بارے میں چند نِکات سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلوک صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مُبارک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عمر بڑھادی۔[2] ☆صِلۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] ☆رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مکافات یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی تم اس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلۂ رحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی رعایت ولحاظ کرو۔[4] ☆صِلۂ رحمی کی مُختلِف صورتیں ہیں، اُن کو ہدیّہ و تحفہ دینا اور اگر اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لطف ومہربانی سے پیش آنا۔ ☆محارم رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتی رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحبَّت واُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قَرابت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتی رہے یا مہینے میں ایک بار۔ ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔

1...مجمع الزوائد، 3/331، حدیث:4754
2...مستدرک، 5/213، حدیث:7339
3...بہارِ شریعت، 3/558، حصہ:16
4...ردالمحتار، 9/678

www.dawateislami.net

☆رشتے دار حاجت پیش کرے تو رد کر دینا گناہ ہے، جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔[1]

اللہ کریم ہمیں اپنے رشتہ داروں کی حاجات پوری کرنے اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے ”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“ قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1... کتاب الدرر الحکام، 1/323

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

صحابیِ رسول حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: رحمت والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اللہ پاک کے کچھ سیر کرنے والے فرشتے ہیں، جو ذِکْر کی محفلیں تلاش کرتے ہیں پھر جب ذکر کی محفلوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: بیٹھ جاؤ۔ جب اللہ پاک کا ذِکر کرنے والے دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر آمین (یعنی ایسا ہی ہو) کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر درود بھیجتے ہیں تو وہ فِرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر درود بھیجتے ہیں، اس محفل کے اِختتام پر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ یہ مَغْفِرت کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔ (جمع الجوامع، 3/125، حدیث:7750)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آج کی عظیمُ الشّان رات

پیاری اسلامی بہنو! عنقریب وہ عَظِیْمُ الشَّان رات آنے والی ہے کہ آج سے سینکڑوں سال پہلے اس رات ☆ زمین و آسمان کو سجایا جارہا تھا ☆ ستارے زمین کی طرف جھک رہے تھے ☆ ہر طرف دُھوم دَھام تھی ☆ جنّت سجائی جارہی تھی ☆ فضائیں مہک رہی تھیں ☆ ہر طرف خُوشیاں ہی خُوشیاں تھیں ☆ کَلیاں کِھل رہی تھیں ☆ پُھول مہک رہے تھے ☆ ہر طرف بہار ہی بہار تھی ☆ ہر طرف اَنوار و تَجَلِّیات کی بارش برس رہی تھی اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ سارا اِہتمام جن کے لئے ہو رہا تھا وہ دو جہاں کے دُولہا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی چچازاد بہن

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ عنہا کے گھر میں آرام فرما رہے تھے۔

قُربان مَیں شان و عَظَمَت پر سوئے ہیں چین سے بِستَر پر
جبریلِ امیں حاضِر ہو کر مِعراج کا مُژدہ سُناتے ہیں

مِعراج کی رات فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور مِعراج کی خوشخبری سُنائی ☆ مِعراج کے دُولہا، امامُ الاَنبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ اقصیٰ میں تمام نبیوں اور رسولوں کی اِمامت فرمائی ☆ اللہ پاک نے اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آسمانوں کی سیر کرائی ☆ جنّت و دوزخ دکھائی ☆ عرش پہ بُلایا اور اللہ پاک نے اپنے سب سے محبوب نبی، مُحَمَّدِ عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دیدار سے مُشَرَّف فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

واقعۂ مِعراج کا خُلاصہ

پیاری اسلامی بہنو! مِعراج ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عَظِیم اور مُنْفَرِد مُعْجِزَہ ہے، ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَکَّہ مُکَرَّمَہ میں اپنی چچازاد بہن حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ عنہا کے گھر آرام فرما تھے، اچانک چھت کُھل گئی، فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوئے، اللہ پاک کا پیغام سُنایا، مِعراج کی خوشخبری سُنائی، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُراق پر سُوار ہوئے، مسجدِ اَقصیٰ میں تشریف لائے، یہاں اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اِمامت فرمائی، پھر آسمان کی طرف رُخ فرمایا، ساتوں آسمانوں سے اُوپر سِدرۃُ المنتہیٰ پر تشریف لے گئے، پھر سِدْرَۃُ المنتہیٰ سے لامکاں پہنچے، عین بیداری میں سَر کی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا، اتنے ہزاروں لاکھوں کلومیٹر سَفَر طے کر کے واپس بھی تشریف لے آئے اور ابھی رات کا کچھ ہی حِصّہ گزرا تھا، عُلَمائے کرام فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

جب حُضُورِ اکرم، جانِ عالَم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لائے، بِسْتَر مُبارَک ابھی گرم تھا اور دروازے کی زنجیر بھی ہِل رہی تھی۔ (انوارِ جمالِ مصطفےٰ، ص:277 بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَفَرِ مِعْراج کے تین حِصّے

اللہ پاک قُرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① (پ15، بنی اسرائیل:1)

ترجَمہ کنزُ العرفان: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصّے میں مسجد حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہی سُننے والا، دیکھنے والا ہے۔

سَفَرِ مِعْراج کے 3 حِصّے ہیں: (1): فرشی مِعْراج جو مکہ مکرمہ سے مسجدِ اَقْصیٰ تک ہے، اسے اِسْراء کہتے ہیں (2): آسمانی مِعْراج جو مسجدِ اَقْصیٰ سے سِدرۃُ المنتہیٰ تک ہے، اسے مِعْراج کہتے ہیں (3): اس کے بعد ہے لامکانی مِعْراج جو سِدْرہ سے آگے لامکاں تک ہے، اسے عُرُوج کہتے ہیں۔ پارہ:15، سُورۂ بنی اسرائیل کی یہ آیتِ کریمہ جو ہم نے ابھی سماعت کی، اس مختصر آیتِ کریمہ میں سَفَرِ مِعْراج کے ان تینوں حصّوں کا ذِکْر ہے۔ مشہور مُفَسِّرِ قُرآن، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ تک فرشی مِعْراج یعنی بیت المقدس تک کا ذِکْر ہے اور

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ (پ15، بنی اسرائیل:1)

ترجَمہ کنزُ العرفان: تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

میں آسمانی معراج کا ذِکْر ہے (کہ ہم نے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مِعْراج کرائی تاکہ انہیں زمین

www.dawateislami.net

وآسمان وغیرہ میں اپنی نشانیاں دکھادیں)، اور آیت کے اس حصّے؛

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک وہی سُننے والا، دیکھنے والا ہے۔

(پ15، بنی اسرائیل:1)

میں لَامکانی مِعْراج کا ذِکْر ہے، اس جملے کا معنیٰ یہ ہے کہ بے شک وہ محبوب بندہ (یعنی رسولِ خُدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی سُننے دیکھنے والے ہیں یعنی قُدْرت کی ان نشانیوں کو دیکھنے اور اللہ پاک کے دیدار کی تاب صِرْف انہی میں ہے، لہٰذا مِعْراج انہیں ہی کرائی گئی۔[1]

سَفَرِ مِعْراج ختمِ نبوت کی دلیل ہے

سَفَرِ مِعْراج ہمارے نبی، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کی بھی دلیل ہے۔ جی ہاں! اللہ پاک نے فرمایا:

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ ترجَمۂ کنزُالعرفان: تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں

(پ15، بنی اسرائیل:1) دکھائیں۔

اس آیت مبارکہ کے تحت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی اپنے حبیب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آسمان اور لامکاں میں بُلا کر وہ نشانیاں دکھائیں جو باقی تمام نبیوں اور رَسُولوں نے سُنی تھیں، جیسے رَبّ کی ذات، عرش وکرسی، لوح وقلم، جنّت ودوزخ وغیرہ (یہ تمام نشانیاں باقی نبیوں ورسولوں نے وحی کے ذریعے سُنی تھیں، چُنانچہ باقی سب نے جو سُنا تھا، اللہ کریم نے اپنے محبوبِ عظیم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب کچھ دِکھادیا، کیوں دکھایا) تاکہ باقی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اب تک جن باتوں کی گواہی وحی کے ذریعے سُن کر دے رہے تھے، اب سب نبیوں کے تاجدار، مکی مدنی سردار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گواہی سُنی ہوئی نہیں بلکہ آنکھوں سے دیکھی ہوئی ہوجائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

---

1 ... تفسیر نور العرفان، پ:15، بنی اسرائیل:1، ص339، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ ترجَمہ کنزُ العرفان: بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور (پ:22، الاحزاب:45) خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ باقی سارے نبی مُخْبِر (یعنی وحی کے ذریعے سُن کر بتانے والے) تھے، ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آنکھوں سے دیکھ کر گواہی دینے والے ہیں۔ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: دیکھنے والے گواہ کے بعد کسی گواہ کی ضرورت نہیں رہتی، اس لئے اب کوئی نبی نہیں بن سکتا، اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ ترجَمہ کنزُ العرفان: آج میں نے تمہارے لئے (پ6، المائدہ:3) تمہارا دین مکمل کر دیا۔

دین مکمل ہو گیا کیونکہ عَیْنِی (یعنی آنکھوں سے دیکھنے والا) گواہ تشریف لا چکا ہے۔[1]

سَفَرِ مِعْراج اور پیاری نماز

پیاری اسلامی بہنو! مِعْراج شریف عَظِیْمُ الشَّان مُعْجِزَہ ہے اور نماز اَفْضَل ترین عِبَادت ہے۔ اگر ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ مِعْراج شریف اور نماز کا آپس میں بہت گہرا تَعَلُّق ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَکَّہ مُکَرَّمَہ سے چلے، بیت المقدس، پھر ساتوں آسمان، پھر سِدْرَۃُ المنتہیٰ، پھر لامکاں، پھر وہاں سے واپس مکہ مکرمہ تشریف آوری ہوئی، اس پُورے سَفَر میں جگہ جگہ نماز نظر آتی ہے۔ پُورے سَفَرِ مِعْراج میں کم و بیش 12 مقامات ہیں جہاں مِعْراج کے دُولہا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی۔

صحابیِٔ رسول حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: جب نورِ خُدا، سرورِ اَنبیا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَفَرِ مِعْراج کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں ایک مقام پر پہنچ کر حضرت جبریلِ

1 ... تفسیر نور العرفان، پ:15، بنی اسرائیل:1، ص339، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کیا: (یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یہاں اُتر کر نماز ادا فرمایئے! آپ نے نماز ادا فرمائی۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کیا: آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعْلوم ہے کہ آپ نے کس جگہ نماز پڑھی ہے؟ (پھر خود ہی عَرض کیا) آپ نے طیبہ (یعنی مدینہ شریف) میں نماز پڑھی ہے، اسی کی طرف ہجرت ہو گی۔

پھر ایک اور مَقام پر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو اُتر کر نماز پڑھنے کے لئے عَرض کیا۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام عَرض گُزار ہوئے: یہ آپ نے طُورِ سِینا پر نماز پڑھی ہے جہاں اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہَم کلامی کا شَرَف عطا فرمایا تھا۔ پھر ایک اور جگہ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو اُتر کر نماز پڑھنے کے لئے عرض کیا: آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کیا: یہ آپ نے بَیْتِ لَحْم میں نماز پڑھی ہے جہاں حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وِلادت ہوئی تھی۔ (سنن نسائی، ص:81، حدیث:448)

ہر عبادت سے بَرْتَر عبادت نَماز ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نَماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نماز ادا کر رہے تھے

پیاری اسلامی بہنو! سَفَرِ مِعْراج سے مُتَعَلِّق حدیثوں میں نماز کے بارے میں ایک بہت اِیمان اَفروز روایت ہے، چُنانچہ مُسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شبِ مِعْراج میرا گزر حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبرِ مُبارَک کے پاس سے ہوا جو ریت کے سُرخ ٹیلے کے پاس واقع ہے، اس وقت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ (مسلم، ص:994، حدیث:6157)

www.dawateislami.net

اَنبیائے کرام زِندہ ہیں

سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اللہ پاک کے نبی حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی...!!! اس اِیمان اَفروز روایت سے معلوم ہوا: اللہ پاک کے فضل اور اس کی عطا سے اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے اپنے مَزارات میں زِندہ ہیں، نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ اللہ پاک قُرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًاؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ۝۱۶۹ (پ4، آلِ عمران:169)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہر گز انہیں مُردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے ربّ کے پاس زِندہ ہیں، انہیں رِزق دیا جاتا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ شہید زِندہ ہیں، انہیں مُردہ کہنا تو دور کی بات، انہیں مُردہ سمجھو بھی مت کہ بے شک یہ زِندہ ہیں، رِزْق بھی دیئے جاتے ہیں۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: جب شہید زِندہ ہیں تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جو شہیدوں سے ہزار درجے اَفْضل ہیں، وہ زِندہ کیوں نہیں، یقیناً سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے اپنے مَزارات میں زِندہ ہیں، نمازیں بھی پڑھتے ہیں، رِزْق بھی دیئے جاتے ہیں۔

اَذان واِقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں

حضرتِ علّامہ عبد الوَہّاب شَعرانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُرانْوار میں زِندہ ہیں اور اَذان واِقامت کے ساتھ نَماز اَدا فرماتے ہیں، ایسے ہی دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی نَماز ادا فرماتے ہیں۔ (کشف الغمہ، جزثانی، ص:63)

63 سنِ ہجری میں جب ظالِم یزیدیوں نے مدینۂ مُنوَّرہ پر چڑھائی کی، 700 صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اور مزید عام مسلمان ملا کر تقریباً دس ہزار سے زائد حضرات شہید کئے گئے۔ مسجدِ نبوی شریف کی بے حُرمتی کی گئی، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ اِس موقع پر مشہور تابعی

www.dawateislami.net

بُزُرگ حضرت سَعید بن مُسَیّب رَضِیَ اللہُ عنہ مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر رہے، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ان دنوں میں نبیِّ اکرم، رحمتِ دوعالَم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ مُبارَک سے اَذان واِقامت کی آواز سُنتا اور اسی پر نمازیں ادا کرتا تھا۔ (دَلَائِلُ النبوۃ لابی نُعیم، جز:2، ص:337)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کہ نماز کے وقت قبرِ اَنور سے آواز آتی ہے اور یہ آواز کا آنا ثابت کرتا ہے کہ ہمارے حُضور قبر اَنور میں زِندہ ہیں، اَعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

تُو زِندہ ہے وَاللہ تُو زِندہ ہے وَاللہ مرے چَشْمِ عالَم سے چُھپ جانے والے

اَولیاء اللہ بھی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں

پیاری اسلامی بہنو! بات چلی ہے تو یہ بھی عَرض کر دوں کہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا رُتبہ تو بہت ہی بلند ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا کلمہ پڑھنے والے، ان کے طریقے پر چلنے والے، ان سے ہدایت کی روشنی لینے اور ان کی تعلیمات پر چلنے والے اَوْلیائے کرام بھی اللہ پاک کے فضل و کرم سے اپنے اپنے مزارات میں زِندہ ہیں اور جنہیں اللہ پاک توفیق بخشے، وہ مَزارات میں نمازیں بھی ادا کرتے ہیں۔ چُنانچہ حضرت ثَبِیْبان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد ماجد فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! حضرت ثابت بُنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو میں نے اور حضرت حُمَید رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لحد میں اُتارا، جب ہم اینٹیں دُرست کر چکے تو اِتفاقاً ایک اینٹ اندر گر گئی، میں وہ اینٹ اُٹھانے کے لئے اندر جھکا تو میری نظر آپ پر پڑی کہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے ہیں، میں نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ کر اپنے ساتھی سے پوچھا: کیا تم نے دیکھا؟ تو اس نے کہا: خاموش رہو! تدفین سے فارِغ ہونے کے بعد میں اور میرا ساتھی ان کی بیٹی کے پاس آئے اور پُوچھا: تمہارے والدِ مُحترم کیا عمل کرتے تھے؟ اس نے کہا: میرے والد ماجد 50 سال مُسلسل

www.dawateislami.net

شب بیداری (یعنی رات جاگ کر عبادت) کرتے رہے، جب سحری کا وقت ہوتا تو یُوں دُعا کرتے: اے اللہ کریم! اگر تُو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز ادا کرنے کا شرف عطا فرمایا ہے تو مجھے بھی عطا فرمانا۔ اللہ پاک نے ان کی دُعا قبول فرمالی ہے۔ (صفوۃ الصفوۃ، جز:3، 2/177 بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): چوتھا مقامِ نماز: مسجدِ اَقصیٰ

سفرِ مِعراج میں سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کم و بیش 12 مقامات پر نماز اَدا فرمائی، ان میں چوتھا مقام مسجدِ اَقصیٰ ہے۔ مسجدِ اَقصیٰ اس وقت فلسطین کی حدود میں ہے، یہ بہت بابرکت مسجد ہے، اسے قِبْلَۂ اَوّل بھی کہتے ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرتِ مدینہ کے بعد تقریباً 17 ماہ تک مسجدِ اَقصیٰ کی طرف رُخ کر کے نمازیں ادا فرمائیں۔

سَفَرِ مِعْراج سے متعلق رِوایات میں ہے: جب سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیت المقدس تشریف لائے تو آپ کی بلند شان کے اِظْہار اور اِستقبال کے لئے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پہلے سے یہاں جمع تھے، ان سب حضرات نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا، پھر جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے دستِ مُبارک پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی امامت فرمائی۔ (معجم اوسط، 3/65، حدیث:3879)

عَلَّامَہ مَحْمُود آلوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو 2 رکعت نماز پڑھائی اور اس کی پہلی رکعت میں سُورۂ کافِرون کی تِلاوت فرمائی اور دُوسری رکعت میں سُورۂ اِخْلاص کی تِلاوت فرمائی۔ اَنبیاء کی 7 صفیں تھیں، ان میں سے 3 صفیں مُرسلین کی تھیں۔ (تفسیر روح المعانی، پ:15، اسراء:1، جزء:15، 8/17)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیا خُوب نماز ہو گی اور کیسا حَسِین مَنظر ہو گا کہ تمام اَنبیاء اور رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام مُقْتَدِی ہیں۔

www.dawateislami.net

یقیناً کائنات میں ایسی نماز کبھی نہیں ہوئی، کیسا نرالا انداز تھا کہ اَذان دینے والے سیّدُ الملائکہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام تھے، نماز پڑھنے والے اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام تھے اور نماز پڑھانے والے سیّدُ الاَنبیاء صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے، فلک نے ایسا نظارہ کبھی نہیں دیکھا۔

(5-11): سات مقاماتِ نماز

مسجد اَقصیٰ میں باجماعت نماز کی ادائیگی کے بعد آسمانی سفر شُروع ہوا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُراق پر جلوہ فرما ہوتے ہیں اور آسمانوں کی طرف بڑھتے ہیں، ہر بلندی سے بُلند ہوتے ہوئے پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے، دُوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے، چوتھے پر حضرتِ ادریس عَلَیْہِ السَّلَام سے، پانچویں پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام سے، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے مُلاقات فرماتے ہوئے سِدرۃُ المنتہیٰ پر تشریف لے گئے۔ علّامہ محمود آلوسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رِوایات میں آیا ہے کہ آسمانوں سے گُزرتے ہوئے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر آسمان پر 2 رکعت نماز ادا کی اور اس آسمان کے فرشتوں نے آپ کی اِقتدا کی۔ (تفسیر روح المعانی، پ:15، اسراء، :1، جزء:15، 8/18)

(12): بارہواں مقامِ نماز: بیتُ المَعْمُور

12 واں مَقام جہاں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی وہ بیتُ المعمور ہے۔ جس طرح ہمارا قبلہ کعبہ شریف ہے، ایسے ہی کعبہ شریف کی بالکل سیدھ میں آسمان پر بیت المعمور ہے، یہاں فرشتے نماز اَدا کرتے ہیں۔ مشہور مُفَسِّرِ قُرآن، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مِرآۃُ المناجیح میں لکھتے ہیں: بیت المعمور جو کہ فرشتوں کا قبلہ ہے بعض رِوایات کے مُطابق جس طرح پیارے آقا، اِمامُ الاَنبیاء صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیتُ المقدس میں اَنبیائے کرام

www.dawateislami.net

عَلَیْہِمُ السَّلَام کو نماز پڑھائی تھی، ایسے ہی آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیت المعمور میں فرشتوں کی بھی امامت فرمائی۔ (مرآۃ المناجیح، 8/144 بتقدم وتاخر)

پیارے آقا کی کیا شان ہے کہ بیتُ المُقدّس میں سب رسولوں کو نماز پڑھائی اور بیت المعمور میں سارے فرشتوں کی اِمامت کروائی، اللہ پاک نے آپ کو نہ صرف نبیوں کا اِمام بنایا بلکہ آپ فرشتوں کے بھی اِمام ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 1/372 ملخصاً)

نماز تحفۂ مِعراج ہے

پیاری اسلامی بہنو! مِعراج کے دُولہا، اِمامُ الاَنبیاء، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِعراج کی رات جب اپنے رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، سَر کی آنکھوں سے اللہ پاک کے دِیدار سے مُشَرَّف ہوئے، اس وقت محبوب و مُحِبّ (یعنی اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے درمیان کیا کیا راز کی باتیں ہوئیں، اس کا حال تو کوئی نہیں جانتا، البتہ اللہ کریم نے اس رات اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مختلف تحائِف عطا فرمائے۔ ان میں سے 3 تحائف یہ ہیں: (1): سُورَۂ بَقَرَہ کی آخری آیات (2): 5 نمازیں اور (3): شرک و کفر سے بچنے والے اُمّتیوں کی بخشش۔ (دردیر، ص:25)

علّامہ نُور الدِّین حَلبی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: راز و نیاز کی باتیں ہونے کے بعد اللہ پاک نے فرمایا: اَیْنَ حَاجَۃُ جِبْرِیْل؟ یعنی اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کی حاجت (جو اُنہوں نے سِدرۃُ المنتہیٰ پر پیش کی تھی) وہ کہاں ہے؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عَرض کیا: اے اللہ کریم! تُو بخوبی جانتا ہے۔ اس پر رَبِّ کائنات نے فرمایا: اے محبوب! ہم نے جِبْرِیل کی عَرض قبول کی (انہیں پُل صِراط پر آپ کے اُمّتیوں کے لئے پَر بچھانے کی اجازت دی جائے گی) مگر یاد رہے! آپ کی اُمّت میں سے یہ عنایت صِرْف اُس پر ہو گی جو آپ سے محبّت بھی

www.dawateislami.net

کرے گا اور آپ کا فرمانبردار بھی رہے گا۔(سیرۃ حلبیہ، ص:567)

اللہُ! اللہُ! **پیاری اسلامی بہنو!** اللہ پاک کی رحمتوں اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایتوں پر غور فرمایئے! مِعْراج کی رات ہے، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہیں، محبوب و محبّ میں کوئی تیسرا نہیں ہے، مِعْراج کے تحائف عطا کئے جارہے ہیں اور کیا تحفے عطا ہوئے؛ اُمّت کی بخشش عطا ہوئی، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے پُل صِراط پر اُمَّتِ مصطفٰے کے لئے پَر بچھانے کی درخواست کی، وہ قبول کی گئی، سُورۂ بَقَرَہ کی آخری آیات تحفے میں عطا ہوئیں اور ہم گنہگاروں کے لئے مِعْراج کا سامان یعنی 5 نمازیں عطا ہوئیں۔ سُبْحٰنَ اللہ!

پیاری اسلامی بہنو! نماز تحفۂ مِعْراج ہے اور کتنی ایمان اَفروز بات ہے کہ پہلے 50 نمازیں فرض ہوئی تھیں پھر ہم گنہگاروں کی آسانی کے لئے 50 سے 5 کردی گئیں۔ بڑی مشہور روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مِعْراج کی رات اللہ پاک نے مجھ پر دن اور رات میں 50 نمازیں فَرْض کیں، جب میں حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا تو اُنہوں نے کہا: آپ کے ربّ نے آپ کی اُمَّت پر کیا فَرْض کیا ہے؟ میں نے کہا: ہر دن رات میں 50 نمازیں فَرْض فرمائی ہیں۔ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اپنے ربّ کے پاس جاکر اِن نمازوں کو کم کروا لیجئے، آپ کی اُمَّت 50 نمازیں نہ پڑھ سکے گی کیونکہ میں بنی اِسْرَائیل کو آزما چُکا ہوں (اُن پر دن رات میں صرف 2 نمازیں فرض تھیں جنہیں وہ ادا نہ کرسکے تو آپ کی اُمت 50 نمازیں کیسے ادا کرے گی)۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میں اپنے ربّ کے پاس لوٹ کر گیا اور عَرْض کی: یارَبّ! میری اُمَّت پر کچھ آسانی فرما، اللہ پاک نے 5 نمازیں کم کردیں، میں دوبارہ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا اور کہا کہ اللہ پاک نے 5 نمازیں کم کردی

www.dawateislami.net

ہیں۔ پھر مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے وہی بات کہی یہاں تک کہ کم کرواتے کرواتے صِرف 5 نمازیں رہ گئیں، تو اللہ پاک نے فرمایا: پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دن اور رات کی یہ 5 نمازیں ہیں اور اِن میں سے ہر نماز کا اجر 10 گُنا ملے گا لہٰذا یہ نمازیں (پڑھنے میں 5 مگر اَجر و ثواب کے اعتبار سے) 50 ہی رہیں گی۔ (بخاری، 2/586، حدیث: 3887 ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی اِیمان اَفروز روایت ہے، اس حدیثِ پاک سے ہمیں بہت سارے مدنی پھول سیکھنے کو ملتے ہیں:

حدیثِ پاک سے ملنے والے مدنی پھول

(1): سب سے پہلے تو یہ غور فرمائیے! حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام شبِ مِعْراج سے صدیوں پہلے وفات پا چکے تھے، پھر آپ نے شبِ مِعْراج اُمّتِ مصطفےٰ کی خیر خواہی فرمائی، اس سے معلوم ہوا؛ اللہ پاک کے نیک بندے، نبی، ولی بعدِ وفات بھی مدد کر سکتے ہیں۔ **(2):** پھر یہ غور فرمائیے! اللہ پاک کو تو معلوم تھا کہ آخر میں 5 نمازیں ہی رہنی ہیں، پھر رَبِّ کریم نے 50 فرض ہی کیوں فرمائیں، اس میں بھی حکمت ہے، اللہ پاک نے پہلے 50 فرض فرمائیں، پھر پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے وسیلے سے 5 کر دیں، اس سے معلوم ہوا؛ اللہ والوں کا واسطہ، وسیلہ بڑی نعمت ہے کہ اس کے صدقے آسانیاں کی جاتی ہیں۔ **(3):** یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام خُود کلیمُ اللہ ہیں، آپ اللہ پاک سے کلام کا شوق بھی رکھتے تھے، جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اُمَّتِ مصطفےٰ سے ہمدردی کرنا چاہتے تھے تو وہ خُود ہی اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کر دیتے کہ مولیٰ! 50 نمازیں اس اُمّت سے نہ پڑھی جائیں گی، کم فرمادے۔ لیکن حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے خُود ہی عَرض نہ کیا بلکہ پیارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واسطے سے کم کروائیں، معلوم ہوا؛ اِمامُ الاَنبیاء صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ شان ہے

www.dawateislami.net

کہ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی بارگاہِ اِلٰہی میں کچھ عَرض کرنا ہو تو ان کے ذریعے سے کرتے ہیں۔

انبیاء و اولیاء، اَوّلین و آخرین کون ہے جس کو نہیں حاجت رسول اللہ کی

(4): پھر یہ بھی غور فرمایئے! شبِ مِعراج پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 10 مرتبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، ایک تو پہلی حاضِری ہوئی، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی درخواست پر 9 مرتبہ حاضِری کی سعادت پائی۔ سُبْحٰنَ اللہ!

(5): حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بار بار بارگاہِ رسالت میں نمازیں کم کروانے کا عَرض کرتے رہے، اس میں ایک بہت پیارا اور عشق بھرا نکتہ عُلَما نے لکھا ہے، فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کوہِ طُور پر اللہ پاک کے دِیدار کی تمنّا کی تھی مگر وہ تمنّا پُوری نہ ہوئی، آج جب رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ سَعادت نصیب ہوئی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام چاہتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بار بار اللہ پاک کو دیکھ کر آتے رہیں اور میں بار بار ان کا دیدار کرتا رہوں، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے رُخِ مصطفےٰ جمالِ کبریا کا گویا آئینہ تھا، آپ کی طُور والی تمنّا آج پُوری ہو رہی تھی۔ (مرآۃ المناجیح، 8/146)

نماز مؤمن کی معراج ہے

پیاری اسلامی بہنو! نماز کیسی عبادت ہے کہ، ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِعراج کی رات جب اپنے ربّ سے ملاقات کے لئے جارہے ہیں تب بھی مختلف 6 جگہوں پر نماز اَدا کی، مسجد اَقصیٰ میں بھی نماز ادا کی نہ صرف اَدا کی بلکہ آپ کی اِقتداء میں اَنبیاو رُسُل اور فرشتوں نے بھی نماز اَدا کی، ہر آسمان پر جاتے ہوئے 2، 2 رکعت نماز اَدا کر رہے ہیں اور فرشتوں کی اِمامت کروا رہے ہیں۔ اور جب ربّ کی بارگاہ میں جاتے ہیں تو نماز کا رُکنِ اَعظم سجدہ اَدا کرتے ہیں ربّ سے مُلاقات کے بعد جب واپس اپنی اُمّت کی طرف آرہے ہیں تو خالقِ کائنات

www.dawateislami.net

بھی اپنے محبوب کی اُمّت کے لئے جو تحفہ عطا فرماتا ہے وہ بھی نماز ہی ہے۔ مِعْراج کی شب نماز ہی نماز ہے جاتے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور آتے ہوئے اپنی امت کے لئے نماز لے کر آرہے ہیں۔ یعنی خود بھی مِعْراج فرمائی اور اپنے غلاموں کے لیے بھی مِعْراج کا سامان لے کر آئے۔ جی ہاں! نماز مُؤمن کی مِعْراج ہے۔ مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح میں ہے: اَلصَّلَاۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِن نماز مُؤمن کی مِعْراج ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 2/452، حدیث:746)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسی پیاری نوازش ہے...! ہمیں نماز کا تحفہ ملا اور نماز مُؤمن کی مِعْراج ہے، اَب قیامت تک کے لئے مُسلمانوں پر یہ عنایت ہوگئی کہ زِندگی میں ایک بار نہیں، سال بعد نہیں، مہینے بعد نہیں بلکہ روزانہ پانچ مرتبہ وُضو کرے، توجہ کے ساتھ، خشوع و خضوع کے ساتھ، دِل جَمْعی کے ساتھ نماز پڑھے، اپنے پیارے اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری دے، سرِ نیاز سجدے میں رکھے اور اللہ پاک سے ہم کلامی کا شرف حاصِل کرلے۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے مُسلمان کی مِعْراج....!

ذَرا غور فرمایئے! دُنیا کے بادِشاہوں کے پاس جانا ہو تو ہزار پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں مگر یہ کیسا کرم ہے، تمام جہانوں کے رَبِّ کریم، خُدائے رحمٰن و رحیم کی پاک بارگاہ میں حاضِر ہونا ہو، کوئی روک ٹوک نہیں ہے، اُٹھیں، وُضو کریں، اپنے رَبّ کے حُضُور حاضِر ہو جائیں۔ یہ کیسی عظیم نعمت ہے جو ہمیں مِعْراج کے صدقے میں نصیب ہوئی، یہ کیسی عظیم نوازش ہے جو حُضُورِ پُرنور، جانِ کائنات صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہم گنہگاروں پر ہوئی۔ سُبْحٰنَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز اور یادِ مِعْراج

نماز تحفۂ مِعْراج بھی ہے، مُؤمن کے حق میں مِعْراج بھی ہے اور اس پیاری پیاری عِبادت یعنی نماز میں مِعْراجِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد بھی رکھی گئی ہے۔ جی ہاں! عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: مِعْراج کی رات ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بارگاہِ رَبُّ

www.dawateislami.net

العِزّت میں حاضِر ہوئے تو آپ نے عرض کیا: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ (یعنی تمام قولی فعلی عبادتیں اللہ پاک ہی کے لئے ہیں) اللہ پاک نے اس کے جواب میں فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ پاک کی رحمتیں اور برکتیں)، اس پر رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ عَرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ (سلام ہو ہم پر اور اللہ پاک کے نیک بندوں پر)۔ (مرآۃ المناجیح، 2/88)

جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِعْراج سے واپس تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمّت کو اَلتَّحِیَّات کی تعلیم دی اور اس میں یہی مُبارک کلمات سکھائے، گویا آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے لوگو! نماز تمہاری مِعْراج ہے تو میں مِعْراج میں ربّ کریم سے جو گفتگو کر کے آیا ہوں تم بھی نماز میں وہ ہی کیا کرو۔ (مرآۃ المناجیح، 2/90)

نماز میں تَصَوُّرِ مصطفےٰ

اس جگہ اِمام غَزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑی عشق بھری بات لکھی، آپ نماز کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب نماز پڑھنے والا اَلتَّحِیَّات پر پہنچے اور یہ پڑھے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی اے نبی! آپ پر سلام ہو) اس وقت کا ادب یہ ہے کہ نمازی حُضُور جانِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دِل میں حاضِر جانے اور یہ تَصَوُّر باندھ کر یہ کلمات کہے کہ میں حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام عَرض کر رہا ہوں اور آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ گنہگار پر کرم فرماتے ہوئے جوابِ سلام سے نواز رہے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 2/92 بغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تحفۂ مِعْراج کی قدر کیجئے!

پیاری اسلامی بہنو! زمانے بھر کا دَستُور ہے کہ لوگ تحائف کی قدر کرتے ہیں، بِالخصوص جب تحفہ کسی بڑی شخصیت سے ملے تو اُسے سنبھال کر رکھا جاتا اور اپنی قسمت پر ناز کیا جاتا ہے۔ اس کے

www.dawateislami.net

برعکس جو لوگ تحفوں کی قدر نہیں کرتے یا تحفہ دینے والے کا شکریہ اَدا نہیں کرتے تو ایسے لوگ مُعاشرے میں اچّھی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے۔ میں جس تحفے کی طرف توجّہ دِلانا چاہتی ہوں وہ مخلوق کا نہیں بلکہ خالقِ کائنات اللہ پاک کا دیا ہوا ہے جو شبِ مِعْراج پیارے حبیب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے مُسلمانوں کو عطا فرمایا گیا، اس تحفے کو آقائے دو جہاں صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔

اب ہم نے غور کرنا ہے کہ ہم اس تحفۂ مِعْراج کی کتنی قدر کر رہی ہیں۔ افسوس! آج کل نماز کی بالکل فِکْر ہی نہیں کی جاتی، مُسلمانوں کی اَکْثَرِیّت نمازوں سے دُور ہے اور جو نماز پڑھتی ہیں، ان میں بھی ایک تعداد ایسیوں کی ہے، جو کبھی پڑھ لیتی ہیں کبھی نہیں پڑھتی یا دو، تین یا چار پڑھ لیتی ہیں، پانچ پُوری نہیں پڑھتی، کاش! ہمیں اس تحفۂ مِعْراج کی قدر نصیب ہو جائے۔

شبِ مِعْراج عذاب دیکھا

روایات میں ہے: مِعْراج کے دُولہا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِعْراج کی رات ایسے لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جن کے سر پتھر سے کچلے جا رہے تھے، جب بھی انہیں کچل لیا جاتا وہ پہلے کی طرح دُرُست ہو جاتے اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہتا تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ عَرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز پڑھنے سے بَوجَھل (یعنی بھاری) ہو جاتے (یعنی فرض نماز چھوڑ دیتے) تھے۔ (مسند بزار، 17/5، حدیث:9518)

پیاری اسلامی بہنو! اگر سر میں مَعْمولی سی چوٹ لگ جائے تو انسان تڑپ اُٹھے، تو مَعَاذَ اللہ! نمازیں قضا کرنے کی صورت میں اگر اُس کا نازُک سَر فرشتوں نے پتھر سے کچلنا شروع کر دیا تو اس کا کیا بنے گا! کاش! کاش! کاش! سارے مسلمان پکّے نمازی بن جائیں۔

سَر کچلنے کی سزا

فجر کی نماز میں سوئی رہنے والیاں، نماز کا وقت سو کر گزارنے کی خوفناک سزا کی کیفیت سُنیں اور توبہ کریں۔ **سرکارِ مدینہ**، سردارِ مکّہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا:

www.dawateislami.net

آج رات 2 شخص (یعنی جبریل و میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدَّس (یعنی بیتُ المقدس) میں لے آئے۔[1] میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سرہانے (یعنی سر کے پاس) ایک شخص پتھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے (یعنی بار بار) پتھر سے اس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے ان فرشتوں سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلئے! (مزید مناظر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عَرض کی: پہلا شخص جو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا (یعنی جس کا سر کچلا جا رہا تھا) یہ وہ تھا جس نے قُرآن کریم پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وَقت سو جاتا تھا۔[2]

بے نمازی کی 15 سزائیں

بعض روایات کے مطابق جو سُستی کی وجہ سے نماز چھوڑے، اللہ پاک اسے 15 سزائیں دے گا: 6 دنیا میں، 3 موت کے وقت، 3 قبر میں اور 3 قبر سے نکلتے وقت۔ دنیا میں ملنے والی 6 سزائیں: (1): اس کی عُمر سے برکت ختم کر دی جائے گی (2): اس کے چہرے سے نیک بندوں کی نشانی مٹا دی جائے گی (3): اللہ پاک اسے کسی عمل پر ثواب نہ دے گا (4): اس کی کوئی دُعا آسمان تک نہ پہنچے گی (5): دنیا میں اس سے مخلوق نفرت کرے گی اور (6): نیک بندوں کی دُعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔

موت کے وقت دی جانے والی 3 سزائیں: (1): وہ ذلیل ہو کر مرے گا (2): بھوکا مرے گا اور (3): پیاسا مرے گا اگر اسے دنیا بھر کے سَمُندر پلا دیئے جائیں پھر بھی اس کی پیاس نہ بجھے گی۔

قبر میں دی جانے والی 3 سزائیں: (1): اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخِل ہو جائیں گی (2): اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات اَنگاروں پر اُلٹ پُلٹ ہوتا رہے گا اور (3): قبر میں اس پر ایک اَژدَھا (یعنی بہت بڑا سانپ) مُسلّط کر دیا جائے گا

1…بخاری، 1/388، حدیث: 1143 2…بخاری، 1/467، حدیث: 1386 ملتقطاً

www.dawateislami.net

جس کا نام اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع (یعنی گنجا سانپ) ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی، جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت (یعنی فاصلے) تک ہو گی، وہ میّت سے کلام (یعنی بات) کرتے ہوئے کہے گا: میں اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع (یعنی گنجا سانپ) ہوں۔ اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہو گی، وہ کہے گا: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ نمازِ فجر ضائع کرنے پر طلوعِ آفتاب (یعنی سورج نکلنے) تک مارتا رہوں اور نمازِ ظہر ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور نمازِ عصر ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا، رہوں اور نمازِ مغرب ضائع کرنے پر عشا تک مارتا رہوں اور نمازِ عشا ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں۔ جب بھی وہ اس مُردے کو مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک زمین میں دھنس جائے گا اور وہ قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔ قیامت میں ملنے والی 3 سزائیں: (1): وہ حساب کی سختی (2): ربِّ قہار کی ناراضی اور (3): جہنم میں داخلہ ہیں۔ (مجالس العشرہ، ص:71، حدیث:77)

نمازِی بن جایئے!

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک ہمیں پکی سچی نمازی بنائے! آج سے یہ پکّی نیّت کیجئے کہ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی! پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کیا کروں گی! زندگی میں جو نمازیں چُھوٹ گئی ہیں، ان کا بھی حساب لگا کر آج ہی سے قضا شروع کر دوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

قضا نمازوں کا طریقہ

قضا نمازیں ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ قضا نمازوں کے شرعی احکام و مسائل کیا ہیں؟ اس تعلق سے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک بہت مفید رسالہ ہے: **قضا نمازوں کا طریقہ**۔ اس رسالے میں قضا نمازوں کے طریقے کے ساتھ ساتھ قضا نماز کس وقت ادا کی جائے؟ قضائے عمری کسے کہتے ہیں؟ اور قضا نمازوں سے متعلق مفید معلومات شامل ہیں۔ آج ہی مکتبۃ المدینہ سے یہ رسالہ طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے! اللہ پاک ہمیں دین کا علم سیکھنے اور اس پر عمل

www.dawateislami.net

کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تحفۂ مِعْراج کی برکات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! تحفۂ مِعْراج یعنی پیاری پیاری عبادت؛ نماز کی بڑی برکتیں ہیں؛ ☆ نماز ایمان کی نشانی ہے ☆ ایک نماز دوسری نماز تک کے درمیانی گناہوں کے لئے کفارہ ہے ☆ نماز رِضائے الٰہی اور قُربِ اِلٰہی کا ذریعہ ہے ☆ وزنِ اَعمال کے وقت نمازی کے لئے حُجّت و دلیل ہے ☆ فرشتوں کی تمام عبادتوں کی جامع ہے ☆ یہ بے حیائیوں اور بدکاریوں سے روکتی ہے ☆ بلائیں ٹالتی اور عذابِ الٰہی سے نجات بخشتی ہے ☆ حَلِّ مُشکلات کا بہترین ذریعہ ہے ☆ غم کو سکون سے بدلتی ہے ☆ غُرور و تکبُّر کو توڑتی ہے ☆ بندے کو خوفِ خُدا سے زینت دیتی ہے ☆ اَفلاس و غُربت دُور کرتی ہے ☆ بندے کو اللہ پاک کے ذِکْر کا شرف دلاتی اور اس قابل بناتی ہے کہ وہ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن بندے کا ذِکْر فرماتا ہے ☆ قبر کے اندھیرے کو روشنی سے بدلتی ہے ☆ بارگاہِ الٰہی میں نمازیوں کا ہر صبح و شام تذکرہ ہوتا ہے ☆ نمازیوں کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں ☆ نمازی کے لئے جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ☆ نمازی اور ربِّ کریم کے درمیان سے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں۔

ہر عبادت سے بَرْتَر عبادت نَماز — ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فَرحت نَماز — ہے مریضوں کو پیغامِ صِحَّت نَماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ — ربّ سے دلوائے گی تم کو جنَّت نَماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ — قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نَماز

نماز سیکھ لیجئے!

پیاری اسلامی بہنو! نماز پڑھنی ہے، لازمی پڑھنی ہے، اس میں بالکل بھی سُستی نہیں کرنی مگر یاد رہے! نماز سیکھنی بھی ہے، شاید دُنیا کا کوئی اَہَم کام ایسا نہیں ہے جو بغیر سیکھے کیا جاتا ہو، ہر کام کی ٹریننگ لی جاتی ہے، پھر کیا جاتا ہے، مگر افسوس! ایک تعداد ایسی ہے جنہوں نے نماز سیکھی

www.dawateislami.net

نہیں، بس دیکھا دیکھی پڑھنا شروع کر دی اور آج تک ایسے ہی پڑھتی جا رہی ہیں۔

یاد رکھئے! نماز کے متعلق ضروری اَحکام و مسائل سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ لہٰذا جن اِسلامی بہنوں نے ابھی تک نماز باقاعدہ سیکھی نہیں ہے، وہ پہلی فُرصت میں نماز کے ضروری اَحکام و مسائل سیکھ لیجئے! اَلحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی ہمیں وُضو، غسل، نماز، اور دِین کی اَہم باتیں سیکھاتی بھی ہے اور ان پر عمل کرنے کا درس بھی دیتی ہے۔ نماز سیکھنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! ☆ مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخِلہ لے لیجئے! ☆ فرض علوم کورس کر لیجئے! ☆ فیضانِ نماز کورس تو کر ہی لیجئے! اَلحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے شُعْبے: شارٹ کورسز کے تحت نماز کا دُرست طریقہ سکھانے کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف مَقامات پر فیضانِ نماز کورس کروایا جاتا ہے، اس کے علاوہ امتِ مُسلمہ کی آسانی کے لئے دعوتِ اِسلامی کے شُعْبہ فیضان آن لائن اکیڈمی کے تحت فیضانِ نماز کورس آن لائن بھی کروایا جاتا ہے۔ ان کورسز میں داخلہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ! عِلْمِ دین کا خزانہ نصیب ہو گا ☆ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہترین کتاب ہے: نماز کے اَحکام۔ اس کتاب میں وضو کا طریقہ، غسل کا طریقہ، نماز کا طریقہ، مُسافر کی نماز، قضا نمازوں کا طریقہ لکھا ہوا ہے یہ ساری معلومات حاصل کرنے کے لئے نماز کے احکام خرید کر مُطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عطیات کی ترغیب

پیاری اسلامی بہنو! اَلحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے والی دینی تحریک ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے ☆ دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات میں دِینی خدمات

www.dawateislami.net

انجام دے رہی ہے ☆ دعوتِ اسلامی اب تک ہزاروں مساجد، سینکڑوں فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز) بنا چکی ہے ☆ بچوں اور بچیوں (Boys & Girls) کو الگ الگ تعلیمِ قرآن دینے کے لئے اب تک ہزار مدرسۃ المدینہ (بوائز، گرلز) قائم ہو چکے ہیں، بچوں اور بچیوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔ ☆ نابینا بچوں کے لئے بھی الگ سے مدرسۃ المدینہ قائم ہیں۔ ☆ فروغِ علمِ دین (عالِم و عالِمہ کورس کروانے) کے لئے الگ الگ جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ طلبہ و طالبات کو درسِ نظامی (عالِم و عالِمہ کورس، فیضانِ شریعت کورس) مفت کروایا جارہا ہے۔ لاکھوں حافظ، قاری، امام، مبلغ، مُعَلِّم بن گئے ☆ 14 دارُ الافتاء اہلِ سنّت قائم ہو چکے ہیں، مفتیانِ کرام اُمَّت کی شرعی راہنمائی کرنے میں مصروفِ عمل ہیں ان میں ماہانہ 15 ہزار سے زائد سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں مدنی چینل کے ذریعے 6 بڑی سیٹلائٹس پر اُردو، انگلش اور بنگلہ زبانوں میں دین کی خوب خدمت کی جارہی ہے۔

آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامل کیجئے! اپنے عطیات دعوت اسلامی کو دیجئے، آپ کا چندہ کسی بھی جائز، دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ (پ27، الحدید:10)

ترجمہ کنز العرفان: اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: تم کس وجہ سے اللہ پاک کی راہ میں خرچ نہیں کررہے حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا مالک اللہ پاک ہی ہے وہی ہمیشہ رہنے والا ہے جبکہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور تمہارے مال اسی کی مِلکیَّت میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ نہ کرنے کی صورت میں ثواب بھی نہ ملے گا، تمہارے لئے بہتر یہ ہے کہ تم اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں خرچ

www.dawateislami.net

کر دو تا کہ اس کے بدلے ثواب پا سکو۔ (تفسیر صراط الجنان، پ:27، الحدید:10، 9/721)

معلوم ہوا؛ راہِ خُدا میں خرچ کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ ہم اگر دِین کی مالی خِدْمت چھوڑ دیں گی تو مسجدیں کیسے بن سکیں گی؟ لاکھوں حُفّاظ کیسے تیار ہو پائیں گے؟ ہزاروں عُلمائے کرام، 80 سے زائد دِینی شعبے کیسے کام کر پائیں گے؟ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دِین کی خدمت کر رہی ہے، دعوتِ اسلامی مسجد بناؤ تحریک بھی ہے، دعوتِ اسلامی مسجد بھرو تحریک بھی ہے اور اللہ پاک کے فَضْل سے دعوتِ اسلامی ایمان بچاؤ تحریک بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی ہماری نسلوں کو بچا رہی ہے، گھر گھر میں نیکی کی دعوت پہنچا کر گھروں کو اَمن کا گہوارہ بنا رہی ہے۔ ہم دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں گی تو اِنْ شآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کا فائدہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہی ہو گا۔ لہٰذا ہمّت کیجئے! دِل کھول کر راہِ خُدا میں خرچ کیجئے! دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے! اللہ پاک نے چاہا تو دِین و دُنیا کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں خِدْمتِ دین کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

27 رجب کے روزے کی ترغیب

پیاری اسلامی بہنو! روزہ جسمانی صِحّت کا بھی ضامن ہے اور روحانی صِحّت کا بھی ضامِن ہے۔ اَلْحَمْدُ للہ! رجبُ الْمُرَجَّب کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے، نفل روزوں کا گویا موسمِ بہار چل رہا ہے، ہمیں چاہئے کہ ان بابرکت دنوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خُوب روزے رکھیں، نیکیاں بھی کمائیں اور روزہ رکھنے کی فضیلت کی حق دار بنیں۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی 27 رجب کا روزہ رکھے، اللہ پاک اُس کیلئے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب

www.dawateislami.net

لکھے گا۔[1] حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے اور یہ رَجَب کی ستائیس تاریخ ہے۔(شعب الایمان، 3/374، حدیث: 3811)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں شعبان میں بھی روزوں کی بہار ہوتی ہے، کئی اسلامی بہنیں کثرت سے روزے رکھتی ہیں اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے رمضان المبارک سے مِل جاتی ہیں۔ آپ بھی دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! فیضان معراج کے ساتھ ساتھ شعبان المعظم اور رمضان المبارک کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی اللہ پاک عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی کے بارے میں نِکات

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”قیامت کا امتحان“ سے پڑوسی کے متعلق چند نِکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔[2] (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اُس نے اللہ پاک کو تکلیف دی۔[3] ☆ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہَل کرے۔ ☆ اُس سے طویل گفتگو نہ کرے۔ ☆ اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔ ☆ وہ

1...فیضان رمضان، ص: 345
2...ترمذی، 3/379، حدیث: 1951
3...الترغیب والترہیب، 3/241، حدیث: 13

www.dawateislami.net

بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے۔ ☆مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔ ☆خُوشی کے موقع پر اُسے مُبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خُوشی میں شرکت ظاہر کرے ☆اُس کی غلطیوں سے درگزر کرے ☆چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے ☆اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔ ☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے ☆اگر وہ کسی حادثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔ ☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے ☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے ☆اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو ان کے بارے میں اُس کی رہنمائی کرے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں **سُنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

---

1 . . . احیاء العلوم، 2/267 ملخصًا

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صَلَاتُكُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَةٌ لِّدُعَائِكُمْ وَ مَرْضَاةٌ لِّرَبِّكُمْ وَ زَكَاةٌ لِّاَعْمَالِكُمْ یعنی تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا اور تمہارے ربّ کی رضا کا باعث اور تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔ (القول البدیع، ص:133)

تا قیامت اُس بہارِ باغِ جنّت پر سلام — شانِ عزت، کانِ رحمت، جانِ عِفت پر سلام

دل سے اُس جانِ جاں پر چاہئے پڑھنا درود — پہنچے اُمّت سے شفیعِ جرمِ اُمّت پر سلام

بیدلؔ مسکین کا یاربّ! بھیجتا رہ تُو مُدام — تاقیامت شافعِ روزِ قیامت پر سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کے فَضْل اور اس کی رَحْمت سے ماہِ شعبان شریف کی تشریف آوری ہو چکی ہے اور ہم اس کی بابرکت گھڑیوں میں سانس لینے کی سَعادت حاصِل کر رہی ہیں۔ شعبان شریف بہت عظمت والا مہینا ہے، اس میں خیر اور بَرَکت کی بَرَسات ہوتی ہے۔ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شَعْبَانُ الْمُطَهِّرُ وَرَمَضَانُ الْمُكَفِّرُ شعبان پاک کرنے والا ہے اور رمضان کفارہ ہے۔ (جامع صغیر، ص:301، حدیث:4903)

پیاری اسلامی بہنو! ❁ شعبان عِبادت کا مہینا ہے ❁ کثرتِ تِلاوت کا مہینا ہے ❁ کثرتِ درود کا مہینا ہے ❁ کثرتِ اِسْتِغْفَار کا مہینا ہے ❁ ایک حدیثِ پاک میں ارشاد پاک ہے: یہ وہ مہینا ہے جس سے لوگ غافِل ہیں حالانکہ اس مہینے میں لوگوں کے اَعْمال رَبُّ الْعَالَمِیْن کی بارگاہ میں پیش

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

کئے جاتے ہیں۔[1] اسی مہینے میں ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلام کو اُن سَب کی فہرست دے دی جاتی ہے، جن کی آئندہ سال رُوح قبض کی جائے گی۔[2]

یعنی یہ بہت برکت والا مہینا ہے، اس کے ساتھ ساتھ بہت نازُک مہینا بھی ہے کہ اس میں نازُک فیصلے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس ماہِ مبارک میں ❁ خُوب عِبادت کریں ❁ تِلاوت کریں ❁ درودِ پاک کی کثرت کریں ❁ توبہ و استغفار کی کثرت کریں ❁ نفل روزوں کی کثرت کریں اور اس مہینے میں بھی، اس کے ساتھ ساتھ پُوری زندگی ہی گُناہوں سے ہمیشہ بچتی ہی رہیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امامِ حُسَین کا ایک خطبہ

پیاری اسلامی بہنو! 5 شعبان شریف کو حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا یومِ وِلادت ہے۔ آیئے! ذِکرِ امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے برکت لینے کے لئے آپ کا ایک نصیحت بھرا خطبہ سنتی ہیں: روایت میں ہے: میدان کربلا میں 10 مُحرّم شریف کی صبح کو اِمامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ❁ اے اللہ کے بندو! اللہ پاک سے ڈرو! اور دُنیا سے بچتے رہو! ❁ بے شک اس دُنیا میں اگر کسی نے ہمیشہ رہنا ہوتا تو ضرور انبیائے کرام علیہمُ السَّلام ہمیشہ رہتے مگر اللہ پاک نے اس دُنیا کو آزمائش کے لئے پیدا فرمایا ہے ❁ یہاں کے رہنے والے سب فَنا ہونے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں ❁ دُنیا کی نئی چیزیں پُرانی ہونے والی ہیں ❁ یہاں کی نعمتیں ختم ہونے والی ہیں ❁ یہاں کی خوشیاں ختم ہونے والی ہیں، پَس! سامانِ سفَر تیار کرو! بے شک بہترین سامانِ سَفَر تقویٰ ہی ہے، اللہ پاک سے ڈرو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ...!! (تاریخ مدینہ دمشق، 14/218)

پیاری اسلامی بہنو! نپے تُلے الفاظ میں کتنی خوبصُورت نصیحت ہے جو امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

1...شعب الایمان، 3/377، حدیث:3820 2...جامع صغیر، ص:369، حدیث:5964

www.dawateislami.net

نے فرمائی ہے، اس خطبے کی بنیاد 2 باتیں ہیں: (1): یہ دُنیا فانی ہے، جو یہاں آیا ہے، اس نے دُنیا سے جانا ہی جانا ہے (2): کامیابی اس میں ہے کہ انسان گُناہوں سے بچے، تقویٰ اختیار کرے۔ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے بڑے بھائی جان امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اِنَّ اَکْیَسَ الْکَیِّسِ التُّقٰی وَاَحْمَقَ الْحُمْقِ الْفُجُوْرُ بے شک سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو تقویٰ اختیار کرے (یعنی گُناہوں سے بچے) اور سب سے زیادہ اَحمق و بیوقوف وہ ہے جو گُناہوں میں مبتلا رہتا ہے۔ (حلیۃ الاولیا، 2/46)

گُناہ اللہ پاک سے جنگ ہے

پیاری اسلامی بہنو! بات واقعی سچّی ہے، گُناہ نادانی کے سِوا کچھ بھی نہیں ہے، جو گُناہ میں مبتلا ہوتی ہے، اپنا وقت تو برباد کرتی ہی ہے، ساتھ ہی ساتھ خُود کو اللہ پاک کے غضب کا حقدار بھی بنالیتی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ۙ (پ5، النساء: 123)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو کوئی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

اللہ! اللہ! معلوم ہوا: جو گُناہ کرتا ہے، وہ اس کا بدلہ پاتا ہے۔ حضرت امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: اے اِبنِ آدم! تیری ہلاکت ہو...! کیا تُو اللہ پاک سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے؟ ہاں! ہاں! جس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی گویا اس نے اللہ پاک سے جنگ کی۔ (عُیُون الحکایات، حصہ اوّل، ص:52)

گُناہ 10 بُرائیاں لاتا ہے

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو، اپنے ساتھ 10 بُرائیاں لے کر آتا ہے: (1): گُناہ کرنے والا اللہ پاک کو غضب دلاتا ہے (2): گُناہ کرنے والا اِبلیس (یعنی شیطان) کو خوش کرتا ہے (3): گُناہ کرنے والا جنّت سے دُور اور (4): جہنّم کے قریب ہو جاتا ہے (5): گُناہ کرنے والا خُود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے (6): گُناہ کرنے

www.dawateislami.net

والا اپنے باطِن کو ناپاک کرلیتا ہے (7): گُناہ کرنے والا اَعْمال لکھنے والے فرشتوں کو تکلیف دیتا ہے (8): گناہ کرنے والا نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمگین کرتا ہے (9): گناہ کرنے والا زمین و آسمان کو اپنے خِلاف گواہ بناتا ہے (10): گناہ کرنے والا انسانوں سے خیانت اور اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن کی نافرمانی کرتا ہے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص:49)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! گُناہ واقعی گُناہ ہے، گُناہ کے بس نقصان ہی نقصان ہیں، فائدہ ایک بھی نہیں ہے، امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا فرمان دوبارہ سنیئے! فرمایا: اِنَّ اَکْیَسَ الْکَیِّسِ التُّقٰی سب سے بڑا عقل مند وہ ہے جو تقویٰ اختیار کرتا (یعنی خوفِ خُدا کے سبب گُناہ چھوڑ دیتا) ہے وَاَحْمَقَ الْحُمْقِ الْفُجُوْرُ اور سب سے بڑا بیوقوف وہ ہے جو گُناہ کرتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم گُناہوں سے بچنے والی بن جائیں۔

گُناہ چھوڑنے کا انعام

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ (پ27، الرحمٰن:46)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

حضرت مُجاہِد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالِم ہیں، تابعی بزرگ ہیں، آپ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بندہ جب گُناہ کا ارادہ کرے، پھر اسے اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہونا (روزِ قیامت ہر ہر عمل کا حساب دینا) یاد آجائے اور وہ خوفِ خُدا کے سبب گُناہ کا ارادہ تَرک کر دے، گُناہ چھوڑ دے، ایسے خوش نصیب بندے کے لئے 2 جنتیں ہیں۔[1] ایک جنّت خوفِ خُدا کے صلے میں اور ایک نفسانی خواہشات چھوڑنے کا صلہ ہے۔ (تفسیر خازن، پ:27، الرحمٰن:46، 4/230)

1... تفسیر درمنثور، پ:27، الرحمٰن:46، 7/706

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ! غور فرمایئے! اللہ پاک سے ڈر کر، اس کے حُضُور حاضِری ہو گی، اس بات کو یاد کر کے جو بندہ گُناہ سے بچ جائے، اس کا کیسا زبردست انعام ہے، ایسے خوش نصیب کو 2 جنتیں عطا کی جائیں گی، وہ جنتیں بھی کیسی عالی شان ہوں گی؟ سنیئے! اللہ پاک فرماتا ہے:

ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ (پ27، الرحمٰن:48) تَرجمۂ کنزُالعِرفان: شاخوں والی ہیں۔

یعنی ان جنتوں میں پھلوں سے لدے ہوئے باغات ہیں، ہر شاخ پر قِسم قِسم کے میوے لگے ہوئے ہیں۔ (تفسیر روح البیان، پ:27، الرحمٰن:48، 9/304 ملخصا)

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ (پ27، الرحمٰن:50) تَرجمۂ کنزُالعِرفان: ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں۔

یعنی ان دونوں جنتوں میں صاف اور میٹھے پانے کے 2 چشمے بہہ رہے ہیں، ایک چشمے کا نام: تَسْنِیْم ہے۔ ایک کا نام: سَلْسَبِیْل ہے۔ (حاشیۃ صاوی، پ:27، الرحمٰن:50، 3/44)

فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ (پ27، الرحمٰن:52) تَرجمۂ کنزُالعِرفان: ان دونوں جنتوں میں ہر پھل کی دو دو قسمیں ہیں۔

یعنی ان جنتوں میں 2 قسم کے پھل ہیں، بعض ایسے ہیں جیسے پھل دُنیا میں بھی دیکھے گئے اور بعض ایسے نِرالے ہیں جو کبھی کسی نے نہیں دیکھے۔ (تفسیر روح البیان، پ27، الرحمٰن:48، 9/304)

سُبْحٰنَ اللہ! ایسی بے مثال جنتیں ہیں، کس کے لئے؟ جو اللہ پاک سے ڈرے اور ڈر کر گُناہ چھوڑ دے۔

کِفْل کی بخشش ہو گئی

گُناہ چھوڑنے کا ایک انعام سنیئے! حدیثِ پاک میں ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ واقعہ بیان فرمایا، واقعہ کیا ہے؟ سنیئے! بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا، کِفْل اس کا نام تھا، بہت گنہگار تھا، ایک مرتبہ ایک مجبور عورت اس کے پاس آئی، گھر بچے بھوکے تھے، وہ کچھ مال

www.dawateislami.net

کی طلب میں تھی، کِفْل نے اس کی مجبوری سے فائدہ اُٹھانا چاہا اور بُرے کام پر آمادہ کر لیا۔ عورت مجبور تھی، وہ اس کام کے لئے تیار ہو گئی مگر جونہی گُناہ کے قریب ہوئی اس پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا، وہ کپکپانے لگی، اس کو تڑپتے دیکھ کر کِفْل نے پوچھا: کیا ہوا؟ کیوں کانپ رہی ہو؟ عورت بولی: میں نے ایسی حرکت کبھی نہیں کی، آج بچوں کی بُھوک دیکھی نہیں گئی، لہٰذا مجبور ہو گئی۔ مجھے اللہ پاک کے حُضُور حاضِری کا خوف تڑپا رہا ہے۔ یہ سُنا تو کِفْل دُور ہو گیا، بغیر لالچ کے اس عورت کی مدد کی اور اسے عزّت واحترام کے ساتھ روانہ کر دیا۔

اب بنی اسرائیل میں دستور یہ تھا کہ جو بندہ بُرائی کرتا تو اگلے دِن اس کے دروازے پر وہ گُناہ لکھا ہوتا تھا، لوگ روزانہ کِفْل کے دروازے سے گزرتے، اس کے گُناہوں کی فہرست دیکھتے اور اس سے نفرت کیا کرتے تھے، اس روز جب کِفْل نے عورت کے ساتھ بھلائی کی، اللہ پاک کی رضا کے لئے گُناہ سے باز آیا تو قدرت کے کام دیکھئے! اسی رات کِفْل کا انتقال ہو گیا، صبح ہوئی تو اس کے دروازے پر لکھا تھا: اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لِلْکِفْلِ بیشک اللہ پاک نے کِفْل کو بخش دیا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** دیکھئے! گُناہ چھوڑنے کے کیسے کیسے اِنْعامات ہیں، بندہ گنہگار تھا، بُرے کردار والا تھا، جب اس نے اللہ پاک کی رضا کے لئے گُناہ چھوڑا، ایک مجبور کی مدد کی تو اللہ پاک کو اس کی یہ ادا پسند آگئی اور اس کی بخشش فرما دی۔ کاش! ہمیں بھی توفیق مِلے، ہمیں بھی اللہ پاک کے حُضُور حاضِری کا خوف نصیب ہو جائے اور ہم صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے، اس کے خوف کے سبب گُناہوں سے بچنے والی بن جائیں۔

منافق کی ایک علامت

ہمارا ایک بڑا مسئلہ ہے؛ گُناہ کر کے ہمارے دِلوں پر میل چڑھ گیا ہے، اب ہمیں گُناہوں کی سنگینی

---

1 ...ترمذی، 4/223، حدیث: 2504، ملخصا

www.dawateislami.net

محسوس نہیں ہوتی، یہ احساس ہی نہیں ہو پاتا کہ میں کس کی نافرمانی کر رہی ہوں۔ یاد رکھئے! دِل کی یہ کیفیت بہت بڑے خطرے کی نشانی ہے۔ حدیث شریف میں ہے: اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّعَلٰی اَنْفِهٖ یعنی مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ پہاڑ اس پر گر نہ جائے جبکہ منافق اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے، گویا ایک مکھی ہے جو اس کی ناک پر سے گزر گئی۔ (بخاری، 4/190، حدیث:6308)

اللہ! اللہ! معلوم ہوا کہ گناہ کو معمولی سمجھنا منافق کی نشانی ہے۔ آہ! آج ہمارے ہاں تو یہ معمول کی بات ہوگئی ہے ❁ لوگ گناہ کرتے ہیں ❁ نمازیں قضا ہوتی ہیں ❁ مسجدیں ویران ہیں ❁ بازاروں میں جھوٹ، دھوکہ، دغابازی عام ہے ❁ گھر گھر گویا سینما بنے ہوئے ہیں ❁ فلمیں، ڈرامے، موسیقی وغیرہ گھر گھر چل رہے ہیں، اس کے باوجود ان گناہوں کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔ اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔

بڑے اور چھوٹے گُناہ میں فرق

علمائے کرام فرماتے ہیں: بندے سے جب گُناہ ہو اور وہ اسے معمولی نہ سمجھے، بہت بڑا گُناہ خیال کرے اور اللہ پاک سے ڈر جائے تو ایسا گُناہ رَبّ کے حُضُور چھوٹا ہے (یعنی اس کے اس خوف اور ڈر کے سبب وہ گُناہ بخش دیا جاتا ہے) اور اگر بندہ گُناہ کرے، پھر اسے معمولی خیال کرلے تو وہ گُناہ بہت بڑا ہے کیونکہ اس پر نہ اسے شرمندگی ہوگی، نہ وہ اسے چھوڑے گا، نہ اس کی معافی کا سامان ہو سکے گا۔ (تنبیہ الغافلین، ص:209)

گُناہ کے بعد کی 4 بُرائیاں

حضرت عوّام بن حَوْشَب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: گُناہ ہو جانے کے بعد کی 4 بُرائیاں ایسی ہیں جو گُناہ سے بھی زیادہ بُری ہیں: (1): اِسْتِصْغَار (یعنی گُناہ کو معمولی سمجھنا) (2): اِغْتِرَار (غافل ہونا)

www.dawateislami.net

(3): اِسْتِبْشَار (یعنی خوش رہنا، اللہ پاک کے حُضُور حاضِری سے خوف نہ کھانا) **(4):** اور اِصْرَار (یعنی گُناہ پر جَم جانا، توبہ نہ کرنا)۔ (تنبیہ الغافلین، ص:209)

پیاری اسلامی بہنو! گُناہ ہو جانا انسان کی فطرت ہے یعنی ہم جیسے عام انسانوں سے گُناہ ہو ہی جاتے ہیں مگر ہمیں ان 4 بُرائیوں سے تو بچنا ہی چاہئے ❁ گُناہ ہو جائے تو اسے معمولی نہ سمجھیں، یہ نہ کہیں کہ کچھ نہیں ہوا، چھوٹی سی غلطی ہی تو ہوئی ہے، اللہ پاک رحمٰن ہے، بخش ہی دے گا۔ یہ بہت بڑی نادانی ہے۔ ہُوا ہے، بہت کچھ ہوا ہے، اللہ پاک جو جبّار و قہار ہے، اس کی نافرمانی ہوئی ہے، کیا یہ معمولی بات ہے...؟ نہیں، ہر گز نہیں۔ یہ معمولی بات نہیں ہے، بہت بڑی بات ہے ❁ گُناہ پر مغرور نہ ہو جائیں ❁ گُناہ ہو گیا ہے تو اب خوش نہ ہوں، ڈریں، مجھ سے گُناہ ہو گیا، میں رَبِّ کے حُضُور کس مُنہ سے جاؤں گی، کیا جواب دُوں گی، یہ سوچ کر ڈر جائیں، قبر و حشر کا تَصَوُّر باندھ کر پریشان ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! یہ شرمندگی کام آجائے گی اور ❁ چوتھی بات کہ گُناہ ہو گیا تو اب اس پر جم نہ جائیں، جلد سے جلد وہ گُناہ چھوڑیں اور توبہ کی طرف بڑھ جائیں۔ آیئے! میں آپ کو چند احادیث اور روایات سُناتی ہوں:

سب سے بڑا عِبَادت گزار

صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے فرمایا: اے ابو ہریرہ! وَرَع اختیار کر لو! (یعنی پرہیز گار بن جاؤ!) سب سے بڑے عِبَادت گزار ہو جاؤ گے۔ (موسوعہ ابن ابی دنیا، 1/195، حدیث:3)

وَرَع کسے کہتے ہیں؟

وَرَع (پرہیز گاری) کسے کہتے ہیں؟ یہ بھی سُن لیجئے! حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْوَرَعُ تَرْکُ کُلِّ شُبْهَةٍ یعنی شُبہے والی باتوں کو چھوڑ دینا وَرَع (یعنی پرہیز گاری) ہے۔ (رسالہ قشیریہ، ص:146)

www.dawateislami.net

یعنی ایک ہے: گُناہ چھوڑنا۔ مثلاً ہم جانتی ہیں کہ ❁ جھوٹ بولنا گُناہ ہے ❁ غیبت گُناہ ہے ❁ چغلی گُناہ ہے ❁ پڑوسیوں کو ستانا گُناہ ہے ❁ مسلمان کو تکلیف پہنچانا گُناہ ہے ❁ ماں باپ کو ستانا گُناہ ہے ❁ حرام دیکھنا گُناہ ہے ❁ حرام سننا گُناہ ہے ❁ عشقِ مجازی میں پڑ کر بے شرمی اور بے حیائی کے کام کرنا گُناہ ہے۔ غرض؛ یہ وہ باتیں ہیں جن کا گُناہ ہونا واضح ہے، ان کو تو چھوڑنا ہی چھوڑنا ہے، **وَرَع** اس سے آگے کی چیز ہے، وہ کیا؟ ایک کام ہے، واضح معلوم نہیں کہ گُناہ ہے کہ نہیں، شک ہے، یا پھر یہ خطرہ ہے کہ میں اگر اس کام میں پڑ گئی تو اس کے سبب گُناہ تک جا پہنچوں گی، مثلاً؛ انٹرنیٹ کا استعمال۔ یہ اچھا بھی ہو سکتا ہے، بُرا بھی مگر جب انسان کو ٹیکنالوجی کا پتا نہ ہو، اسے معلوم ہے کہ میں انٹرنیٹ استعمال کروں گی تو کسی برائی میں پڑنے کا خدشہ بھی ہو سکتا ہے، اب وہ اس شُبہے کی وجہ سے انٹرنیٹ استعمال کرنا چھوڑ دیتی ہے یہ **وَرَع** ہے۔ اسی طرح ہر وہ کام جس کے کرنے میں یہ اندیشہ ہو کہ اس کی وجہ سے میں کسی گناہ میں پڑ سکتی ہوں، اس کو چھوڑ دینا پرہیز گاری ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پرہیز گار ہو جاؤ! سب سے بڑے عِبادت گزار بن جاؤ گے۔[1]

اللہ پاک کے محبوب بندے

ایک حدیثِ پاک میں ہے: **کل روز قیامت اللہ پاک کے محبوب بندے اَہْلِ وَرَع (یعنی پرہیز گار) ہوں گے۔** (موسوعہ ابن ابی دنیا، 1/197، حدیث:15)

سب سے اَفْضَل کون؟

ایک مرتبہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے لوگوں سے پوچھا: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ یعنی سب سے افضل بندہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: **نمازی۔** فرمایا: نماز پڑھنے والا بعض دفعہ گُناہ بھی کرتا ہے، نیکیاں بھی کرتا ہے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: راہِ خُدا

---

1 ... موسوعہ ابن ابی دنیا، 1/195، حدیث:3

www.dawateislami.net

میں لڑنے والا۔ آپ نے فرمایا: یہ گُناہ بھی کرتا ہے، نیکیاں بھی کرتا ہے۔ لوگ بولے: روزہ دار سب سے افضل ہے۔ فرمایا: روزہ دار بھی کبھی گُناہ کرتا ہے، نیک کام بھی کرتا ہے۔ آخر حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے خود فرمایا: سب سے افضل بندہ **صاحِبِ وَرَع** (یعنی پرہیز گار) ہے۔ بیشک وَرَع (یعنی پرہیز گاری) کے ذریعے آدمی کی نیکیاں مکمل ہو جاتی ہیں۔ (موسوعہ ابن ابی دنیا، 1/198، حدیث: 18)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** یہ بہت سبق آموز روایت ہے، واقعی کتنی ایسی اسلامی بہنیں ہیں جو نمازیں تو پابندی سے پڑھتی ہیں مگر جھوٹ بھی بولتی ہیں، گالی گلوچ بھی کرتی ہیں، غیبتیں اور چغلیاں بھی کرتی ہیں ❁ دوسروں کو تکلیفیں بھی دیتی ہیں ❁ کتنی روزہ دار ایسی ہیں جو بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصِل نہیں کرتیں، روزہ رکھ کر بھی گُناہوں بھرے کاموں میں پڑتیں ہیں ❁ کتنی حج کرنے والیاں ایسی ہیں جو لاکھوں روپیہ خرچ کر کے حج تو کر لیتی ہیں مگر گُناہوں سے باز نہیں آتیں ❁ کتنی تِلاوت کرنے والیاں ایسی ہیں جو تِلاوتِ قرآن کے باوُجُود گُناہوں میں بھی مبتلا ہوتیں ہیں۔ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: اَفْضَل بندہ وہ ہے جو پرہیز گاری اختیار کرتا ہے، گُناہ چھوڑ دیتا ہے۔ جب بندہ گُناہ چھوڑ دیتا ہے تو اس کی نیکیاں پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتی ہیں۔ لہٰذا جو اپنی نیکیاں بچا کر رکھنا چاہتا ہے، نیکیوں کو مکمل طریقے سے بچالانا چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ گُناہ چھوڑ دے۔

بغیر حساب بخشش

حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی کی، فرمایا: اے موسیٰ! روزِ قیامت میں بندوں سے حساب لوں گا مگر پرہیز گار...!! اُن کی عزّت افزائی کی جائے گی اور انہیں بغیر حساب ہی جنّت میں پہنچا دیا جائے گا۔ (موسوعہ ابن ابی دنیا، 1/227، حدیث: 181)

نُور میں چھپا ہوا آدمی

ایک روایت میں ایک پرہیز گار بندے کی بہت ہی کمال فضیلت بیان ہوئی، چنانچہ **امام ابنِ ابی دنیا**

www.dawateislami.net

رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ روایت لکھتے ہیں: قیامت کے دِن ایک (پرہیز گار) بندے کو بارگاہِ اِلٰہی میں پیش کیا جائے گا، اُسے نُور اپنی لپیٹ میں لے لے گا، اب وہ لوگوں کی نگاہوں سے اَوجھل ہو گا، اسے اعمال نامہ دیا جائے گا، اس میں چھوٹے چھوٹے گُناہ تو لکھے ہوں گے مگر بڑے گُناہ جو اسے یاد ہوں گے، اعمال نامے میں موجود نہیں ہوں گے۔ ایک فرشتے کو مہر بند اعمال نامہ دیا جائے گا۔ حکم ہو گا: میرے بندے کو جنّت کی طرف لے جاؤ! جب یہ پُل صراط سے گزرتا ہوا، آخری کنارے کے قریب پہنچے گا، تب اسے یہ اعمال نامہ دینا۔ چنانچہ فرشتہ اس بندے کو لے کر جنّت کی طرف بڑھے گا، جب پُل صراط کے آخری کنارے کے قریب پہنچے گا تو اسے مہر بند اعمال نامہ دیا جائے گا، بندہ اپنا اعمال نامہ کھولے گا، تو اس میں وہ اعمال بھی لکھے ہوں گے، جنہیں یہ جانتا تھا۔ فرشتہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم کہ اس میں کیا لکھا ہے، مجھے تو مہر بند اعمال نامہ دیا گیا تھا اور اللہ پاک نے فرمایا ہے: اے میرے پیارے بندے! تیری عزّت افزائی کے لئے تیرے ان اعمال کا حساب نہیں لیا گیا۔ (موسوعہ ابن ابی دنیا، 1/228، حدیث:182)

اللہُ اکبر! غور فرمایئے! یہ کیسی کرم نوازی ہے۔ جو انسان اس دُنیا میں گُناہوں سے بچتا ہے، پرہیز گاری اختیار کرتا ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! روزِ قیامت اس کی عزّت بڑھائی جائے گی، بَشَرِی تقاضے سے جو گُناہ اس سے سرزد ہو گئے، وہ فرشتوں سے بھی چھپائے جائیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! پرہیز گار بندے کو بلا حساب جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، کاش! ہم گُناہوں سے بچنے والی بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گُناہوں سے بچنے کا طریقہ

اب مسئلہ یہ ہے کہ گُناہوں سے بچنا کیسے ہے؟ ظاہِر ہے جب معلوم ہو گا کہ کون سا کام گُناہ ہے، تبھی تو اس سے بچ پائیں، افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل دِینی معلومات کی بہت کمی ہے، لوگوں کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ کون سا کام گُناہ ہے، کون سا کام نیکی ہے۔ اس لئے سب سے

www.dawateislami.net

پہلے گُناہوں کی معلومات حاصِل کریں ❁ مکتبۃُ المدینہ کی 2 جلدوں پر مشتمل کتاب ہے: جہنَّم میں لے جانے والے اعمال ❁ اسی طرح ایک کتاب ہے: 76 کبیرہ گُناہ ❁ یونہی ایک کتاب: جہنّم کے خطرات بھی ہے۔ یہ کتابیں حاصِل کریں، انہیں پڑھیں، گُناہوں کی معلومات ہوں گی، پھر ان سے بچنے کا بھی ذِہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عطیات کی ترغیب

پیاری اسلامی بہنو! آپ کی اپنی دینی تحریک دعوتِ اسلامی، اس وقت 80 سے زائد شعبہ جات میں دین کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ ہر شعبے کو چلانے کے لئے سالانہ کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں، الحمد للہ! ❁ کنزُ المدارس بورڈ کے نام سے دعوتِ اسلامی کا اپنا تعلیمی بورڈ ہے ❁ جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) میں لاکھوں کی تعداد میں طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں ❁ بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور بہنوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم دینے کے لئے مدارسُ المدینہ بالغان و بالغات قائم کئے جا چکے ہیں ❁ فیضان آن لائن اکیڈمی کے ذریعے ہزاروں طلبہ و طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ❁ اب تک تقریباً 21 **دار الافتاء اہلسنت** قائم کئے جا چکے ہیں ❁ **المدینۃُ العلمیہ** (اسلامِک ریسرچ سنٹر) کے ذریعے دینی لٹریچر پر تحقیقی کام انجام دیا جا رہا ہے، ❁ دینی لٹریچر کی اشاعت کے لئے دعوتِ اسلامی نے اپنا اشاعتی ادارہ **مکتبۃُ المدینہ** قائم کیا، جہاں بہترین اور خوبصُورت انداز سے کتابیں شائع کی جاتی ہیں، تقسیم رسائل (یعنی مختلف کتب و رسائل مفت تقسیم کرنے) کا بھی سلسلہ ہوتا ہے اور کتابیں فروخت بھی ہوتی ہیں ❁ دنیا بھر میں دینی کاموں کی دھوم مچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کا پُورا تنظیمی سیٹ اپ ہے، ذیلی حلقے سے لے کر مرکزی مجلسِ شُوریٰ تک پُورا ایک نظام قائم ہے، شہر شہر، گاؤں گاؤں ذِمّہ داران موجود ہیں ❁ عاشقانِ رسول کی تربیت کر کے

www.dawateislami.net

انہیں دینی کاموں کے لئے ملک و بیرونِ ملک بھیجا جاتا ہے، انہیں باقاعدہ تنخواہیں دی جاتی ہیں اور وہ فَارِغُ الْبَال (یعنی کمانے سے بے پروا) ہو کر دِین کی خدمت کرتے ہیں ❁ میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر بھی خدمتِ دین کا سلسلہ جاری ہے ❁ پرنٹ میڈیا (میں بہت سی کتب و رسائل کے ساتھ ساتھ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے جو کہ اس وقت دُنیا کی 7 بڑی زبانوں میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت ماہنامہ ہے) ❁ سوشل میڈیا (مثلاً، یوٹیوب (YouTube)، فیس بک (Facebook)، انسٹاگرام (Instagram) وغیرہا) پر تقریباً 100 اکاؤنٹس ہیں، جن پر تقریباً 50 ملین (Million) یعنی 5 کروڑ فالورز (Followers) ہیں جبکہ ویوز کی تعداد بلینز (Billions) یعنی 100 کروڑ سے بھی اوپر جا پہنچتی ہے ❁ اس کے علاوہ مدنی چینل اردو، انگلش، بنگلہ، کِڈز مدنی چینل، بزرگوں کا مدنی چینل اور عربی ویب چینل کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کی جارہی ہے ❁ دنیا بھر میں مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے ایف جی آر ایف کا شعبہ قائم ہے، آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامل کیجئے! اپنے عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے، آپ کے چندے یعنی ڈونیشن کو کسی بھی جائز، دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور محفوظ کاموں میں لگایا جاسکتا ہے تاکہ بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

سیرتِ امامِ اعظم

پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شعبان شریف کا مبارک مہینا شروع ہو چکا ہے، ماہِ شعبان کی 2 تاریخ کو کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مناسبت سے آپ کی سِیرتِ مُبارَکہ کے چند گوشوں کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

حضرت امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے اور کاروبار میں دیانتداری

www.dawateislami.net

اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام نعمان ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 70 ہجری میں عِراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے، 80 سال کی عُمر میں 2 شعبانُ المعظم 150 ہجری میں دنیا سے پردہ فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چاروں اِماموں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم میں سب سے بلند مرتبہ ہیں کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی ہیں۔ "تابعی" اُس (خوش نصیب انسان) کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔[1] امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مختلف رِوایات کے مطابق چند صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے اور بعض صَحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات بھی سُنے ہیں۔[2]

حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رمضانُ المبارک اور عیدُ الفطر میں 62 قرآنِ کریم ختم کرتے (ایک دن کو، ایک رات کو، ایک تراویح کے اندر سارے ماہ میں اور ایک عید کے روز) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سخاوت فرمانے والے، علم سکھانے والے، اللہ پاک کا خوف رکھنے والے، حقوقُ العباد کا خیال رکھنے والے، عفو و درگزر سے کام لینے والے، فضول باتوں سے بچنے والے اور تقویٰ و پرہیز گاری جیسی خوبیوں کے مالک تھے۔ (اشکوں کی برسات، ص8 ملخصًا)

حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت و کردار کے بارے میں مزید معلومات کیلئے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ "اشکوں کی برسات" مکتبۃُ المدینہ سے طلب کر کے خود بھی مُطالَعہ کیجئے اور شعبانُ المعظم میں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے دوسروں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

شعبان کے روزے

ماہِ شعبانُ المُعَظَّم کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں، چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے، "(رَمَضان کے بعد) سب سے افضل شَعبان کے

1... منتخب حدیثیں، ص25 ملخصًا
2... اشکوں کی برسات، ص3

www.dawateislami.net

روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے۔"(شعب الایمان، 3/377، حدیث:3819)

اُمُّ المُؤمِنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنہا بیان فرماتی ہیں کہ "اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔" فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، "یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا سب مہینوں میں آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟" تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔"(مسند ابو یعلیٰ، 4/244، حدیث:4890)

اللہ پاک ہمیں معراج کے دولہا، مکی مدنی مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صَدقے شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے لئے عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[1] قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔[2] ☆اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر

1...ابوداؤد، 4/338، حدیث:4821 2...رسائلِ عطاریہ، حصہ 2، ص229

www.dawateislami.net

واستاذ کی نشست (جگہ) پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[1] ☆جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[2] ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" یعنی اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اور تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتی ہوں اور تیری طرف توبہ کرتی ہوں۔[3] ☆جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1...فتاویٰ رضویہ، 24/369/424
2...جامع صغیر، ص40، حدیث:554
3...ابوداؤد، 4/347، حدیث:4857

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَامِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ یعنی اللہ کریم کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں فَیُصَافِحُہٗ اور مصافحہ کریں وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک بھیجیں اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ، 3/95، حدیث: 2951)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! سچ اعلیٰ ترین انسانی صفات (خُوبیوں) میں سے ایک ہے، سچ بولنے والے مسلمان اس کی برکت سے ہمیشہ کامیاب ہو جاتے ہیں جبکہ جھوٹ بولنے والے نادان، جھوٹ بول کر ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتے رہتے ہیں۔ سچ بولنے والوں کو اللہ پاک کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے جبکہ جھوٹے لوگوں کی اگر کوئی خواہش پوری نہ ہو تو وہ شکوہ شکایت پر اُتر آتے ہیں۔ سچ انسان کی بلند ہمتی، اعلیٰ سوچ، بزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتا ہے جبکہ جھوٹ انسان کو اللہ پاک سے دُور کرنے کا سبب بنتا ہے۔ آج کے بیان میں ہم جھوٹ کی تباہ کاریوں اور سچ کے فضائل و برکات کے بارے میں سنیں گی، آیئے! اس سے متعلق ایک حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

جھوٹ بولنا چھوڑ دو!

ایک شَخْص نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: میں آپ پر

مبلغہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

اِیمان لانا چاہتا ہوں مگر میں شَراب نوشی، بدکاری، چوری اور جھوٹ سے مَحَبَّت رکھتا ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِن چیزوں کو حَرام کہتے ہیں، جبکہ مجھ میں اِن تمام چیزوں کے چھوڑنے کی طاقت نہیں ہے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس بات پر راضی ہو جائیں کہ میں اِن میں سے کسی ایک چیز کو چھوڑ دوں تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اِیمان لانے کو تیار ہوں۔ نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: تم جھوٹ بولنا چھوڑ دو! اُس نے اِس بات کو قبول کر لیا اور مسلمان ہو گیا، جب وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس سے گیا تو اُسے شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعَلِّق پُوچھا اور میں نے جھوٹ بول دیا تو وعدہ خلافی ہو گی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ پر حَد قائم کر دیں گے، یہ سوچ کر اُس نے شراب کو چھوڑ دیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیَسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی چھوڑ دیا، اسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور کہنے لگا! یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے بہت اچھا کِیا کہ جب میں جھوٹ بولنے سے بچا تو مجھ پر تمام گُناہوں کے دروازے بند ہو گئے، (اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہو گیا۔) (تفسیرِ کبیر، 6/167)

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ جب ایک شَخْص نے جھوٹ کو چھوڑ کر سچ بولنے کا مضبوط اِرادہ کر لیا تو وہ کئی کبیرہ گُناہوں سے باز آ گیا۔ معلوم ہوا! جھوٹ تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری عادت ہے۔ جھوٹ زبان سے بولا جائے یا خواہ عمل سے ظاہِر کِیا جائے بہر صُورت قابلِ مَذَمَّت ہے۔ جھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت کے خلاف کوئی بات کہی جائے۔[1] یعنی اگر کسی اسلامی بہن نے پوچھا: آپ ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لائی تھیں؟ اور

1... حدیقہ ندیہ، 2/400

www.dawateislami.net

جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ شرکت نہیں کی)، کیا آپ نے کھانا کھا لیا ہے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ کھانا نہیں کھایا تھا) تو یہ جھوٹ ہوا، کیونکہ حقیقت کے خِلاف ہے۔ جھوٹ بولنا ایسی بُری عادت ہے کہ ہر مذہب میں اِسے بُرا ہی سمجھا جاتا ہے، ہمارے پیارے دینِ اسلام نے اِس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے، قرآنِ پاک نے کئی مقامات پر اس کی مَذَمَّت بیان فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خُدا کی لعنت بھی ہے۔

جھوٹ اور آیاتِ کریمہ

چنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحَج کی آیت نمبر 30 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔ (پ17، الحج:30)

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 105 میں اِرْشادِ باری ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِۚ-وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ ترجمۂ کنز العِرفان: جھوٹا بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں۔ (پ14، النحل:105)

بیان کردہ آیتِ مقدّسہ کے تحت مُفْتی سَیِّد محمد نَعیمُ الدِّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جھوٹ بولنا اور اِفْترا کرنا (یعنی کسی پر جھوٹا الزام لگانا) بے ایمانوں کا ہی کام ہے۔[1] امام فَخْرُالدِّین محمد بن عمر رازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اِس بات پر مضبوط دلیل ہے کہ جھوٹ تمام کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گناہ اور بدترین بُرائی ہے، کیونکہ جھوٹ بولنے اور جھوٹا الزام لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے، جسے اللہ کریم کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا جو شَخْص غیر مُسْلِم ہو اور اللہ پاک کا

1... تفسیر خزائن العرفان، پ14، النحل، تحت الآیہ:105

www.dawateislami.net

جھوٹ کی مَذَمَّت میں اس طرح کا کلام فرمانا، نہایت ہی سخت تَنْبِیْہ ہے۔ (تفسیر کبیر، پ14، تحت الآیۃ:105، 7/276 ملتقطاً)

ایمان کمزور کر دینے والا مَرَض

پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے اور جھوٹے شَخْص کے اندرونی بِگاڑ کا بھی سبب بنتا ہے، جھوٹ ایک ایسا مَرَض ہے جو اِیمان کو کمزور کرتا چلا جاتا ہے۔ جھوٹ کا مَرَض لاحِق ہونے کا انداز بھی نِرالا اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے، انسان ہر بار جھوٹ بولتے ہوئے یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جھوٹ بولنے سے کونسا بڑا نُقصان ہو جائے گا۔ حالانکہ مُعاشرے میں بگاڑ عموماً جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا اللہ پاک کے ہاں بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے اور جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔ آیئے! جھوٹ کی تباہ کاریوں پر مشتمل تین(3) احادیثِ مبارکہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

جھوٹ کی تباہ کاریوں پر مشتمل 3 احادیثِ مبارکہ

1. ارشاد فرمایا: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فُجُور (گناہ) ہے اور فسق و فُجُور دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (مسلم، ص1405، حدیث:2607 ملتقطاً)

2. ارشاد فرمایا: بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک صِدّیق (بہت سچ بولنے) والا ہو جاتا ہے۔ جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کذّاب (بہت بڑا جھوٹا) ہو جاتا ہے۔ (بخاری، 4/125، حدیث:6094)

3. بارگاہِ رسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہو کر عَرض کی: یارَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!

www.dawateislami.net

جہنّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے؟ فرمایا: جھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔ (مسند امام احمد، 2/589، حدیث:6652)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ جھوٹ کتنی خطرناک بیماری ہے۔ انسان مسلسل جھوٹ بولتے رہنے کی وجہ سے اللہ پاک کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی ہرگز یہ نہیں چاہے گی کہ ہمارا نام مُجرِموں کے رَجِسٹر میں دَرج کر دیا جائے، جب مُجرِموں کی فہرست میں اپنا نام دیکھنا کسی کو منظور نہیں تو ربِّ کریم کے نزدیک اگر کسی کو جھوٹوں کی فہرست میں ڈال دیا جائے تو ایک مسلمان کو یہ بھی گوارا نہیں ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر کسی کو معلوم ہو کہ فُلاں راستے میں قدم قدم پر خطرہ ہے، اس پر جانے سے جان و مال کا نُقصان بھی ہو سکتا ہے، تو عقل مند شَخْص ہمیشہ اس راستے پر جانے سے بچتا رہے گا ہمیں اپنی دنیا بہتر بنانے کی فِکْر تو ہر دَم لگی رہتی ہے، لیکن افسوس! ہم اپنی آخِرت اچھی بنانے کی کوشش سے بالکل غافِل ہیں، ہم جانتی ہیں کہ جھوٹ جَہَنَّم کی طرف جانے والا ایک خطرناک راستہ ہے، مگر ہم سارے خطرات کو نظر انداز کرتی ہوئی بڑی تیزی سے اس راستے پر چلی جارہی ہیں، افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے مَعَاذَ اللہ جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جھوٹ بول کر چند روپیوں کا فائدہ اُٹھانے والے، جھوٹے لطیفوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانے والے، جھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانے والے اور اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر حُبِّ جاہ (عزت و شُہرت کی مَحَبَّت) کا سامان کرنے والے یاد رکھیں کہ مرنے کے بعد جھوٹ کا عذاب ہرگز ہرگز برداشت نہ ہو سکے گا۔ چُنانچہ

جھوٹ کا عذاب

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: خواب میں ایک شَخْص میرے

www.dawateislami.net

پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، میں نے دو آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شَخْص کے ہاتھ میں لُوہے کا زَنْبُور (لوہے کی کیلیں نکالنے والا آلہ) تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنْبُور نکال کر دوسرے جَبڑے میں ڈال کر چیرتا، اِتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اَصْلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جھوٹا شَخْص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مساوئ الاخلاق للخرائطی، ص76، حدیث: 131)

مشہور بُزرگ حضرت ابُو عبدُالرَّحْمٰن حاتِم اَصَمّ بلخی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ "جھوٹا" دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا۔ "حسد کرنے والا" جہنّم میں سُوَر کی شکل میں بدل جائے گا اور "غیبت کرنے والا" جہنّم میں بندر کی شکل میں بدل جائے گا۔ (تنبیہ المغترین، ص194)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! اس روایت میں جہاں مسلمانوں کی نعمت کو دیکھ کر حَسَد کا شکار ہونے والیوں اور لوگوں کی غیبت کرنے والیوں کے لیے دَرْسِ عِبْرت ہے، وہیں جھوٹ بولنے والیوں کیلئے بھی سبق مَوْجود ہے۔ اگرچہ جھوٹ بول کر اِس فنا ہو جانے والی دُنیا میں کامیابی پانے والی پُھولے نہیں سَماتی، لیکن قَبْر و آخِرت میں سِوائے افسوس سے ہاتھ مَلنے کے اِس کے پاس کوئی چارہ نہ ہو گا۔ ذرا غور کیجئے! دُنیا میں دانت کا دَرْد نہ سہ سکنے والی، آخِرت میں جبڑے چیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کر سکے گی؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہو جانے والی، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبْر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہ سکے گی؟ اور اکثر تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جھوٹا شَخْص اپنے جھوٹ کی وجہ سے اس دنیا میں ہی عذابِ الٰہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

جھوٹا چور

ایک شَخْص نے اپنے چچا کے بیٹے کا مال چُرا لیا، مالِک نے چور کو حَرَمِ پاک میں پکڑ لیا اور کہا، یہ

www.dawateislami.net

میرا مال ہے! چور نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو! اُس شَخْص نے کہا، ایسی بات ہے تو قَسَم کھاؤ! یہ سُن کر اُس چور نے (کعبہ شریف کے سامنے) "مَقامِ ابراہیم" کے پاس کھڑے ہو کر قَسَم کھالی، یہ دیکھ کر مال کے مالِک نے "رُکنِ یَمانی" اور "مَقامِ ابراہیم" کے درمیان کھڑے ہو کر دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھالئے، ابھی وہ دُعا مانگ ہی رہا تھا کہ چور پاگل ہو گیا اور وہ مکہ شریف میں اِس طرح چیخنے چِلّانے لگا: "مجھے کیا ہو گیا؟ اور مال کو کیا ہو گیا! اور مال کے مالِک کو کیا ہو گیا!" یہ خَبَر اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا جان حضرت عَبْدُ المطلب رضی اللہُ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہُ عنہ تشریف لائے اور وہ مال جمع کر کے جس کا تھا، اُس شَخْص کو دے دیا اور وہ اُسے لے کر چلا گیا، جب کہ وہ چور پاگلوں کی طرح (بھاگتا اور) چیختا چِلّاتا رہا، یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نیچے گر کر مر گیا اور جنگلی جانور اُس کو کھا گئے۔ (اخبار مکۃ، 2/26 مُلَخَّصًا)

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ چوری کرنے، جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے والا کیسے عِبْرَت ناک انجام سے دوچار ہوا۔ اس لیے ہمیں بھی جھوٹی قسمیں کھانے اور خُصُوصاً جھوٹ جیسے بدترین گُناہ سے بچنا چاہیے۔

دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں

پیاری اسلامی بہنو! ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اس دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ الکریم نیکیوں میں دل لگے گا اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو گی۔ اگر ہم جھوٹ، غیبت، چغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے، دکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتی رہیں، کامیاب زِندگی

www.dawateislami.net

گُزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ نیک اعمال کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو ہی جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع میں خود بھی شرکت کریں اور دوسری اسلامی بہنوں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتی رہیں، دعوتِ اسلامی کے ہر دِلعزیز، 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" خود بھی دیکھتی رہیں اور دوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتی رہیں۔ اس کے علاوہ ذیلی حلقے کے 8 دینی کاموں میں بھی خوب خوب حصہ لینے کی عادت بنائیں۔ اگر ان دینی کاموں میں مستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوگئی تو اللہ پاک اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہوگی، صحابہ و اولیا کا مبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہوگا اور فِکْرِ آخِرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی گزارنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ الکریم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! زبان کی لغزش قدم کی لغزش سے زیادہ سخت ہے یعنی قدم کے مقابلے میں زبان کی لغزش اور خطا زیادہ خطرناک ہوتی ہے کیونکہ اِنسان اکثر گناہ اپنی زبان سے ہی کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے مَسائل کھڑے ہوتے ہیں لہٰذا زبان کی حفاظت بہت ضَروری ہے۔ جو جتنا زیادہ بولتی ہے وہ اتنا ہی زیادہ غلطیاں بھی کرتی ہے اور جو کم بولتی ہے اس کی غلطیاں بھی کم ہوتی ہیں۔ اگر اِنسان بولتا ہی چلا جائے گا تو غلطیاں بھی کرتا چلا جائے گا کیونکہ ہمیں بولنے کا ڈھنگ نہیں آتا کہ کیا بولنا ہے، کہاں بولنا ہے، کتنا بولنا ہے اور کتنا نہیں بولنا؟ کچھ معلوم نہیں بس بولتا ہی رہتا ہے۔

یاد رکھیے! بولنا بھی ایک فن ہے لیکن بدقسمتی سے ہم لوگ اِس فن سے محروم ہیں، اسی وجہ سے بعض اوقات زبان سے کُفریات بھی نکل جاتے ہیں، لوگوں کی دِل آزاریاں بھی ہو جاتی ہیں، کبھی ویسے ہی جھوٹ نکل جاتا ہے یا جان بوجھ کر جھوٹ بول دیتی ہیں حالانکہ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔ اللہ پاک

www.dawateislami.net

کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ مولا! جو جو گناہ کے کام ہیں ان سے اور دِیگر فضولیات سے ہمیں محفوظ فرما اور ہم صرف وہ کام کریں جس سے تو اور تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے خوش ہو جائیں۔

جھوٹے خواب بیان کرنا

پیاری اسلامی بہنو! جھوٹ بولنے کی ایک صورت یہ بھی عام ہے کہ بعض لوگ ہر دلعزیز بننے یا کسی اور غرضِ فاسد کیلئے جھوٹے خواب گھڑ کر سناتے ہیں، یاد رکھئے! یہ بھی ناجائز اور گناہ ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کی سخت وعیدیں آئی ہیں، چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر کی طرف منسوب کرے یا خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعویٰ کرے، جو اس نے نہیں دیکھی یا مجھ سے وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے، قیامت کے دن اسے جَو کے دو دانوں کے درمیان گِرہ (گانٹھ) لگانے کا عذاب دیا جائے گا اور وہ کبھی بھی گِرہ (گانٹھ) نہیں لگا سکے گا۔ (بخاری، 4/422، حدیث:7042)

جھوٹے خواب سنانے کا انجام

جھوٹے خواب سنانے والوں کو عذابِ آخرت کے علاوہ بسا اوقات دُنیا میں بھی سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے، اس سے متعلق ایک عبرتناک حکایت سنئے، چنانچہ

ایک شخص نے محمد بن سِیرِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ایک خواب بیان کیا، کہنے لگا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک شیشے کا پیالہ ہے، جس میں پانی بھی موجود ہے، وہ پیالہ تو ٹُوٹ گیا ہے، مگر پانی جُوں کا تُوں موجود ہے، یہ سن کر آپ نے فرمایا: اللہ پاک سے ڈر (اور جھوٹ نہ بول) کیونکہ تُو نے ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا، وہ شخص کہنے لگا: سُبْحٰنَ اللّٰہ! میں آپ سے ایک

1... بخاری، 2/476، حدیث:3509

www.dawateislami.net

خواب بیان کر رہا ہوں اور آپ فرما رہے ہیں کہ تُو نے کوئی خواب نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا: بِلاشبہ یہ جھوٹ ہے، اسی لئے اس جھوٹ کے نتیجے کا میں ذِمَّہ دار نہیں ہوں، اگر تُو نے واقعی یہ خواب دیکھا ہے، تو تیری بیوی ایک بچہ جنے گی، پھر وہ مر جائے گی اور بچہ زندہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ شخص جب آپ کے پاس سے چلا گیا تو اس نے کہا: اللہ پاک کی قسم! میں نے تو ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا تھا، یہ سُن کر کسی نے کہا: لیکن آپ نے تعبیر تو بیان کر دی ہے، حضرت ہِشام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس واقعہ کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اس شخص کی بیوی نے ایک بچہ جنا، پھر وہ مر گئی اور بچہ زندہ رہا۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 53/232)

پیاری اسلامی بہنو! جھوٹا خواب بیان کرنے اور اس کی تعبیر پوچھنے سے بچنا چاہیے کہ جھوٹے خواب کی بھی اگر تعبیر بیان کر دی جائے تو وہ واقع ہو جاتی ہے، اچّھے اور سچے خواب بیان کرنے اور سننے میں کوئی مضائقہ نہیں البتہ خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنا خواب تعبیر جاننے والے یا اپنے کسی خیر خواہ کے سامنے ہی بیان کرے جو اس کے اچھے خواب کو بُری تعبیر سے نہ بدل دے۔

یاد رکھیے! خواب سُنانے والی سے قَسم کا مطالَبہ کرنا شرعاً واجِب نہیں، جو مَعَاذَ اللہ جھوٹی ہو گی وہ اپنے اس جھوٹ کو ثابت کرنے کے لیے جھوٹی قسم بھی کھالے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سچ بولنے سے نہ صِرف دُنیا میں ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں بلکہ انسان جھوٹ جیسے گُناہ میں مبتلا ہونے سے بھی بچ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت بنائیے اور جھوٹ بولنے کی عادت سے جان چھڑائیے! کیسی ہی مشکِل ہو، بڑی سے بڑی مصیبت آن پڑے، ہر گز ہر گز جھوٹ کا سہارا نہ لیجئے اور سچ پر مَضبُوطی سے جَم جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ الکریم دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! سچ بولنے کی برکت پر مشتمل ایک ایمان افروز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

www.dawateislami.net

سچ بولنے سے جان بچ گئی

بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قَیدیوں کو قَتْل کروا رہا تھا، ایک قَیدی اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا بچاؤ کیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے کہا: میں اللہ پاک کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقِعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کر دو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قَیدی کی طرح میرا بچاؤ نہ کیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: ”رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔“ حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کر دو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔ (وَفَیات الاَعْیان، 2/28)

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! سچ بولنے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں، کیوں کہ ”سانچ کو آنچ نہیں“ یعنی سچ بولنے والوں کو کوئی خطرہ نہیں، وہ سَراسَر فائدے میں ہی ہیں۔ مگر افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں جھوٹ ایک خطرناک مَرَض کی صُورت اِخْتِیار کر گیا ہے اور ایسے مَواقِع پر بھی جھوٹ کا سہارا لے لیا جاتا ہے، جہاں سچ بولنے کی صُورت میں بھی کوئی دُنیوی نُقصان نہیں ہوتا۔

بچّوں سے جھوٹ بولنا

اِنہی صُورتوں میں سے ایک، والِدَین کا اپنے کَم عُمر بچوں سے جھوٹ بولنا بھی ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ والِدَین چھوٹے بچّوں سے اپنی بات مَنْوانے کیلئے طرح طرح کے جھوٹ بولتے ہیں، مثلاً اِدھر آؤ بیٹا! چیز لے لو، پھر چلے جانا، (حالانکہ کچھ دینا نہیں ہوتا) یا چھوٹے بچّے کو بہلانے کیلئے یہ کہنا، کہ بیٹا چُپ ہو جاؤ، ہم تمہیں کِھلونے لا کر دیں گے (جبکہ حقیقت میں ایسا اِرادہ نہیں ہوتا)۔ اسی طرح بات نہ ماننے پر انہیں ڈرانے کے لیے جھوٹ بول دینا۔ جیسے جلدی سو جاؤ

www.dawateislami.net

ورنہ بلّی یا کُتّا آجائے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کے تمام جملے جھوٹ پر مشتمل ہیں اور ایسا کرنے والے جہاں خود جھوٹ کے سَبَب سخت گنہگار ہو رہے ہوتے ہیں، وہیں اِن جھوٹے جملوں کی وجہ سے ان کے بچّے کی اَخلاقی تربیّت پر بھی گہرا اَثَر پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ بچپن ہی سے سچ سننے اور سچ بولنے سے مَحروم ہو کر جھوٹ سننے اور جھوٹ بولنے کے عادی بن جاتے ہیں۔ ایسے ماحول میں پَرورِش پانے والا بچّہ جیسے ہی تھوڑا سمجھ دار ہوتا ہے تو بات بات پہ جھوٹ بولنے لگتا ہے، لہٰذا ہمیں اپنے بچّوں سے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

حضرت عبد اللہ بن عامِر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے مَکان میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بُلایا کہ آؤ! تمہیں کچھ دُوں گی۔ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: کیا چیز دینے کا اِرادہ ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: اسے کھجور دوں گی۔ اِرْشاد فرمایا: اگر تُو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذِمّے جھوٹ لِکھا جاتا۔ (ابو داؤد، 4/387، حدیث: 4991)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی کہ بچّوں کے ساتھ بھی جھوٹ بولنے کی شرعاً اِجازت نہیں، لہٰذا آج تک جس نے ایسا کیا اُسے فَوراً سچّی توبہ کرنی چاہیے اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانی چاہیے۔ خود بھی جھوٹ سے بچئے اور اپنی اَولاد کو بھی اس بُری عادت سے بچانے کا سامان کیجئے۔ اس کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 36 صفحات پر مشتمل رِسالے **"جھوٹا چور"** کا خود بھی مُطالَعہ کیجئے اور اپنے بچّوں کو بھی یہ رِسالہ پڑھنے کی تَرغیب دلائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ جھوٹ بولنے کی عادت سے جان چھوٹ جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

حُبِّ جاہ کی تعریف و آفات

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے مُعاشَرے میں پائی جانے والی باطنی بیماریوں میں سے ایک بہت ہی خَطرناک بیماری "حُبِّ جاہ" بھی ہے، جس کا مطلب ہے عزّت وشُہرت کی خواہش کرنا۔[1] اور یہ خواہش ہر فَساد کی جڑ ہے۔ بسا اَوقات یہ دِین کو بھی تباہ وبرباد کر دیتی ہے، اس لیے اِس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ایک مسلمان کے لیے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ عِبرت نِشان ہی کافی ہے: کہ "دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اِتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِّ جاہ ومال (یعنی مال ودولت اور عزّت وشُہرت کی مَحبَّت) مسلمان کے دِین میں مچاتی ہے۔" (ترمذی، 4/166، حدیث: 2383)

بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا! حُبِّ جاہ (یعنی مال ودولت اور عزّت وشُہرت کی مَحبَّت) میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اس ناپاک بیماری کی آفتوں کے سَبَب حضرت ابُو نَصْر بِشْر حافی مَرْوَزِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شَخْص کو نہیں جانتا جو اپنی شُہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تباہ وبرباد اور وہ خُود ذَلیل وخوار نہ ہوا ہو۔ (احیاء العلوم، 3/340)

غیر سَیِّد کا سادات بننا

پیاری اسلامی بہنو! اندازہ لگائیے! اپنی عزّت وشُہرت کی خَواہش کرنا کیسا خَطرناک مَرَض ہے۔ اسی مَرَض کا شِکار بَعْض اَفراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں سے عزّت پانے کیلئے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اپنی ذات بدلنے سے بھی گُریز نہیں کرتے۔ برِّصغیر پاک وہند میں "سَیِّد" کا لفظ ایسے لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے، جن کا سِلسِلۂ نَسَب اپنے والد کی طرف سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جاملتا ہو۔ ہمارے ہاں عزت وشہرت اور مقام ومنصب کو پانے کیلئے بَعْض غَیْر سَیِّد اَفراد بھی اپنے آپ کو "سادات" کہلواتے ہیں، حالانکہ یہ بات حَقِیقَت سے بہت دُور ہوتی ہے۔

1... نیکی کی دعوت، ص87

www.dawateislami.net

یاد رہے! اپنے حَقِیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا حَرام اور جَنَّت سے مَحروم ہو کر دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اس بارے میں بڑی سَخْت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں۔ چُنانچِہ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: جو اپنے باپ کے غَیر کو اپنا باپ بنانے کا دَعْویٰ کرے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنَّت حَرام ہے۔ (بُخاری، 4/326، حدیث:6766)

اَمیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یاد رکھئے! ضَروری دستاویزات، شَناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حَرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شُدہ یا بیوہ عَورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچّوں کو اُن کے حَقِیقی باپ کے مُتَعَلِّق اندھیرے میں رکھ کر آخِرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام بول چال میں کسی کو ابّا جان کہہ دینے میں حَرَج نہیں جبکہ سب کو مَعلُوم ہو کہ یہاں "جسمانی رشتہ" مُراد نہیں۔ ہاں! اگر ایسے "ابّا جان" کو بھی کسی نے سَگا باپ ظاہِر کیا تو گنہگار و عَذابِ نار کا حَق دار ہے۔ شَیْخُ الحدیث، مَولانا عَبْدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آج کل بے شُمار لوگ اپنے آپ کو صدّیقی و فارُوقی و عثمانی و سیِّد کہنے لگے ہیں! اِنہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دَلْدَل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ربِّ کریم ان لوگوں کو صِراطِ مستقیم (سیدھے راستے) پر چلنے کی تَوفِیق عَطا فرمائے اور اِس حَرام و جَہنَّمی کام سے اِن لوگوں کو توبہ کی تَوفِیق عَطا فرمائے۔ اٰمین (جہنم کے خطرات، ص:182 ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مذاق میں جھوٹ بولنا

پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جھوٹ ہمارے مُعاشَرے میں ایک وائرس (جراثیم) کی

www.dawateislami.net

طرح پھیلا ہوا ہے۔ شاید ہی ہماری کوئی بیٹھک جھوٹ سے مَحفُوظ ہوتی ہو، خُصُوصاً مذاق میں جھوٹ بولنا تو بہت عام ہے، خُوش گپیوں کیلئے مَحفِل سجانا اور پھر اسے رنگ دینے کیلئے جھوٹے چُٹکلے، جھوٹی کہانیاں اور جھوٹے قصّے سنا کر لوگوں کو ہنسانا، اسی طرح موبائل فون کے ذریعے افواہیں اُڑانا، سوشَل مِیڈیا (Social Media) کے ذریعے کسی کی طرف جھوٹی بات مَنْسُوب کر کے پھیلانا تو بُرا ہی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ اِن سب باتوں میں شیطان کی خُوشی اور اپنی آخِرت کی بربادی ہے۔

یاد رکھئے! جھوٹ ناجائز اور گناہ ہے، مگر بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن میں کسی حاجت اور ضرورت کے پیشِ نظر شریعت نے جھوٹ بولنے کی اجازت بھی دی ہے اور اس میں گناہ نہیں البتہ جس اچھے مقصد کو سچ بول کر حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی، تو اُس کو حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے، اگر اچھا مقصد جھوٹ سے حاصل کیا جا سکتا ہو اور سچ بولنے میں حاصل نہ ہو گا تو اب بعض صورتوں میں جھوٹ بولنا بھی جائز بلکہ واجب ہو جاتا ہے، جیسے (1) کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا تکلیف دینا چاہتا ہے اور وہ اس کے ڈر سے چھپا ہوا ہے، ظالم نے کسی سے پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ تو اس کے بارے میں علم ہونے کی صورت میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں۔ (2) یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے، اسے چھیننے کیلئے اس سے پوچھا گیا کہ امانت کہاں ہے؟ تو انکار کیا جاسکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں۔[1] (3) اسی طرح دو اسلامی بہنوں میں اِختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صُلح کرانا چاہتی ہے، تو ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتی ہے، تمہاری تعریف کرتی ہے یا اس نے تمہیں سلام کہا ہے اور دوسری کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں دشمنی کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔[2] اللہ پاک ہمیں ہمیشہ جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

1... ردالمحتار، 9/705 2... فتاوی ھندیۃ، 5/352

www.dawateislami.net

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جس نے میری سنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175)

پانی میں اسراف سے بچنے کے اہم نِکات

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"وُضو کا طریقہ"** سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند نِکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنیئے: (1) فرمایا: وُضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔[1] (2) آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔[2] ☆ اگر وَقف کے پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بِالِاتِّفاق حرام ہے۔[3] ☆ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔[4] آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ ☆ وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دورانِ وُضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتی رہئے۔ ☆ کلی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے۔ ☆ سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی لینا ہو تو نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا

1...کنز العمال، جز9، 5/144، حدیث:26255
2...ابن ماجہ، 1/254، حدیث:424
3...وضو کا طریقہ، ص42
4...وضو کا طریقہ، ص42

www.dawateislami.net

دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لیں۔ ☆منہ دھونے کیلئے صابن کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنتیں اور آداب"**، رِسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور بغورِ ان کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

فیڈبیک ڈپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے "اسلامی بہنیں" کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں: 0311-9293713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں: 0315-2692786

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ مِنْهَا لِاٰخِرَتِهٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْهَا لِدُنْیَاهُ یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا، اللہ پاک اس کی سو(100) حاجات پُوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی ہوں گی۔" (کنز العمال، 1/255 جزء اول، حدیث:2229)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! شبِ براءَت، نجات پانے کی رات ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے، تقسیمِ رزق کی رات ہے، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات ہے، جہنَّم سے چھٹکارا پانے کی رات ہے، سعادت مندی یا بد بختی لکھے جانے کی رات ہے، یہ وہ رات ہے کہ آئندہ شبِ براءَت تک مرنے والوں کے نام مَلَکُ الْمَوت حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کئے جاتے ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! زندگی موت کی اَمانت ہے جو دِھیرے دِھیرے اور کبھی اچانک ہی موت کے مُنہ میں چلی جاتی ہے، ہر جاندار کو موت کے دروازے سے گُزرنا پڑے گا۔ موت کا وَقْت یقیناً مُعیَّن ہے مگر ہمیں اس کا علم نہیں کہ کب موت سے ہمارا سامنا ہو جائے۔ لیکن جب سر کے بالوں میں چاندنی چمکنے لگے (یعنی سفید بال نمودار ہو جائیں) اور عُمر بھی زِیادہ ہو جائے تو پھر جان لینا چاہیے کہ اب اِمتحان سر پر ہے کیونکہ جوانی کی اُڑان کے بعد بُڑھاپے کی ڈھلان موت کے

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

قاصد (پیغام دینے والے) ہیں۔ آیئے! موت کے ان قاصدوں کے بارے میں ایک حِکایت سنتی ہیں اور اپنی اصلاح کی کوشش بھی کرتی ہیں۔ چنانچہ

موت کے تین (3) قاصد

اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت عزرائیل مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام میں دوستی تھی۔ ایک بار جب مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام آئے تو حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا کہ آپ مُلاقات کے لیے تشریف لائے ہیں یا میری رُوح قَبض کرنے کے لیے ؟ کہا: مُلاقات کے لیے۔ فرمایا: مجھے وفات دینے سے قبل میرے پاس اپنے قاصِد (پیغام دینے والے) بھیج دینا۔ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: میں آپ کی طرف دو یا تین قاصد بھیج دوں گا۔ چُنانچہ جب رُوح قَبض کرنے کے لیے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام آئے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: آپ نے میری وفات سے قبل قاصِد بھیجنے تھے وہ کیا ہوئے؟ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: سیاہ یعنی کالے بالوں کے بعد سفید بال، جِسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر کا جُھکاؤ، اے یعقوب (عَلَیْہِ السَّلَام)! موت سے پہلے انسان کی طرف میرے قاصد ہی تو ہیں۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص21)

بیماری بھی موت کا قاصِد ہے

پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت کو سُن کر ہمیں معلوم ہوا کہ رُوح قَبض کرنے سے پہلے مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام اپنے قاصد بھیجتے ہیں تاکہ انسان سنبھل جائے اور اپنے گُناہوں سے توبہ کرکے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی بَجاآوری میں لگ جائے اور اپنی آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائے۔ یاد رکھئے موت کے ان تین (3) قاصِدوں کے علاوہ مختلف بیماریاں، کانوں اور آنکھوں کا تَغَیُّر (یعنی پہلے نظر اچّھی تھی پھر کمزور پڑ گئی اسی طرح سننے کی قوت کا کم یا ختم ہونا) بھی موت کے قاصد ہیں۔ ہم میں سے بہت سی ایسی ہوں گی جن کے پاس مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام کے یہ قاصِد پیغامِ اَجَل (یعنی موت کا

www.dawateislami.net

پیغام) لا چکے ہوں گے مگر ہماری غفلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی کے سیاہ بالوں کے بعد سفید بال آنے لگیں تو وہ اپنے دل کو ڈھارس دیتے ہوئے کہتی ہے کہ یہ تو نَزلے سے بال سفید ہوگئے ہیں یا فکروں اور پریشانیوں نے مجھے بوڑھی کر دیا ورنہ ابھی میری عمر ہی کیا ہے! اِسی طرح بیماری بھی موت کا نُمایاں قاصِد ہے مگر اس میں بھی سراسر غفلت برتی جاتی ہے حالانکہ ہم دیکھتی ہیں کہ ''بیماری'' کے سبب بھی روزانہ بے شُمار اَفراد موت کا شکار ہو جاتے ہیں! بلکہ مریض کو تو بَہت زیادہ موت کو یاد رکھنا چاہیے کہ کیا معلوم جو بیماری ہمیں معمولی محسوس ہو رہی ہے وُہی مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والی) صُورت اِختیار کر جائے اور آن کی آن میں فَنا کے گھاٹ اُتار دے، آہ! اس وقت مرنے والی ہو گی اور اُس کے اچھّے یا بُرے اعمال، یقیناً ہمیں نہیں معلوم کہ آج کا دن ہماری زِندگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زِندگی کی آخری رات ہو، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے سکیں گی یا نہیں؟ عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہی ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، بظاہر اسے کوئی مَرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں فوت ہو گیا، لہٰذا بے جا خواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہر وَقْت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کا ایک قاصد ''بیماری''

پیاری اسلامی بہنو! یُوں تو ہم میں سے ہر ایک کو موت سے غافل نہیں رہنا چاہیے اور ہر وَقْت موت کی تیاری کرنی چاہیے لیکن بالخصوص مَریض کا موت سے غافِل رہنا حیرت انگیز ہے۔

امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مریض کو چاہیے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے، توبہ کرتے ہوئے موت کی تیاری کرے، ہمیشہ اللہ پاک کی حمد و ثنا کرے، خُوب گِڑگِڑا کر دُعا

www.dawateislami.net

کرے، عاجزی کا اِظہار کرے، خالق ومالک سے مدد مانگنے کے ساتھ ساتھ علاج بھی کرائے، قوّت و طاقت ملنے پر اللہ کا شکر اَدا کرے، شکوہ وشکایت نہ کرے، تیمارداری کرنے والوں کی عزت واِحترام کرے۔(رسائل امام غزالی، ص409)

معلوم ہوا کہ ہمیں بیماری میں بھی اپنی موت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے اور شکوہ وشکایات کرنے کے بجائے بیماری کو باعثِ رحمت اور گُناہوں کے کفارے کا سبب سمجھنا چاہیے کیونکہ بعض معمولی بیماریاں مُوذی اَمراض سے تَحَفُّظ کا ذریعہ ہوتی ہیں۔مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ دِماغی بیماریوں کا علاج، اس سے بہت مَرض دفع (دُور) ہو جاتے ہیں۔زُکام والے کو دیوانگی و جُنون نہیں ہوتا جسے کبھی خارِش ہو اُسے جُذام و کوڑھ نہیں ہوتا، زُکام وخارش میں رَبّ کی بہت حکمتیں ہیں۔(مرآۃ المناجیح، 6/395)

مُفتی جلالُ الدِّین امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت وآرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔“ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں رُوحانی بیماریوں کا بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صَبر وشکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع (رونا شروع) کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔بعض نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اُٹھتے ہیں اور بعض خُدا کی جانب ظُلم کی نسبت کر کے کُفر تک پہنچ جاتے ہیں، یہ ان کی اِنتہائی شَقاوت (بدبختی) اور دُنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے۔(انوار الحدیث، ص198)

یاد رکھئے! بیماری کے فضائل اسی صُورت میں حاصل ہو سکیں گے کہ جب ہم اپنی زبان سے شکوہ وشکایت کا اِظہار کرنے کے بجائے صبر وشکر کا مُظاہرہ کریں۔حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان

www.dawateislami.net

سے فرماتا ہے: دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کی موجودگی میں اللہ پاک کی حمد وثنا بیان کرے (یعنی شکر اَدا کرے) تو وہ فرشتے اس کی یہ بات بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیتے ہیں حالانکہ اللہ پاک زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنَّت میں داخل کروں اور اگر اسے شِفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دوں اور اس کے گُناہ مٹا دوں۔ (مؤطا امام مالک، 2/429، حدیث: 1798)

اللہ پاک ہمیں ہر بیماری و پریشانی میں صبر کرنے اور اپنی موت کو یاد رکھتے ہوئے اس کی زِیادہ سے زِیادہ تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

جہنّم کے دروازے پر نام

پیاری اسلامی بہنو! آخرت کی تیاری نہ کرنا اور گُناہوں پر ڈَٹے رہنا باعثِ ہلاکت، اللہ کریم اور مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب ہے۔ موت کے بعد توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا اور ہمارے گُناہوں کا نتیجہ عذاب کی صُورت میں ہمارے سامنے آجائے گا، اُس وَقْت پچھتانے اور سَر پچھاڑنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، لہٰذا ابھی مَوقع غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچّی توبہ کر کے نَمازوں، رَمَضانُ المُبارَک کے روزوں اور سُنَّتوں بھری زِندگی گُزارنے کا عَہد کرتے ہوئے موت کی تیاری شروع کر دیجئے۔ ابھی ہم میں سے اکثر جوان ہیں اور جوانی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اسے عبادت و رِیاضت میں بسر کیجئے، کل بُڑھاپے میں ہمت ختم ہو جائے گی اَعضا بھی جواب دے چکے ہوں گے اس وقت عبادت کرنا مشکل ہو گا۔

موت کا ایک قاصد "بڑھاپا"

جس طرح بیماری موت کا ایک قاصد ہے اسی طرح بُڑھاپا بھی موت سے پہلے اس کے قاصد

www.dawateislami.net

کی حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو انسان کا کسی بھی وَقْت موت سے غافل رہنا گویا دُشمن کے گھیرے میں سو جانے کی طرح ہے مگر بُڑھاپے میں موت سے غفلت برتنا ایسا ہی ہے کہ دُشمن پے دَر پے حملہ کیے جائے اور ہم اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر بھی اختیار نہ کریں۔ بُڑھاپا عمر کا وہ آخری مرحلہ ہے کہ اس کے بعد سِوائے موت کے کوئی منزل نہیں اور یہی عمر انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتی اور نیکیوں کی طرف راغب کرتی ہے مگر اب اس عُمر میں بھی انسان غَفْلت سے کام لے تو ایسے شخص کا آخِرت میں کیا حال ہو گا۔ چُنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔

وَ هُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿۳۷﴾ (پ22، فاطر:37)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اور وہ اس میں چیختے چلّاتے ہوں گے اے ہمارے رَبّ ہمیں نکال دے تاکہ ہم اچھا کام کریں اس کے بر خلاف جو ہم پہلے کرتے تھے (جواب ملے گا) اور کیا ہم نے تمہیں وہ عُمر نہ دی تھی جس میں سمجھنے والا سمجھ لیتا اور تمہارے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا تھا تو اب مزہ چکھو پس ظالموں کیلئے کوئی مدد گار نہیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر کی کتابوں میں ایک قول کے مُطابق (النَّذِیْرُ) سے مُراد بڑھاپا ہے۔ عَلامہ بَغَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب ایک بال سفید ہو جاتا ہے تو وہ دوسروں سے کہتا ہے کہ تم بھی تیار ہو جاؤ کہ موت کا وَقْت قریب آ گیا ہے۔ (تفسیر بغوی، 3/495)

معلوم ہوا کہ بڑھاپا بھی موت کے قاصدوں میں سے ہے یہ ایسی عمر ہے کہ اس میں انسان کو خواہِشاتِ نَفْس ترک کر کے دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑا کر اللہ پاک کی طرف لو لگا لینی چاہیے اور زندگی کے باقی دن موت کی یاد اور آخرت کی تیاری میں بسر کرنے چاہئیں۔ ہمارے بُزرگانِ دِین یوں تو اپنی ساری زندگی فکرِ آخرت اور اَحکامِ خُداوَندی کی بجاآوری میں ہی بسر کرتے تھے

www.dawateislami.net

مگر جب انہیں اپنی داڑھی یا سر کے بالوں میں ایک سفید بال نظر آجاتا تو خَلْوَت نشینی اِختیار کر لیتے اور ہر وَقْت اللہ پاک کی عِبادَت وریاضَت میں مَشغُول ہو جاتے۔ جیسا کہ

حضرت ایاس بن قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی قوم کے سردار تھے۔ ایک دن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو دُعا کی: "یا اللہ پاک! میں اچانک ہونے والے حادِثات سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ موت میری تاک میں ہے اور میں اس سے بچ نہیں سکتا۔" پھر وہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: "اے بنو سعد! میں نے اپنی جوانی تم پر وَقْف کر دی تھی اب تم میرا بُڑھاپا مجھے بخش دو۔" پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے گھر تشریف لائے اور عبادت میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا وِصال ہو گیا۔ (بحر الدموع، ص112)

پیاری اسلامی بہنو! بڑھاپے میں انسان موت کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگ اس عمر میں بھی گناہوں کی دَلْدَل میں پھنسے رہتے ہیں اور فلموں ڈراموں، جُھوٹ، غیبت، چُغلی سے پیچھا نہیں چُھڑا پاتے جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: "آدمی بُوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو(2) چیزیں جوان رہتی ہیں: (۱) حِرص اور (۲) لمبی اُمید۔" (مسلم، ص521، حدیث:1047)

آخِرت کے مُقابلے میں دُنیا کی حیثیت

پیاری اسلامی بہنو! ہم نے سُنا کہ انسان چاہے بُڑھاپے کی دَہلیز پر ہی کیوں نہ پہنچ جائے لیکن مال و دولت کی مَحَبَّت اور ہَوَس اس عمر میں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور یوں اُسے عبادت و ریاضت کی مٹھاس نصیب نہیں ہوتی۔

حضرتِ مُستَوْرِد بن شَدَّاد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ پاک کی قسم! آخرت کے مُقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی

www.dawateislami.net

اس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔" (مُسلم، ص1529، حدیث:2858)

مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (مثال) بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتَناھی (ختم ہونے والی اور اِنتہا کو پہنچنے والی دُنیا) کو باقی غیر فانی غیر مُتَناھی (ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت) سے (اتنی) سی نسبت بھی نہیں جو بھیگی اُنگلی کی تَری کو سمندر سے ہے۔ خیال رہے کہ دنیا وہ ہے جو اللہ سے غافل کر دے، عاقِل (عقلمند) عارف (یعنی ایک ایسا شخص ہے جو نہ صرف عقلمند اور سمجھدار ہے بلکہ وہ حقیقتوں کو جاننے اور سمجھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے) کی دُنیا تو آخِرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بہت ہی عظیم ہے، غافل کی نَماز بھی دُنیا ہے، جو وہ نام و نُمود کے لئے اَدا کرتا ہے، عاقِل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دِین ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے، مُسلمان اِس لیے کھائے پیئے سوئے جاگے کہ یہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں ہیں۔ حَیَاۃُ الدُّنْیا (یعنی دُنیا کی زِندگی) اور چیز ہے، حیٰوۃٌ فِی الدُّنْیا (یعنی دُنیا میں زِندگی) اور حَیَاۃٌ لِّلدُّنیا (یعنی دُنیا کے لئے زِندگی) کچھ اور، جو زِندگی دُنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دُنیا کے لئے نہ ہو، وہ مُبارَک ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 7/3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُو اچانک موت کا ہو گا شکار

پیاری اسلامی بہنو! موت سے پہلے اس کے قاصد آتے ہیں مگر اس اِنتظار میں ہر گز نہیں رہنا چاہئے کہ جب موت کے قاصد آجائیں گے تو پھر اس کی تیاری شروع کریں گی، بعض اَوقات موت کے قاصد نہیں آتے اور انسان اچانک ہی موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا! اس سے پہلے کہ اچانک موت کا پیغام آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز و اَقْربا کو روتا چھوڑ کر دُنیا کی فانی رونقوں، لذّتوں اور آسائشوں سے مُنہ موڑ کر قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جا سوئیں، ابھی سے موت کی تیاری شُروع کر دیجئے۔

www.dawateislami.net

کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ صِدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نوجوانوں کو دُنیا کی بے ثَباتیوں، اس کی بیوفائیوں اور قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دِلا کر خوابِ غفلت سے بیدار کرنے اور قَبْر و حشْر کی تیّاری کا ذِہن بنانے کیلئے دَورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خُوبصورت چہرے والے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جنہوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قِلعوں سے تَقْوِیَت بخشی؟ کدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالِب آنے والے؟ بیشک زَمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قَبْر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں آگے بڑھو! اور نَجات طَلَب کرو۔ (شعب الایمان، 7/364، حدیث:10595)

پیاری اسلامی بہنو! عَقل مند وہی ہے جو اپنی موت سے پہلے موت کی تیاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹّھا کر لے اور سُنَّتوں کا چَراغ قَبْر میں ساتھ لے جائے اور یُوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کر لے، ورنہ قَبْر ہر گز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخِرت میں کمی رہی، نَمازیں جان بوجھ کر قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلا عُذْرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر اَدا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرعی پردہ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈرامے دیکھتی رہیں، گانے باجے سنتی رہیں، اَلْغَرَض خُوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صُورت میں سِوائے حَسرت و نَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

یاد رکھئے! موت کا دِن مُقرَّر ہے، ہم دُنیا کے کسی بھی کونے میں چلی جائیں، مضبوط سے مضبوط عمارت میں جا چھپیں یا عالیشان محلّات میں بند ہو جائیں لیکن موت اپنے وَقْت پر ضرور آکر رہے گی۔ چُنانچہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 78 میں ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ ترجَمۂ کنز العرفان: تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں ضرور پکڑ لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔

منقول ہے ایک مرتبہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے پُوچھا: یہ کون تھے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ ملکُ الموت تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ مجھے یُوں دیکھ رہے تھے کہ جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچالیں اور ہَوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچادے۔ حکم سُنتے ہی ہَوا نے اسے وَہیں پہنچادیا۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام جب دوبارہ آئے تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پُوچھا: تم میرے قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: مجھے اس پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند کے دُور دراز علاقہ میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ (احیاء العلوم، 5/216)

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ وہ شخص اس گُمان میں تھا کہ اگر میں مَلَکُ الْمَوت کی نظروں سے اَوجھل ہو کر کئی میل دُور چلا جاؤں گا تو شاید موت سے بچنے میں کامیاب ہو جاؤں مگر آہ! جس مقام پر اس کی موت پہلے سے ہی لکھی جاچکی تھی وہ خُود وہاں پہنچ گیا۔ یاد رکھئے! موت کسی کو نہیں چھوڑتی ہر جاندار کو موت کا مزا چکھنا پڑے گا۔ چُنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِؕ ترجَمۂ کنز العرفان: ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔

مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِنسان ہو یا جنّ یا

www.dawateislami.net

فِرِشتہ، اللہ پاک کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُالعرفان، ص117)

موت کی سختیاں

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ قرآنِ کریم واضح لفظوں میں یہ اعلان فرمارہا ہے کہ موت ہر ایک کو آنی ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا اس کے باوُجُود بھی ہم اس کی تیاری نہ کریں تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔

حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ موت کی سختیوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راستُ رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزا کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راست رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور دَرْد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعلُّق قائم ہے۔ تو ذَرا اَندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہو گی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا اور چیخ وپُکار کر سکتا ہے کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ موت کی تکلیف اس وَقْت بڑھ کر دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے اور پھر پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہتی، نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران و پریشان

www.dawateislami.net

کر دیتی ہے جبکہ زَبان کو گُونگا اور باقی جِسمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا، چِلّانا یا مدد مانگنا بھی چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت اس کے حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈُکرانے کی آواز ہی سنو گے، اس کا رَنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جا چکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھینچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں جبکہ توبہ کا دروازہ کچھ ہی دیر پہلے بند ہو جاتا ہے اور پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔ (احیاء العلوم، 5/512، 511، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! موت کے وَقْت کی تکلیف تو مُردہ ہی جان سکتا ہے مگر ہمیں اپنی موت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

موت کی حقیقت جان لینے کے بعد آیئے! اب موت کو یاد کرنے کی فضیلت سنتی ہیں چنانچہ (ایک مرتبہ) حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے عرض کی: ”یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم! کیا شہیدوں کے ساتھ کسی اور کو بھی اُٹھایا جائے گا؟" ارشاد فرمایا: "ہاں! اسے جو دن رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرے۔ (معجم اوسط، 5/381، حدیث:7676)

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے والا دَسواں شخص تھا کہ کسی انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں زیادہ عقلمند اور عزت والا کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "موت کو زیادہ یاد کرنے اور اس کی زیادہ تیاری کرنے والا، یہی لوگ عقلمند ہیں کہ دنیاوی اور اُخروی اعزاز کے ساتھ رُخصت ہوتے ہیں۔" (مکارم الاخلاق، ص5، حدیث:3)

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ احادیثِ مُبارَکہ میں موت کو یاد کرنے والے کو شہیدوں کے ساتھ اُٹھائے جانے کا مُژدہ سُنایا گیا اور اسے عقلمند اور مُعَزز لوگوں میں شُمار کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس مقام کو پانے کیلئے ہمیں بھی عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیے اور اس کی تیاری کیلئے نماز، روزوں کی پابندی کرنے، گُناہوں سے بچنے اور خُوب خُوب نیکیاں کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ آج ہمارے پاس موقع ہے لیکن عمل کی طرف ہمارا دل مائل نہیں ہوتا کل مرنے کے بعد دُنیا میں نیک اعمال نہ کرنے کی حسرت ہوگی اور دل بھی چاہے گا کہ مجھے کچھ مُدّت کیلئے پھر سے دُنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ نیک اعمال کر سکوں لیکن اس وَقْت سِوائے حسرت وندامت کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ لہٰذا آج کو کل پر فَوقیت دیتے ہوئے آج ہی سے نیک اعمال شروع کر دیجیے اور ہر لمحہ اپنی موت کو پیشِ نظر رکھیے کیونکہ موت کو یاد کرنا موت کی تیاری میں اہم کردار اَدا کرتا ہے۔

خُود کو ڈرانے اور دل کو قبر وآخرت کی فکر میں لگانے کیلئے موت کا تَصوُّر جَمانے کا طریقہ یہ ہے کہ کبھی کبھی تنہائی میں دِل کو ہر طرح کے دُنیوی خَیالات سے پاک کرکے پہلے اپنے اُن

www.dawateislami.net

لوگوں کو یاد کیجئے جو وفات پا چکے ہیں، اپنے قُرب وجَوار میں رہنے والے فوت شُدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تَصوُّر ہی تَصوُّر میں ان کے چہرے سامنے لائیے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دُنیا میں اپنے اپنے مَنْصَب و کام میں مشغول، لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، دُنیوی تعلیم کے ذریعے مستقبل کی بہتری کے لیے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمل نہ ہو سکیں، دُنیوی کاروبار کے لیے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کیا کرتے تھے وہ صرف اس دُنیا ہی کے لیے کوششوں میں مصروف تھے، اسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اسی کا آرام انہیں مَرغُوب تھا، وہ یُوں زِندگی گُزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔ چنانچہ وہ موت سے غافل خُوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے، ان کے کفن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دُنیا کی رنگینیوں میں گُم تھے، آہ! اسی بے خبری کے عالَم میں انہیں یکایک موت نے آلیا اور وہ قبروں میں پہنچادیئے گئے، ان کے ماں باپ غم سے نڈھال ہوگئے، ان کی بیوائیں بے حال ہوگئیں، ان کے بچے بلکتے رہ گئے، مستقبل کے حَسِین خوابوں کا آئینہ چکناچُور ہوگیا، اُمیدیں ملیامیٹ ہوگئیں، ان کے کام اَدھورے رہ گئے، دُنیا کے لیے ان کی سب محنتیں رائیگاں گئیں، وُرَثا ان کے اَموال تقسیم کرکے مزے سے کھارہے ہیں اور ان کو بُھول چکے ہیں۔ اس تَصوُّر کے بعد اب ان کی قبر کے حالات کے بارے میں غور کیجئے کہ اُن کے بدن کیسے گل سَڑ گئے ہوں گے، آہ! ان کے حَسین چہرے کیسے مَسخ ہوگئے ہوں گے، وہ کھلکھلا کر ہنستے تھے تو مُنہ سے پُھول جھڑتے تھے مگر آہ! اب ان کے وہ چمکیلے خُوبصورت دانت جھڑ چکے ہوں گے اور مُنہ میں پیپ پڑگئی ہوگی، ان کی آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہہ گئی ہوں گی، ان کے بال جھڑ کر قبر میں بکھر گئے ہوں گے، ان کے تمام جوڑ الگ الگ ہو چکے ہوں گے۔

یہ تَصوُّر کرنے کے بعد سوچئے کہ آہ! یہی حال عنقریب میرا بھی ہونے والا ہے، مجھ پر بھی

www.dawateislami.net

نزع کی کیفیت طاری ہو گی، عزیز و اَقارب جمع ہوں گے، ماں: میری بیٹی! میری بیٹی! کہہ رہی ہو گی، باپ مجھے: بیٹی! بیٹی! کہہ کر پکار رہا ہو گا، بھائی، بہن! بہن! کی آوازیں لگا رہے ہوں گے، چاہنے والے آہیں اور سسکیاں بھر رہے ہوں گے، پھر اسی چیخ و پکار کے پُر ہول ماحول میں رُوح قبض کر لی جائے گی، کوئی آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دے گا، مجھ پر کپڑا اُڑھا دیا جائے گا، عزیزوں کے رونے دھونے سے کہرام مچ جائے گا، پھر مجھے غُسل دیا جائے گا اور کفن پہنایا جائے گا، آہ و فُغاں کے شور میں اس گھر سے میرا جنازہ روانہ ہو گا جس گھر میں میں نے ساری عُمر بسر کی، کل تک جنہوں نے ناز اُٹھائے آج وہی میرا جنازہ اُٹھا کر قبرستان کی طرف چل پڑیں گے، پھر مجھے قبر میں اُتار کر میرے عزیز اپنے ہاتھوں سے مجھ پر مٹی ڈالیں گے، آہ! پھر قبر کی تاریکیوں میں مجھے تنہا چھوڑ کر سب کے سب واپس پلٹ جائیں گے۔ میرا دل بہلانے کے لیے کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرے گا، پھر قبر میں میرا جسم گلنا سڑنا شروع ہو جائے گا۔ یُوں اپنی موت اور قبر کے حالات کا تَصوُّر باندھیے پھر مُنکر نکیر کی آمد، ان کے سوالات اور عذابِ قبر کا خیال دل میں لائیے اور اپنے آپ کو ان پیش آنے والے مُعاملات سے ڈرائیے۔ اس طرح نیک اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے موت کا تَصوُّر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ الکریم دل میں موت کا احساس پیدا ہو گا، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔ (بیانات عطاریہ، حصہ 1، ص309)

پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم چاہتی ہیں کہ موت کی یاد ہر وَقت ہمارے دلوں میں مَوجُود رہے، ہم وَقتاً فوقتاً موت کی تیاری کرتی رہیں، گُناہوں سے بھی بچتی رہیں تو اس کیلئے ہمیں ایک ایسے ماحول کی ضرورت ہے کہ جس ماحول میں ہمیں گُناہوں کی سَزاؤں اور نیکیوں کی جزاؤں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار دینی ماحول میں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحبَّت کی ترغیب دلائی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول

www.dawateislami.net

سے وابستہ ہو جایئے اور دینی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شبِ براءت کیسے گزاریں؟

پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہم سب بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے شعبانُ المعظّم جیسا فُیوض و برکات سے مالا مال مُبارک مہینا عطا فرمایا۔

مشہور مُفَسِّر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس مہینے کی پندرہویں رات جسے شبِ براءت (یعنی نجات والی رات) کہتے ہیں، بہت مبارک رات ہے، اگر ہو سکے تو چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو روزے رکھے۔ پندرہویں تاریخ کو حلوہ وغیرہ بزرگانِ دین کی فاتحہ پڑھ کر صدقہ و خیرات کرے اور پندرہویں رات کو ساری رات جاگ کر نفل پڑھے اور اس رات کو ہر مسلمان ایک دوسرے سے اپنے قصور معاف کروالیں، قرض وغیرہ ادا کریں کیونکہ بُغض (دشمنی رکھنے) والے مسلمان کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر تمام رات نہ جاگ سکے تو جس قدر ہو سکے نوافل اور روزے ادا کریں۔ اگر اس رات کو سات پتے بیری کے پانی میں جوش دے کر غسل کرے تو اِن شآءَ اللہ تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ (اسلامی زندگی، ص134)

توبہ کر لیجئے

یاد رکھئے! زندگی میں توبہ کی توفیق اور اس کا موقع ملنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ یوں تو بہت سے لوگوں کی زندگی میں شبِ معراج، شبِ براءت اور شبِ قدر جیسی مُقدّس راتیں اور اسی طرح رجب، شعبان اور رَمَضان جیسے مُبارک مہینے بار بار آتے ہیں مگر اُنہیں توبہ کی توفیق نہیں ملتی، بلکہ بہت سے لوگ تو شاید اِن مُتَبَرَّک (یعنی بابرکت) لمحات میں ہر بار یہ سوچ کر رہ جاتے ہوں گے کہ ”ابھی بہت زندگی پڑی ہے، پھر کبھی توبہ کر لیں گے۔“ مگر افسوس! توبہ سے غفلت کرتے

www.dawateislami.net

کرتے بالآخر موت آجاتی ہے اور وہ اس سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں۔واقعی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، موت کا کوئی پتا نہیں،لہٰذا ہمیں ہر گز ہر گز توبہ و اِستغفار سے غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ اس مہینے میں عام دنوں کے مقابلے میں ذکر و دُرود، تلاوتِ قرآنِ کریم، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی چینل کے ذریعے ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتب و رسائل کے مطالعے، صدقہ و خیرات، تقسیمِ رسائل کا بھی زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں، یُوں بھی یہ مبارک مہینا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر زیادہ سے زیادہ دُرُودِ پاک پڑھنے کا مہینا ہے۔ لہٰذا اس ماہِ مبارک میں کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے۔

اپنے مرحومین کو بھی یاد رکھئے!

پیاری اسلامی بہنو! شبِ براءت قریب ہے اس رات میں اپنے اُن پیاروں کو بھی یاد رکھا جائے جو دُنیا سے رُخصت ہو چکے ہیں۔ اپنے مرحومین کو یاد رکھنے بلکہ ان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس رحمتوں اور مغفرتوں والی رات میں نیاز دلا کر اُن کے لئے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا جائے۔

حضرت امام جلالُ الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ جب عید کا دن، (ذوالحجہ کا) دسواں دن، ماہِ رجب کا پہلا جمعہ، نصف شعبان کی رات (یعنی شبِ براءت) اور جمعہ کی رات آتی ہے تو (مومن) مُردے اپنی قبروں سے نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم پر صدقہ کر کے رحم کرو اگرچہ روٹی کا ایک لقمہ ہی ہو، کیونکہ ہم اس کے ضرورت مند ہیں۔ اگر وہ (صدقہ کی ہوئی) کوئی چیز نہیں پاتے تو حسرت سے واپس لوٹ جاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/694)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

سیرتِ لعل شہباز قلندر

پیاری اسلامی بہنو! ماہِ شعبان کا مبارک مہینا جاری ہے اس مہینے میں حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا عرس منایا جاتا ہے اسی مناسبت سے آیئے! آپ کی سیرت کے بارے میں کچھ سنتی ہیں۔ چنانچہ حضرت لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروَندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ساداتِ کرام (سیّدوں) کے مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی ولادتِ باسعادت مشہور قول کے مطابق 538 ہجری بمطابق 1143 عیسوی میں آذربائیجان کے قصبہ مَروَند میں ہوئی۔ اسی مناسبت سے آپ کو مَروَندِی کہا جاتا ہے۔ آپ کا نام سید محمد عثمان ہے جبکہ آپ اپنے لقب ''لعل شہباز'' سے مشہور ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو اس قدر حسن و جمال عطا فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی کے نور کے سامنے چاندنی بھی گویا بے رونق تھی۔ حضرت علامہ مولانا میر سید غلام علی آزاد بلگرامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: آپ کا سِلسلۂ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تک پہنچتا ہے۔ (فیضان عثمان مروندی، ص5)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ جب اپنی والدۂ ماجدہ کے شکمِ اطہر میں تھے تو ایک رات والدۂ ماجدہ کو خواب میں حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا: بیٹی! تمہارا یہ بیٹا اللہ پاک کا محبوب و پسندیدہ ولی ہوگا۔ اللہ پاک اس کے ذریعے بہت سے گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا جب اس کی ولادت ہو جائے تو اس کے کانوں میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اور میرا اسلام کہنا۔[1] آپ کا ابتدائی سِلسلۂ تعلیم والد کے زیرِ سایہ مکمل ہوا۔ اللہ کریم نے آپ کو غیر معمولی قوّتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ چھ برس کی عمر تک دین کے خاص خاص مسائل اور نماز روزہ اور طہارت کے بارے میں ضروری مسائل سے آپ کو مکمل طور پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی۔ سات سال کی عمر میں قرآنِ مجید بھی حفظ کر لیا۔ اس کے بعد دیگر علومِ دینیہ کی تحصیل میں

---

1 . . . فیضان عثمان مروندی، ص8

www.dawateislami.net

مصروف ہو گئے اور بہت جلد مُروَّجہ (اس زمانے کے رائج) عُلُوم و فُنُون کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی زبانوں میں بھی مہارت حاصل کر لی۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں انتقال ہوا۔ (فیضان عثمان مروندی، ص36)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرنے کے آداب

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صلح کرنے کے آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ ☆مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔[2] ☆حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلْح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلْح کروائے گا۔[3] ☆مسلمانوں کے درمیان پیار و محبّت پیدا کرنا اور صُلْح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (بھی) سُنّت ہے۔[4] ☆ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَوس و خَزْرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلْح کروائی۔[5] ☆تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں: (1) جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے ظُلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ (2) دو اسلامی بہنوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلْح کرانا چاہتی ہے، مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتی ہے، تمہاری تعریف کرتی تھی یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسری کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہو جائے اور صُلْح ہو جائے۔ (3) (شوہر اپنی) بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔[6] ☆جو شخص لوگوں کے درمیان صُلْح کرواتا ہے اللہ پاک اُسے ہر کلمہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے

---

1 ... فیضان عثمان مروندی، ص10
2 ... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص31
3 ... مستدرک، 5/795، حدیث:8758
4 ... تفسیر صراط الجنان، پ4، آل عمران، تحت الآیۃ:100، 2/9 ماخوذاً
5 ... تفسیر درمنثور، پ4، آل عمران، تحت الآیۃ:100، 2/279 ماخوذاً
6 ... بہار شریعت، 3/517، حصہ 16 بتغیر

www.dawateislami.net

اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرمادیتا ہے۔[1] ☆سب سے افضل صَدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرادینا ہے۔[2] ☆عمدہ اَخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلح کروانا بھی ہے۔[3] ☆شبِ براءت کا موقع ہے ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کو معاف بھی کریں اور سب سے سچے دل سے معافی تلافی بھی کریں۔ اللہ پاک ہم سب کی خطاؤں کو معاف فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے دو رِسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

فیڈبیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9293713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

1 . . . الترغیب والترہیب، 3/321، حدیث: 9 ملتقطا
2 . . . الترغیب والترہیب، 3/321، حدیث: 6
3 . . . احیاء العلوم، 2/440 ماخوذاً

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: ”مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ یعنی جو شخص روزانہ مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا، اللہ پاک اس کی سو(100) حاجات پُوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی ہوں گی۔“ (کنز العمال، 1، 1/255، حدیث:2229)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شرم وحیا کی اہمیت

پیاری اسلامی بہنو! اسلام میں شرم وحیا کو بَہُت اَہَمِّیَّت دی گئی ہے۔ حیا کی اَہَمِّیَّت کو اُجاگر کرتے ہوئے شرم وحیا کا درس دینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً، وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی ایمان کے ستّر(70) سے زائد حصے ہیں اور حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (مُسلم، ص45، حدیث:35)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: صرف ظاہری نیکیاں کرلینا اور زبان سے حیا کا اِقرار کرنا پوری حیا نہیں بلکہ ظاہری اور باطنی اعضا کو گناہوں سے بچانا حیا ہے۔ چنانچہ سر کو غیر خدا کے سجدے سے بچائے، اندرونِ دماغ کو رِیا (دکھلاوے) اور تکبُّر سے بچائے، زبان، آنکھ اور کان کو ناجائز بولنے، دیکھنے، سننے سے بچائے، یہ سر کی حفاظت ہوئی، پیٹ کو حرام کھانوں سے، شرمگاہ کو بدکاری سے، دل کو بُری خواہشوں سے محفوظ رکھے، یہ پیٹ کی حفاظت ہے۔ حق

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

یہ ہے کہ یہ نعمتیں ربِّ (کریم) کی عطا اور جنابِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سخا (نگاہِ کرم) سے نصیب ہو سکتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 2/440 ملخصاً)

حیا کیا ہے؟

یاد رہے! حَیا ایک ایسی خوبی ہے جو انسان کو بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے بندوں کے ظاہر و باطن کو سُتھرا فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ یعنی تجھے حیا نہیں تو تُو جو چاہے کر۔ (بخاری، 2/470، حدیث: 3484)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ فرمان ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے ہے کہ جو چاہے کرو جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ بُرا (بے حیائی والا کام) کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حیا کے بارے میں فرماتے ہیں: وَهُوَ خُلُقٌ يَّمْنَعُ الشَّخْصَ مِنَ الْفِعْلِ الْقَبِيْحِ بِسَبَبِ الْاِيْمَانِ یعنی حیا وہ عادت ہے جو ایمان کے سبب آدمی کو بُرے کاموں سے روک دے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/140، تحت الحدیث: 5)

حیا کے اَحکام

بخاری شریف کی شرح لکھنے والے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حیا کبھی فرض و واجِب ہوتی ہے جیسے کسی حرام و ناجائز کام سے حَیا کرنا، کبھی مُسْتَحَب جیسے مکروہِ تَنْزِیْہی سے بچنے میں حیا اور کبھی مُباح (یعنی جائز کام) جیسے کسی مُباحِ شَرْعی (یعنی وہ کام جسے شریعت نے جائز قرار دیا ہو اس) کے کرنے سے حیا۔ (نزہۃ القاری، 1/334)

حیا کا ماحول سے تَعَلُّق

پیاری اسلامی بہنو! حیا کو عام کرنے میں ماحول اور تربیت کا بہت عمل دَخل ہے۔ حیا کی خوشبو سے معمور ماحول نصیب ہو جانے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت دل اور نگاہ کی پاکیزگی چھین کر بے شَرْم بنا دیتی ہے، پھر انسان بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز

www.dawateislami.net

کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے۔ یہ حیا ہی کی نعمت ہے جو بُرائیوں اور گناہوں سے روکتی ہے۔ جب حیا ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بَہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں بدنامی کی پروا نہیں ہوتی ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بد اَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ جبکہ اللہ والے نہ صرف شرم وحیا کے پیکر ہوتے ہیں بلکہ شرم وحیا ان کی نس نس اور رگ رگ میں سمائی ہوتی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں بتانے والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابی اور تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شرم وحیا کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں، ایک روز اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مکان میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ران یا پنڈلی مبارک سے کپڑا اہٹا ہوا تھا۔ اتنے میں مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے اور اُنہوں نے حاضِری کی اجازت چاہی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو بلایا اور وہ اندر آگئے مگر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ اِس کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی آگئے۔ اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو بھی اجازت دے دی اور وہ بھی اندر آگئے لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پہلے کی طرح لیٹے رہے یعنی ران یا پنڈلی سے کپڑا ہٹا رہا۔ پھر تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آگئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو ربِّ کریم سے نعمتیں دلوانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کر لیا۔ اِس کے بعد حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی۔

www.dawateislami.net

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جب یہ لوگ چلے گئے تو میں نے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا وجہ ہے کہ میرے والدِ محترم صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے تو آپ پہلے کی طرح لیٹے رہے، پھر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے مگر آپ پہلے کی طرح لیٹے رہے۔ لیکن جب عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے تو آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کرلیا؟ اس سُوال کے جواب میں ہم گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس شخص سے حَیا نہ کروں جس سے فَرِشتے بھی حَیا کرتے ہیں۔ (مسلم، ص1004، حدیث: 2401)

پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شرم وحَیا کے بھی کیا کہنے کہ اُمّت کو خوش خبریاں سنانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی آپ سے حیا فرماتے ہیں۔

غور کیجئے! جب ایک صحابی رسول کی شرم وحیا کا یہ عالم ہے تو خود شرم وحیا فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیا کا عالَم کیا ہوگا، چنانچہ حضرت ابُوسعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بہترین خوبیوں والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سے بھی زیادہ حیا والے تھے جیسی کنواری لڑکی اپنے پردے میں شرمیلی ہوتی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، 2/365، حدیث: 5813)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کردہ حدیث کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں: کنواری لڑکی کی جب شادی ہونے والی ہوتی ہے تو اسے گھر کے ایک گوشے میں بٹھادیا جاتا ہے۔ اسے اُردو میں مایوں بٹھانا کہا جاتا ہے، اس زمانہ میں لڑکی بہت ہی شرمیلی ہوتی ہے، گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے، کسی سے کُھل کر بات نہیں کرتی، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم اس سے بھی زیادہ تھی، حیا انسان کا خاص جوہر ہے جتنا ایمان قوی (یعنی مضبوط ہوگا) اتنی حیا (بھی) زیادہ ہوگی۔ (مرآۃ المناجیح، 8/73)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

پیاری اسلامی بہنو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتی جارہی ہیں، بے عِلْمی و بے شرمی کے سائے مزید گہرے ہوتے جارہے ہیں۔ دیگر بُرائیوں کے ساتھ ساتھ بے پردگی، بے حیائی اور بد نگاہی کی تباہ کاریوں نے ہمارے معاشَرے کو تباہی و بربادی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے۔

”فقط دِل کا پردہ ہونا چاہئے“ ایسا کہنا کیسا؟

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سُوال ہوا: ”فقط دل کا پردہ ہونا چاہئے“ اِس کی کیا حقیقت ہے؟ اِرْشاد فرمایا: یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے اور اِس قول میں اُن قُرآنی آیات کا اِنکار ہے جن میں ظاہِری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مَثَلاً پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ22، الاحزاب:33)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی

تفسیر صِراطُ الْجِنَان جلد 8 صَفْحہ نمبر 21 پر اس آیتِ مبارَکہ کے تحت لکھا ہے: یعنی جس طرح پہلی جاہلیت کی عورتیں بے پردہ رہا کرتی تھیں اس طرح تم بے پردگی کا مظاہرہ نہ کرو۔ اگلی اور پچھلی جاہلیت کے زمانے سے مُتَعَلِّق مُفَسِّرِیْن کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اِتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور مَحاسن (یعنی حُسن و جمال) کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے آخری زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال (کام) پہلوں کی مثل (انہی کی طرح) ہو جائیں گے۔

(یاد رکھئے!) جو جسم کے پردے کا مُطْلَقاً انکار کرے اور کہے: ”صِرْف دل کا پردہ ہونا چاہیے“ اُس کا اِیمان جاتا رہا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطِن (یعنی دل) صاف

www.dawateislami.net

ہونا چاہئے ظاہِر کیسا ہی ہو مَحض باطِل ہے۔ حدیث میں فرمایا: ”اُس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہِر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص193 تا195 ملخصًا)

پیاری اسلامی بہنو! عُموماً زندگی میں انسان کو تین حالتوں سے گزرنا پڑتا ہے: (1) بچپن (2) جوانی اور (3) بڑھاپا۔ بچپن میں انسانی طبیعت کھیل کُود کی جانب مائل ہوتی ہے، بڑھاپے میں اعضا کمزور پڑ جاتے ہیں، بیماریاں گھیر لیتی ہیں، گناہ کی جانب رغبت کم اور عبادت کی طرف رغبت زیادہ ہو جاتی ہے، جبکہ جوانی زندگی کا وہ اَہَم دَور ہے کہ جس میں انسانی طبیعت پر نفسانی خواہشات کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے، چونکہ زندگی کے اس حصّے میں جسم کے اعضا سلامت و تندرست ہوتے ہیں، لہٰذا ہماری نوجوان نسل اپنے زندگی کے حقیقی مقصد کو بھول جاتی اور زندگی کے قیمتی لمحات کو رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے کے بجائے بے حیائی کے کاموں میں برباد کر دیتی ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی زندگی کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! ہمارا لباس بھی شریعت کے مطابق ہونا چاہئے کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 268 پہ لکھا ہے کہ باریک دوپٹّا جس سے بالوں کی رنگت جَھلکے یا باریک کپڑے کی جُرابیں جِس سے پاؤں کی پنڈلیاں چمکیں یا ایسے چُست لباس میں ملبوس جس میں جسم کے عُضو نُمایاں ہو غیر مَحرَموں کے سامنے آنا جانا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی فرمایا: دوزخیوں میں دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنھیں میں نے (اپنے اِس عَہدِ مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں) ان میں ایک جماعت ان عورَتوں کی ہے جو پہن کر ننگی ہوں گی، دوسروں کو (اپنی حرکتوں کے ذَرِیعے) بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں، ان کے سر بُختی اونٹوں کی

www.dawateislami.net

ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنّت میں داخِل نہ ہوں گی اور نہ اسکی خوشبو پائیں گی اور اسکی خوشبو اتنی اتنی دُوری سے پائی جاتی ہے۔(مسلم ص1177 حدیث:2128ملخصًا)

مشہور مفسر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے ان الفاظ ''جو پہن کر ننگی ہوں گی'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جسم کا کچھ حصہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصّہ ننگا رکھیں گی یا اتنا باریک کپڑا پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے گا یہ دونوں عُیوب آج دیکھے جارہے ہیں۔ یا اللہ کی نعمتوں سے ڈھکی ہوں گی شکر سے ننگی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں سے آراستہ تقویٰ سے ننگی ہوں گی۔ اور ''کوہانوں کی طرح ہوں گے'' کے تحت فرماتے ہیں: اس جملہ مبارَکہ کی بَہُت تفسیریں ہیں، بہتر تفسیر یہ ہے کہ وہ عورَتیں راہ چلتے شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اونچی گردن کئے سر اٹھائے ہر طرف دیکھتی، لوگوں کو گھورتی چلیں گی جیسے اونٹ کے تمام جسم میں کوہان اونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اونچے رہا کریں گے۔[1] عورت اتنے باریک کپڑے پہن کر جس سے جسم کی رنگت یا بالوں کی رنگت ظاہر ہو نماز پڑھے، تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہے سِتْر کیلئے کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی۔ یونہی اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے نماز نہ ہوگی۔ ایسا کپڑا پہننا جس سے سِتْرِ عَورت نہ ہوسکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔''[2]

سِتْر کے لغوی معنٰی ہیں چُھپانا، ڈھانپنا۔ جن اَعضا کا چُھپانا ضَروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں اور مجموعی طور پر چھپانے کے اس عمل کو ''سِترِ عورت'' (یعنی پوشیدہ اَعضا کا چھپانا) کہتے ہیں۔ ہمارے عُرف میں ان مخصوص اَعضا کو بھی سِتر کہتے ہیں جن کا چھپایا جانا ضَروری ہے۔ مفتی محمد

1...مراٰۃ المناجیح، 5/255، 256 2...بہار شریعت، حصہ 3، 1/480

www.dawateislami.net

امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سِتْرِ عورت (یعنی سِتر چھپانا) ہر حال میں واجِب ہے خواہ نَماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے۔ بِلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی (سِتر) کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نَماز میں تو سِتْر (چھپانا) فرض ہے۔[1] عورت کا جسم سر سے پاؤں تک سِتر ہے جس کا چھپانا ضروری ہے سِوائے چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں اور ٹخنے سے نیچے تک پاؤں کے، کہ ان کا چھپانا نماز میں فرض نہیں، باقی حصّہ اگر کُھلا ہو گا تو نماز نہ ہو گی۔ لہٰذا اُسکا لباس ایسا ہونا چاہئے جو سر سے پاؤں تک اس کو ڈھکا رکھے اور اس قدر باریک کپڑا نہ پہنے جس سے سر کے بال یا پاؤں کی پنڈلیاں یا پیٹ اُوپر سے ننگا ہو۔ گھر میں اگر اکیلی یا شوہر یا ماں باپ کے سامنے ہو تو دوپٹہ اُتار سکتی ہے لیکن اگر دوسرے قرابت دار ہوں تو سر باقاعدہ ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے۔[2]

پیاری اسلامی بہنو! آج کل لباس میں ایسے ڈیزائن آنے لگے ہیں کہ جن سے ستر مکمل نہیں ہو پاتا جیسا کہ ہم نے سنا کہ عورت کا جسم سر تا پاؤں چھپانا ضروری ہے سِوائے چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں اور ٹخنے سے نیچے تک پاؤں کے مگر بد قسمتی سے فیشن کے نام پر اب ایسے ڈیزائن والے لباس آنے لگے ہیں جن کے آگے پیچھے کے گلے بہت ڈیپ ہوتے ہیں، sleeve lees بغیر آستین کی قمیص یا آدھی آستین کی قمیص، اسی طرح پائنچے ایسے ڈیزائن والے ہوتے ہیں جس میں ٹخنوں سے اوپر کی جلد دکھائی دیتی ہے، ایسے چپکے ہوئے ٹائٹز، پاجامے ہوتے ہیں جن سے رانیں پنڈلیاں بالکل واضح ہوتی ہیں، ایسے لباس سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ سب حیا کے خلاف ہے، جبکہ اس کے برعکس ایسا لباس بھی ہے جو فیشن میں بھی اِن ہوتا ہے اور ڈھیلا ڈھالا بھی ہوتا ہے، گھٹنوں سے نیچے تک قمیص، ڈھیلی ڈھالی فراکیں، پلازو ٹراؤزر وغیرہ یہ ایسے لباس ہیں جو فیشن والے بھی ہیں اور جسم کو (جیسا اس کے چھپانے کا حق ہے) چھپاتے بھی ہیں ایسے ڈیزائن والے ڈریسز کہ جن سے ستر عورت ہو جاتا ہے یہ بھی پہنے جاسکتے ہیں نہ کہ فیشن کے نام پر ایسے

1... بہارِ شریعت، حصّہ 3، 1/479 2... اسلامی زندگی، ص108

www.dawateislami.net

ہی ڈریس پہنے جائیں جن سے ستر نہ ہوتا ہو۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ زمانے کے ساتھ چلو اور وہ چلنا ایسا ہوتا تھا کہ جس میں صرف بے حیائی ہوتی تھی مگر الحمدللہ اب کافی حد تک ایسی سہولیات آگئی ہیں کہ شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے زمانے کے ساتھ بھی چلا جا سکتا ہے جیسا کہ جب لڑکیاں ڈھیلا ڈھالا لباس پہن کر اپنے جسم کی نمود و نمائش کرنے سے بچنے کی کوشش کرتی تھیں تب لوگ ان پر تنقید کرتے تھے زمانے کے ساتھ نہیں چلتی، ماڈرن دور ہے وغیرہ اب تو ایسا ڈھیلا ڈھالا اور مکمل لباس فیشن میں بھی آگیا ہے، اگر فیشن کرنا ہے تو ایسا کیا جائے کہ جس سے شریعت کی حدود سے تجاوز بھی نہ ہو۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں شریعت کے پیچھے چلنا ہے، شریعت ہمارے پیچھے نہیں چلے گی۔

اللہ کریم ہمیں شریعت کے مطابق سنتوں بھری نیکیوں والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری اسلامی بہنو! معاشرے کے بگاڑ اور سُدھار میں عورت کا ایک بہت بڑا کردار ہوتا ہے، مَثَلاً اگر عَورت نیک، پرہیز گار اور حیا کرنے والی ہو گی تو یہی خوبیاں اس کی نسلوں میں بھی مُنْتَقِل ہوں گی لہٰذا عورَتوں کو چاہیے کہ وہ ناجائز فیشن اپنانے، بلاضرورت شاپنگ سینٹرز، بازاروں، مخلوط تفریح گاہوں، اور بے حیائی کے مقامات کی زینت بننے کے بجائے اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ اور ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادیوں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی پاکیزہ سیرت و کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے پردے میں رہنے کو اپنی عادت میں شامل کریں، کیونکہ یہ وہ مقدّس ہستیاں ہیں جن میں حیا کا مادہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خُصوصاً مکے شریف کو اپنے مبارک وُجود سے شرف بخشنے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی حیا کا عالَم تو اِنتہائی قابلِ دید اور لائقِ تقلید ہے۔ آیئے! شہزادیِ کونین سیدہ بی بی

www.dawateislami.net

فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی بے مثال شرم وحیا پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

بے مثال ہستی کا بے مثال پردہ

کائنات کو اپنے نُور سے چمکانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد حضرت فاطِمۃُ الزّھرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر غمِ مُصطَفٰے کا اِس قدر غَلَبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے لَبوں کی مسکراہٹ ہی خَتْم ہو گئی! اپنے وِصالِ ظاہری سے پہلے صِرْف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو یہ تشویش تھی کہ میں نے عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا، اب کہیں بعدِ وفات میری کَفَن میں لپٹی لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت اَسماء بنتِ عُمَیْس رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے کہا: میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو دِکھایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بَہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہِری کے بعد دیکھی گئی۔ (جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، ص159)

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ وصالِ مُصْطَفٰے کے بعد حضرت سیّدہ فاطِمۃُ الزّھرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر عمر بھر غمِ مُصْطَفٰے کا غَلَبہ رہا، مگر اس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے آخری سانس تک حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو صرف یہی فکر لگی رہی کہ کہیں مرنے کے بعد میرے کفن پر کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑ جائے۔

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی!

اسی طرح صحابیۂ رسول حضرت اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا واقعہ ہے کہ ایک جنگ میں ان کا بیٹا شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے چہرے پر نِقاب ڈالے پردے کی حالت میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے

www.dawateislami.net

مُنہ پر نقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔ (ابوداود، 3/9، حدیث: 2488)

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ بیٹا شہید ہو جانے کے باوُجود اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے **"پردہ"** برقرار رکھا۔ مگر افسوس! اب ہر جگہ بے پردگی اور بے حیائی نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ یاد رکھئے! شیطان یہی چاہتا ہے کہ کسی طرح عورت کو بے پردہ کر کے شرم وحیا کو ختم کر دیا جائے اور مردوں کو بدنگاہی کی آفت میں ڈال کر انہیں بھی اللہ پاک کی ناراضی اور جہنَّم کے عذاب کا حق دار بنا دیا جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں

پیاری اسلامی بہنو! سوشل میڈیا کی مثال ایک چُھری کی طرح ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں ہی استعمال ہیں، مگر افسوس! ہمارے معاشرے میں سوشل میڈیا کا غلط استعمال زیادہ ہے، ساری ساری رات سوشل میڈیا پر بڑی بے دردی کے ساتھ اپنا پیسہ اور قیمتی وقت ضائع کرنے جیسی برائیاں ہمارے معاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جارہی ہیں، پہلے تو سوشل میڈیا کا استعمال محدود تھا مگر جب سے یہ سہولت موبائل پر موجود ہوئی تو چھوٹی عمر کے بچے بھی اس بیماری کا شکار ہو کر اپنا مستقبل ضائع کر رہے ہیں، اس بیماری میں مُبْتَلا نوجوان تعلیم سے محروم ہو کر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے اَخلاق و تمیز بھی کھو رہے ہیں۔ آیئے! **سوشل میڈیا** کے چند نقصانات کے بارے میں سنتی ہیں:

سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں کا گناہوں کے ساتھ ساتھ بے دینی میں مبتلا ہونے کا شدید اندیشہ ہے، چونکہ سوشل میڈیا پر بد مذہب اور بے دین لوگ بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، اس لئے بعض اوقات ایک عام مسلمان کا ان کے بہکاوے میں آکر گمراہ یا بے دین ہونے کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔

جسمانی نقصان

سوشل میڈیا اکاؤنٹس یا تو موبائل پر استعمال کئے جاتے ہیں یا کمپیوٹر پر اور دونوں کا بے جا

www.dawateislami.net

استعمال سے خصوصاً نظر پر اور جسم کے پٹھوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

تعلیمی نقصان

تعلیم خواہ دینی ہو یا دُنیاوی، اس میں کامیابی کے لئے وَقْت کا درست استعمال بہت ضروری ہے اور سوشل میڈیا سے زیادہ وقت ضائع کروانے والی شاید ہی کوئی چیز ہو۔ آگے چل کر شاید اُمّت کو مُسْتَنَد عُلَما، اچھے ڈاکٹرز، انجینئرز نہ مل سکیں (کیونکہ سوشل میڈیا استعمال کرنے کی وجہ سے طلبہ کا زیادہ وقت تو ضائع ہو جاتا ہے۔)

سماجی نقصان

اگرچہ سوشل میڈیا کی بدولت ایک جگہ بیٹھ کر پوری دنیا میں کہیں بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے مگر اپنوں سے دوریاں بڑھ گئی ہیں، والد، والدہ بیٹا اور بیٹی اپنے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر مصروف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو وَقْت نہیں دے پاتے۔

معاشی نقصان

بار بار پیکج وغیرہ کی مد میں بہت سے پیسے برباد ہوتے ہیں۔ یہی وقت اور پیسہ درست استعمال کر کے معاشی طور پر خود کو بہت مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے وقت کی قدر نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (ماہنامہ فیضان مدینہ، اکتوبر 2017، ص33)

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ سوشل میڈیا کی کیسی کیسی تباہ کاریاں ہیں اور اس کے سبب معاشرے میں کیسی کیسی خرابیاں سَر اُٹھا رہی ہیں۔ لہٰذا عقلمندی اسی میں ہے کہ کام کاج سے فراغت کے بعد سوشل میڈیا پر وَقْت ضائع کرنے کے بجائے اپنے گھر والوں کو وَقْت دیا جائے، عبادت و ریاضت، ذکر و دُرود، فکرِ آخرت، والدین کی فرمانبرداری، اولاد کی دینی تربیت، دینی کاموں میں مصروفیت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتابوں کا مُطالَعہ

www.dawateislami.net

کرنے میں وَقْت گزارا جائے۔ہاں! جن کے لئے واقعی سوشل میڈیا کا استعمال ضروری ہو مثلاً اہلِ عِلْم کا علمِ دین وغیرہ کے لیے تو اب انہیں سوشل میڈیا استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ مگر یاد رہے! اس میں بھی یہی احتیاط لازم ہے جتنی ضرورت ہو صرف اتنا ہی استعمال کیا جائے، کہیں ایسا نہ ہو شیطان اس کو بنیاد بنا کر غیر ضروری یا غلط استعمال کی طرف لے جائے۔

آج کے دور میں سوشل میڈیا کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی اہمیت میں دِن بَدِنْ اضافہ ہو رہا ہے، اس کی سب سے بڑی وجہ عوام کا سوشل میڈیا سے منسلک ہونا ہے۔ سوشل میڈیا کے جہاں فائدے ہیں، وہیں اس کے بہت سے برے اثرات بھی معاشرے پر مرتب ہو رہے ہیں، خاص طور پر دشمنانِ اسلام اور لبرل ازم اور فرقہ پرست لوگ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اس میڈیا کو استعمال کر رہے ہیں اور بھولی بھالی عوام کو اسلام کی اصل صورت سے متنفر کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

معاشرے کی اصلاح کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے اس لئے ہمیں چاہیے سوشل میڈیا کا استعمال اپنے دینی مقاصد کی تکمیل اور کتاب و سنت اور دعوتِ اسلامی کا پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں جو علم دین کے حلقوں سے دور ہیں اور سوشل میڈیا کو اسلام کی دعوت کے فروغ کے لیے استعمال کریں، اور اسلام کی عالمگیریت اور آفاقیت غیر مسلموں کو متعارف کرائیں۔ سوشل میڈیا پر وہ ہی پوسٹ شیئر کریں جو مکمل طور پر قرآن و حدیث کے مطابق ہو، 100 فیصد سچی ہو اور جو بات اس میں ہے وہ اور اس کا حوالہ (Reference) درست اور سچ ہو۔ اس طرح کی پوسٹ آپ دعوت اسلامی کے مختلف سوشل اکاؤنٹس سے حاصل کر سکتی ہیں۔ حدیثِ مبارکہ ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ

www.dawateislami.net

وہ ہر سنی سنائی بات کر دے۔"[1] دعوت اسلامی کے اکاؤنٹس پر اپلوڈ ہونے والی پوسٹ علماءِ کرام اور دارالافتاء اہلسنت کے اسلامی بھائیوں کی تصدیق کے بعد ہی اپلوڈ کی جاتی ہیں

امیرِ اہلسنت فرماتے ہیں کہ: سوشل میڈیا میں ایک چیز اگر اچھی ہے تو ایک ہزار اس میں بُری ہیں اچھائی اس میں نہ ہونے کے برابر ہے، فضول بُرائیاں، اُس کی غیبت، اُس کے عیب کھولنا یہ بالکل میدانِ جنگ ہے، میدانِ جنگ میں بھی اُصولوں سے جنگ لڑی جاتی تھی اس میں اُصول بھی نہیں ہیں اس سے تو جان چھڑانے میں ہی عافیت لگتی ہے۔

سوشل میڈیا استعمال کرنے والیوں کے لیے امیرِ اہلسنت کا پیغام اور دعا: کوئی عطاریہ لکھے، قادریہ لکھے، رضویہ لکھے، یا نہ لکھے مگر ہو اسلامی بہن وہ (سوشل میڈیا) پیج نہ چلائے جو مجھ سے وابستہ ہیں ان کو تو میری طرف سے اجازت ہی نہیں ہے اگر وہ واقعی عطاریہ ہیں جن کے خمیر میں عطاریت ہے ان کو تو اجازت ہی نہیں ہے اپنے پیج چلانے کی، میری مدنی بیٹی! اب وہ عطاریہ نہیں بھی ہے لیکن وہ مسلمان ہے اور مجھ سے محبت رکھتی ہے عقیدت رکھتی ہے وہ بھی میری مدنی بیٹی ہے۔ یا اللہ جو بھی میری مدنی بیٹی! اپنے پیج سے یہ سارا نظام واپس لے لے اس کو اور جو سوچ رہی ہے کہ میں ایسا کروں وہ اس سے باز رہے اور جو ہے ہی پہلے سے باز ان سب کو بے حساب مغفرت سے مشرف کر دے اور ان سب کو جنت الفردوس میں بی بی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ موبائل فون کو نہایت ذمہ دارانہ انداز میں استعمال کریں، تاکہ اس کے بُرے اثرات سے بچتے ہوئے ہم اس ٹیکنالوجی کے فائدہ سے محروم بھی نہ رہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! اوّل تو اسلامی بہنوں کو سوشل میڈیا سے بچ کر ہی رہنا ہے اگر آپ سوشل

1... مسلم، ص8، حدیث:5

www.dawateislami.net

میڈیا کے پلیٹ فارم پر نہیں ہیں تو آئندہ کے لیے بھی مضبوط ذہن بنا کر رکھیے کہ اس کے استعمال سے بچتی ہی رہیں گی، لیکن اگر ضرورت کے تحت استعمال کرنا پڑتا ہے تو صرف وہی پلیٹ فارم استعمال کیا جائے جس کی ضرورت ہے جیسا کہ اگر آپ کو واٹس ایپ کی ضرورت ہے تو صرف یہی آپ کے موبائل میں ہو اس کے علاوہ کسی بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم کو محض تفریح کے لیے استعمال نہ کریں۔ ہم سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے دعوت اسلامی کا دینی کام کیسے کر سکتی ہیں، آیئے اس بارے میں سنتی ہیں ☆ سوشل میڈیا کا مُثْبَت (درست) استعمال بہت ساری نیکیاں کمانے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ ایک وقت میں بہت ساری اسلامی بہنوں کو انتہائی کم وَقْت میں نیکی کی دعوت پیش کی جاسکتی ہے۔

☆ سوشل میڈیا کا ایک اچھا استعمال یہ بھی ہے کہ دینی کاموں کو بہتر بنانے کے لئے الگ الگ جگہ پر موجود ہونے کے باوجود آپس میں آسانی سے (مَدَنی) مشورہ کیا جاسکتا ہے۔ ☆ سوشل میڈیا کے ذریعے دینِ اسلام کی صحیح اور مستند تعلیمات لوگوں تک پہنچائی جاسکتی ہیں نیز دینِ اسلام کے بارے میں لوگوں میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو فوراً ختم کیا جاسکتا ہے۔ ☆ آپس کے رابطے اور پیغام پہنچانے میں سوشل میڈیا نے بہت آسانی پیدا کر دی ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے چند سیکنڈز میں دنیا کے کسی بھی مقام پر اپنا پیغام پہنچایا جاسکتا ہے۔ (ماہنامہ فیضان مدینہ، نومبر 2017، ص52 ملخصاً)

☆ اگر آپ کو یا آپ کے بچوں کو سوشل میڈیا کی بہت عادت ہو گئی ہے اور آپ واقعی اس مسئلے پر سنجیدہ ہیں تو ہمارے اس مشورے پر ضرور غور کیجیے کہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی فضولیات والی ایپس سے بچانے کے لیے ان پر پرائیویسی رکھیے، اگر بچے موبائل لے لیتے ہیں تو موبائل کی سیٹنگ میں جا کر ایپلی کیشن استعمال کرنے کا ٹائم اس میں سیٹ کر لیجیے مثلاً 10 منٹ، 15 منٹ، اس کا وقت پورا ہوتے ہی وہ ایپلی کیشن خود ہی بند ہو جائے گی۔ اگر بچوں کی تربیت اور

www.dawateislami.net

خود علمِ دین حاصل کرنے کے لیے بیانات وغیرہ سننے کے لیے سوشل میڈیا استعمال کرتی ہیں تو سو فیصد اسلامی ایپ جس میں نہ تو کوئی ایڈ ہے نہ بے حیائی، نہ ہی مَن گھڑت و فضول چیزیں ہیں اسے خود بھی استعمال کیجئے اور اپنے بچوں کو بھی صرف وہی استعمال کروائیے اس سو فیصد اسلامی ایپلی کیشن کا نام ہے Islam forever اِن شآءَ اللہ الکریم اس طرح آپ کی انٹرنیٹ استعمال کرنے کی عادت بھی کم ہو گی اور آپ خود کو نیکیوں کی طرف بھی بڑھتا ہوا پائیں گی۔

☆ سوشل میڈیا کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر مبلغین کے سُنَّتوں بھرے بیانات دیکھے اور سُنے جاتے ہیں۔

☆ سوشل میڈیا کے ذریعے مَدَنی چینل کے ایمان افروز معلوماتی پروگرامز کے شارٹ کلپس اسی طرح مَدَنی چینل کے براہِ راست پروگرامز بھی دیکھے سُنے جاسکتے ہیں۔

☆ سوشل میڈیا کے ذریعے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی اپ ڈیٹس سے باخبر رہا جاسکتا ہے اس کیلئے دعوتِ اسلامی کے شعبے "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" کی ویب سائٹ www.news.dawateislami.net کا وزٹ کیجئے۔

☆ سوشل میڈیا کے ذریعے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سینکڑوں کتب و رسائل کا بھی آسانی سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ویلنٹائن ڈے یعنی بے حیائی کا دِن

اللہ پاک ہمیں حیا کی دولت نصیب فرمائے۔ آج کل حالات بہت بُرے ہو چکے ہیں، حیا تو گویا آہستہ آہستہ ختم ہی ہوتی جارہی ہے، مثلاً 14 فروری کے دِن ویلنٹائن ڈے کے نام پر ایسی بے حیائیاں ہوتی ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ...! لڑکے لڑکیاں آپس میں ملتے ہیں ۞ ناجائز محبتوں

www.dawateislami.net

کے اظہار ہوتے ہیں ۞ ناجائز تحفوں کا لین دَین ہوتا ہے اور **مَعَاذَ اللہ!** فحاشی کے مظاہرے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، یقین مانیئے! بے پردگی، لڑکے لڑکیوں کی یُوں بے حیائی سخت کبیرہ گُناہ ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ (پ18، النور:30)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

مشکاۃ شریف میں ہے، باحیا نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ** یعنی دیکھنے والے اور جس کی طرف دیکھا گیا ان دونوں پر اللہ پاک لعنت فرماتا ہے۔[1] یعنی جو جان بوجھ کر غیر مَحْرَم کو دیکھے اور جو غیر مَحْرَم جان بُوجھ کر اپنا آپ دِکھائے، ان دونوں پر اللہ پاک کی لعنت ہے۔[2]

ابو داؤد شریف کی حدیث پاک میں ہے: **وَالْیَدَانِ تَزْنِیَانِ فَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِیَانِ فَزِنَاهُمَا الْمَشْیُ** اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (حرام کو) پکڑنا ہے اور پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (حرام کی طرف) چلنا ہے۔ (ابو داود، ص:342، حدیث:2153)

ویلنٹائن ڈے کا حصّہ مت بنیئے!

ہمارے ہاں بعض لوگ جو مذہبی ذِہن رکھتے ہیں، ان کا یہ ذہن بنتا ہے کہ ہم ویلنٹائن ڈے کو بے حیائی کے طور پر نہیں بلکہ اچھے انداز پر منا لیتے ہیں، وہ یُوں کہ ہم اس دِن اپنے بچوں کی اَمّی کو پُھول دے لیں، اپنی اَمّی جان کو پُھول دے کر ان کا دِل خوش کر لیں۔ یہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ ہم غیر مسلموں کے بے حیائی والے تہوار کو کیوں پروموٹ کریں؟ حدیثِ پاک میں

1...مشکاۃ المصابیح، جز:2، 1/574، حدیث:3125 2...مرقاۃ المفاتیح، 6/264، تحت الحدیث:3125

www.dawateislami.net

ہے: مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جس نے کسی قوم کی تعداد بڑھائی، وہ انہی میں سے ہے۔[1]

لہٰذا اس دِن پھُول خریدنے اور اس طرح کے کاموں سے دُور ہی رہنا چاہئے، ویسے بھی خاص طور پر 14 فروری کو پھُول وغیرہ خریدنا بدگمانی کا سبب بن سکتا ہے، بزرگ فرماتے ہیں: اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ یعنی تہمت کی جگہوں سے بچو...![2] لہٰذا ویلنٹائن ڈے میں کسی طرح بھی اپنا حصّہ مت شامل کیجئے! اللہ پاک ہمیں ویلنٹائن ڈے اور اس سے متعلق بے حیائیوں اور بیہودگیوں سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر گھڑی شرم و حیا سے بس رہے نیچی نظر　　پیکرِ شرم و حیا بن کر رہوں آقا مُدام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی چند سنتیں و آداب سنتی ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ☆ اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[3] ☆ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رَحم فرمائے۔[4] ☆ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حَماقت (یعنی بیوقوفی) ہے۔[5] ☆ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ☆ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰہ (جبکہ

1... مسند فردوس، 3/519، حدیث: 5621
2... کشف الخفاء، 1/37
3... بخاری، 4/163، حدیث: 6226
4... معجم کبیر، 11/358، حدیث: 12284
5... ردالمحتار، 9/684

www.dawateislami.net

اسلامی بہن کی چھینک کے جواب میں یَرحَمُكِ اللہ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والی خُود سن لے۔[1] ☆جواب سن کر چھینکنے والی کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنتیں اور آداب"**، **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور بغور اِن کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

فیڈبیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9293713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

1... بہارِ شریعت، حصہ 16، 3/476 2... فتاویٰ ہندیہ، 5/326

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

رَمضانُ الْمُبارَک کی پہلی رات کا وظیفہ

امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جو بندہ رَمضانُ الْمُبارَک کی پہلی رات 2 رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ فتح پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد 10 بار سورۂ قدر پڑھے، پھر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر 10 مرتبہ درودِ پاک بھیجے تو اسے مرنے سے پہلے 2 میں سے ایک فضیلت نصیب ہو گی: (1): یا تو وہ خواب میں اللہ پاک کے دِیدار کا شرف پائے گا (2): یا پھر شبِ قدر حاصِل کر لے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رَمضان کی آمد آمد ہے

پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک آرہا ہے...! سُبْحٰنَ اللہ! ماہِ غُفران (یعنی بخشش کا مہینا)، ماہِ رحمٰن، ماہِ عَظِیمُ الشّان تشریف لا رہا ہے۔

کیا آپ جانتی ہیں رَمضانُ الْمُبارَک کتنا عظیم مہینا ہے...؟ جی ہاں! ❁ وہ مہینا تشریف لا رہا ہے، جسے حدیثِ پاک میں سَیِّدُ الشُّھُور (تمام مہینوں کا سردار) کہا گیا ہے[2] ❁ وہ مُبارَک مہینا آرہا ہے کہ اس کی پہلی رات سے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پھر آخری رات تک بند نہیں ہوں گے ❁ جو اس مہینے میں ایک سجدہ کرے، اس کیلئے 1500 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جنّت میں سرخ یاقُوت کا گھر بنایا جاتا ہے ❁ جو ماہِ رَمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے، اس کے پچھلے گُناہ

1... سُلوۃ العارفین، 1/263 2... مصنف عبد الرزاق، 4/238، حدیث: 7924۔

مبلغ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو تین بار پڑھ لے، بیان سننے کی نیتیں کتاب کے صفحہ نمبر 4 سے پڑھ کر سنائیں
www.dawateislami.net

معاف کر دیئے جاتے ہیں ❁ صبح سے شام تک 70 ہزار فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں[1] ❁ وہ مہینا آرہا ہے، جس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گُنا بڑھا دیا جائے گا[2] ❁ رَمضانُ المُبارَک کی پہلی رات اللہ پاک اس اُمّت پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس پر اللہ پاک نظرِ رحمت فرمائے، اسے کبھی عذاب نہ دے گا[3] ❁ اس مُبارَک مہینے میں بخشش کے پروانے بانٹے جائیں گے، ہر روز افطار کے وقت 10 لاکھ گنہگاروں کی بخشش کی جائے گی اور جب اس مُبارَک مہینے میں جمعہ تشریف لائے گا، تب تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، حدیثِ پاک کے مطابق رَمضانُ المُبارَک میں شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کو سورج غروب ہونے سے لے کر جمعہ کو سورج غروب ہونے تک) ہر ہر گھڑی میں 10،10 لاکھ کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور یہ سب مغفرت پانے والے وہ ہیں جن پر جہنَّم واجب ہو چکی تھی۔[4]

کاش! ماہِ رَمضان میں مغفرت کی خیرات پانے والی خوش نصیبوں میں ہمارا بھی نام شامِل ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

گھر پر ہمارے رب کا، مہمان آ گیا ہے
مولیٰ سے بخشوانے، رَمضان آ گیا ہے
رَحمت کے دَر کُھلے ہیں، شام و سَحر کھلے ہیں
قُربِ خدا کا لے کے، سامان آ گیا ہے
لُطف وکَرم کے دَھارے، رَحمت کے یہ نَظارے
بندوں پہ اب خدا کا، فیضان آ گیا ہے
دل کی کریں صفائی، مل جائے گی رہائی
کرنے ہماری مشکل، آسان آ گیا ہے
ہر سُو خدا کی رَحمت، رَمضان کی ہے برکت
اس ماہ میں تصدّق! قرآن آ گیا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نِرالا فرشتہ اور 2 صندوق

مِعْراج شریف کی روایات میں ہے، مِعْراج کے دولہا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1...شعب الایمان، 3/314، حدیث:3635
2...ابنِ خزیمہ، 3/192، حدیث:1887
3...شعب الایمان، 3/303، حدیث:3603
4...فردوس الاخبار، 3/320، حدیث:4960

www.dawateislami.net

نے سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی کے قریب ایک فرشتہ دیکھا، آپ فرماتے ہیں: لَمْ اَرَ مِثْلَہٗ یعنی ایسا نرالا فرشتہ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، یہ جب تسبیح کرتا تو اس کی خوب صُورت آواز سے عرش بھی جھوم جاتا تھا، میں نے جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام سے پوچھا: اَیُّ خَلْقٍ ھٰذَا یعنی اے جبریل! یہ کون سی مخلوق ہے؟ عرض کیا: یہ ایک فرشتہ ہے جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا تھا، میں نے پوچھا: اس سے پہلے یہ کہاں تھا؟ عرض کیا: اللہ پاک نے عرش کے نیچے جنّت میں ایک جگہ بنائی ہے، یہ وہیں ہوتا ہے، آج آپ کے دِیدار کیلئے یہاں حاضِر ہوا ہے۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میں نے اس فرشتے کو سلام کیا مگر وہ اللہ پاک کی تسبیح میں مَصْرُوف تھا، اسے سلام سُنائی نہ دیا۔ اب جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے اسے کہا: ھٰذَا مُحَمَّدٌ یعنی یہ محبوبِ خُدا، حضرت مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ جب اس نے یہ سُنا تو خوشی سے اپنے 2 سبز پَر پھیلائے، یہ اتنے بڑے پَر تھے، جنہوں نے آسمان اور زمین کو گھیر لیا۔ اب اس نے مجھ سے گلے ملنے کی سَعادت پائی اور ادب سے بوسہ بھی دیا۔ پھر عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ پاک نے ماہِ رَمضان کے صدقے آپ کی اُمّت کو بخش دیا ہے۔ (سُلوۃ العارفین، 1/267،268)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: اس فرشتے کے سامنے 2 صندوق رکھے تھے، جن پر ہزاروں تالے لگائے گئے تھے۔ میں نے پوچھا: ان صندوقوں میں کیا ہے؟ اس فرشتے نے عرض کیا: ان صندوقوں میں آپ کی اُمّت کے روزہ داروں کے لئے جہنَّم سے آزادی کے پروانے ہیں۔ (سُلوۃ العارفین، 1/268)

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام — جھوم جاؤ مجرمو! رَمضاں مہِ غفران ہے
بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں — پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے

آمدِ رَمضان کی خوشخبریاں

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** کیا شان ہے ماہِ رَمضان کی! اور اس مُبارَک مہینے میں روزے

www.dawateislami.net

رکھنے والوں کی بھی کیا شان ہے...!! صحابیِ رسول حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر اللہ پاک زمین و آسمان کو بات کرنے کی اجازت عطا فرمادے تو رَمضان کے روزہ دار کو جنّت کی خوشخبری سُنائیں۔ (ابنِ عساکر، 73/267)

رَمضانُ المُبارَک کا چاند دیکھنے کی دُعا

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں اس مُبارَک مہینے کی قدر نصیب فرمائے۔ ❁ یہ پیارا پیارا ❁ رحمتوں والا ❁ عظمتوں والا ❁ مغفرت والا مہینا تشریف لا رہا ہے۔ ❁ خوب خوشیاں منائیے! ❁ جب ماہِ ذیشان تشریف لے آئے تو مُبارَک بادیاں دیجئے! ❁ ماہِ رَمضان کا بھرپُور طریقے سے استقبال کیجئے! ❁ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رَمضان کا بھرپُور استقبال فرماتے، جب چاند نظر آتا تو قبلے کی طرف رُخ کر کے یُوں دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ الْمُجَلِّلَۃِ وَدِفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَی الصَّلَاۃِ وَالصِّیَامِ وَالْقِیَامِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ، اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنَا لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْہُ مِنَّا حَتّٰی یَنْقَضِیَ وَقَدْ غَفَرْتَ لَنَا وَرَحِمْتَنَا وَعَفَوْتَ عَنَّا

یعنی اے اللہ! اس چاند کو ہم پر اَمن و اَمان، سلامتی، مکمل عافیت اور بیماریوں سے حِفاظت کا ذریعہ بنا اور نماز، روزے، عبادت اور تلاوتِ قرآن پر مدد کا سبب بنا۔ اے ربِّ کریم! ہمیں رَمضان کی وجہ سے سلامتی عطا فرما یعنی اسے ہمارے لئے سلامتی والا بنا اور اسے ہم سے سلامتی عطا فرما یہاں تک کہ جب یہ رُخصت ہو تو تیری مَغفرت و رَحمت اور عَفو و دَرگزر ہمارا یقینی مقدر بن چکا ہو۔ (کنز العمال، 8، 4/270، حدیث: 24286)

کاش! ہم رَمضان تک پہنچ پائیں

پیاری اسلامی بہنو! ہماری قسمت کا ستارہ بھی چمکنے والا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو ہم اس سال بھی ماہِ رَمضان کی مقدس گھڑیاں دیکھنے، ماہِ رَمضان کی بابرکت ساعتوں میں سانسیں لینے کی سعادت پائیں گی۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک ہمیں یہ سَعادت بخشے، اللہ کرے ہمیں اتنی مہلت نصیب ہو اور ہم بخیر و عافیت ❁ ماہِ شَعْبان ❁ ماہِ نزولِ قرآن ❁ پیارے پیارے مہینے ❁ ماہِ رَمضان تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جب ماہِ رَمضان تشریف لے آئے تو اس کا بھرپُور استقبال بھی فرمایئے! ❁ اَوّابین کے نوافل بھی پڑھ لیجئے! ❁ ماہِ رَمضان کا چاند دیکھنے کی بھی کوشش کیجئے! اور چاند دیکھ کر ہو سکے تو وہ دُعا بھی پڑھیئے جو ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھا کرتے تھے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔

ایک اَہم وضاحت

پیاری اسلامی بہنو! رَمضانُ الْمُبارَک یقیناً بہت برکتوں والا مہینا ہے، اس ماہِ مبارک کی آمد پر خوشخبریاں دینا، مُبارَک باد دینا بھی اچھا کام ہے، اس نیک کام پر ثواب ملنے کی اُمّید بھی کی جاسکتی ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ ہم آمدِ رَمضان کی خوشی منائیں تو اللہ پاک کی رحمت جوش پر آجائے اور اسی ایک نیکی کی برکت سے ہم جنّت کی حقدار بن جائیں۔ البتہ! یہاں ایک ذرا احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہمارے ہاں رَمضانُ الْمُبارَک کی آمد ہو یا ربیعُ الاول شریف تشریف لائے تو عموماً ایک میسج سوشل میڈیا کے ذریعے وائرل ہوتا ہے، جس میں لکھا ہوتا ہے: حدیثِ پاک میں ہے کہ جس نے سب سے پہلے آمدِ رَمضان کی مُبارَک دِی، اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔

ایسی کوئی حدیث پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت نہیں ہے۔ نہ رَمضانُ الْمُبارَک کے بارے میں، نہ ہی کسی اور مہینے کے بارے میں... لہٰذا ایسے جھوٹ پر مبنی میسجز کو آگے بڑھانے سے بچئے اور جو آپ کو ایسا میسج بھیجے، اسے پیار محبّت سے، حکمتِ عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت بھی ضرور دیجئے! بلکہ ہو سکے تو ایسی باتوں کی بھرپُور کاٹ کرنی چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ہمارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّار جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا (مثلاً حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم نے کوئی بات فرمائی نہیں تھی اور کہہ دیا کہ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث ہے) تو ایسا بندہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنالے۔ (بخاری، 1/57، حدیث:110)

اللہُ اکبر! اللہ پاک ہمیں محتاط بنائے اور خصوصًا دِین میں بے اِحتیاطی سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَمضانُ المُبارَک سُدھرنے کا مہینا ہے

پیاری اسلامی بہنو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے! ماہِ رَمضان سُدھرنے کا مہینا ہے، اپنے ظاہِر اور باطِن کو پاک کرنے کا مہینا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۱۸۳) (پ2، البقرۃ:183)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

اس آیتِ کریمہ میں روزے کی جو اعلیٰ ترین حکمت اور بہت ہی بڑا فائدہ جو بتایا گیا، وہ یہ ہے:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۱۸۳) (پ2، البقرۃ:183)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

یعنی اے مسلمانو! تم پر روزے فرض کئے جاتے ہیں، تم اس پر کاربند رہو (یعنی پابندی سے روزے رکھتے رہو) تاکہ تمہیں تقویٰ اور پرہیز گاری ملے۔ (تفسیر نعیمی، 2/195 ملتقطا)

پتا چلا کہ ماہِ رَمضان وہ مُبارَک مہینا ہے، جس میں روزے رکھے جاتے ہیں اور ان روزوں کی برکت سے ہمیں تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔

تقویٰ ہر بھلائی کی اَصْل ہے

تقویٰ بہت بڑی دولت ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: عَلَیْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ تم پر تقویٰ لازِم ہے کہ بے شک تقویٰ تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے۔[1]

امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے عزیز! تجھے جاننا چاہئے کہ تقویٰ ایک نایاب خزانہ ہے، اگر تم اس خزانے کو حاصِل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو تم بہت بڑی کامیابی حاصِل کر لو گے، یُوں سمجھو کہ دُنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں تقویٰ میں جمع کر دی گئی ہیں۔[2]

دیکھئے! کتنی بڑی فضیلت ہے...! دُنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں تقویٰ میں جمع کر دی گئی ہیں اور روزہ وہ عِبَادت ہے جس کی برکت سے تقویٰ نصیب ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یُوں کہہ لیجئے کہ روزہ وہ اعلیٰ ترین عِبَادت ہے، جس کی برکت سے بندہ دُنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں پانے کے قابِل ہو جاتا ہے۔

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا یااللہ! مری جھولی بھر دے

جنّت میں گھر مِل گیا

ایک نیک بزرگ تھے، وہ تہجد بھی کَثْرت سے پڑھا کرتے تھے اور روزے بھی کَثْرت سے رکھا کرتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے مسجد میں نماز پڑھی، پھر دُعا مانگ کر بیٹھے تھے کہ آنکھ لگ گئی، خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت اُن کے پاس آئی، وہ انسان نہیں تھے، ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے تھال تھے، ہر تھال میں روٹیاں تھیں اور ہر روٹی کے اُوپر انار جیسا ایک موتی رکھا ہوا تھا، اس جماعت نے انہیں کہا: کھائیے! وہ بولے: میں تو روزہ رکھنا چاہتا ہوں (یعنی سحری کر چکا ہوں، لہٰذا اب کچھ نہیں کھاؤں گا)۔ وہ بولے: اس گھر (یعنی مسجِد) کا مالِک فرماتا ہے: کھالو! وہ بزرگ فرماتے ہیں:

1... مسند ابی یعلیٰ، 1/436، حدیث:996 2... منہاج العابدین، ص55

www.dawateislami.net

میں نے روٹی کھالی۔ وہ موتی جو روٹی کے اُوپر رکھا گیا تھا، اسے اُٹھانے لگا تو کہا گیا: اسے یہیں رہنے دیجئے! ہم اسے بیج دیں گے، اس سے ایک درخت اُگے گا اور اس درخت پر اس سے بھی اچھے اور بہترین موتی لگیں گے۔ میں نے پوچھا: اسے کہاں اُگاؤ گے؟ بولے: ایسی جگہ پر جو کبھی خراب نہیں ہوتی، ایسے ملک میں جو کبھی فنا نہیں ہوتا (یعنی آپ کے نام کا یہ درخت جنّت میں لگایا جائے گا)۔

اس کے بعد اُن بزرگ کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے اپنے دوستوں کو یہ خواب سُنایا، اس کے بعد 2 ہفتے ہی زندہ رہے، پھر وفات پا گئے۔ جس رات ان کا انتقال ہوا تو ایک دوست نے انہیں خواب میں دیکھا، فرمارہے تھے: وہ درخت جو اس رات میرے لئے لگایا گیا تھا، اب پھل دار ہو چکا ہے۔ دوست نے پوچھا: اس پر کیا پھل لگے ہیں؟ کہا: مت پوچھو! ایسے پھل ہیں کہ ان کے اَوصاف بیان نہیں کئے جاسکتے۔ (لطائف المعارِف، ص183)

پیاری اسلامی بہنو! صُوفیائے کرام کے ہاں ماہِ رَمضان اور روزے کی جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں، ان کے مطابق رَمضان کو **نشاۃِ ثانیہ** (یعنی نئی زندگی پانے) کا مہینا قرار دیا ہے۔ شاید آپ کو سُن کر حیرانی ہو کہ صُوفیائے کرام کے مطابق انسان 2 مرتبہ پیدا ہوتا ہے، **پہلی وِلادت** تو وہی جو عام مشہور ہے، جب ہم اس دُنیا میں آتے ہیں۔ **دوسری وِلادت** سے مُراد دِل کی پاکیزگی ہے یعنی جب بندہ اپنے دِل کو ❁گُناہوں سے ❁باطنی بیماریوں سے ❁حرص ❁لالچ ❁ہَوَس ❁دُنیا کی محبّت ❁تکبّر ❁خود پسندی وغیرہ سے پاک کر لیتا ہے، اس کو انسان کی **نشاۃِ ثانیہ** (یعنی دوسری وِلادت) کہتے ہیں۔ (تفسیر روح البیان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:184، 1/291)

آپ کی عمر کتنی ہے...؟

ایک بزرگ تھے، کوئی 60 یا 70 سال ان کی عمر تھی، کسی نے ان سے پوچھا: آپ کی عمر کتنی ہے؟ فرمانے لگے: 4 سال۔ پوچھنے والے کو بڑی حیرانی ہوئی، سر اور داڑھی سفید ہو چکی ہے، بڑھاپا

www.dawateislami.net

چھایا ہوا ہے اور فرمارہے ہیں: میں 4 سال کا ہوں۔ اس نیک بندے نے کہا: ویسے عمر تو زیادہ ہے، البتہ تَوبہ کر کے اللہ پاک کی طرف رُجُوع لائے ہوئے 4 سال ہو گئے ہیں۔ چونکہ اس سے پہلے کی زندگی فضول گزری ہے، لہٰذا میں اسے زندگی شُمار ہی نہیں کرتا۔

کیا بات ہے، بڑے لوگوں کی بڑی باتیں ہوتی ہے، خیر! کہنے کا مقصد یہ کہ توبہ، اللہ پاک کی طرف رُجُوع، دِل کو پاک کر کے اللہ پاک کے قرب کی طرف بڑھ جانے کا جو لمحہ ہے، اسے **نشاۃِ ثانیہ** کہتے ہیں۔ انسان پر جب یہ لمحہ آتا ہے تو ❁ اس پر رحمت برستی ہے ❁ کرم اور فضل کے دروازے کھل جاتے ہیں ❁ اس کی رُوحانی ترقی کا وقت شروع ہوتا ہے ❁ کامیابی اس کے قدم چومنے لگتی ہے ❁ قربِ اِلٰہی کی طرف سَفَر شروع ہو جاتا ہے اور انسان جہنَّم کے رستے سے نکل کر جنّت کے رستے پر چل پڑتا ہے۔ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا فرمان ہے: لَنْ یَّلِجَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ مَنْ لَّمْ یُوْلَدْ مَرَّتَیْنِ یعنی جو بندہ 2 مرتبہ پیدا نہیں ہوتا، وہ آسمانی بادشاہت میں داخِل نہیں ہو سکتا۔ (تفسیر روح البیان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:184، 1/291)

غرض کہ انسان کی **نشاۃِ ثانیہ** (یعنی زندگی کو دوبارہ نئے سِرے سے شروع کرنے) کا جو مرحلہ ہے، بڑا اَہَم ہوتا ہے، اس سے زندگی کا رُخ بدل جاتا ہے، اس لمحے انسان کے اندر تبدیلی آنا شروع ہوتی ہے اور عُلَما فرماتے ہیں: روزہ وہ عبادت ہے، جو انسان کی نشاۃِ ثانیہ (یعنی نئی پاکیزہ زندگی شروع ہونے) کا سبب بنتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:184، 1/291)

اسی لئے حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ بَابًا، وَاِنَّ بَابَ الْعِبَادَةِ الصِّیَامُ بے شک ہر چیز کا دروازہ ہوتا ہے اور روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔ (الزھد لابن مبارک، ص500، حدیث:1423)

روزے کی برکت سے توبہ نصیب ہو گئی

حضرت شیخ ابو بکر شبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تیسری صدی ہجری کے بلند رُتبہ بزرگ ہیں، آپ اپنی

www.dawateislami.net

زندگی کا حیرت انگیز اور سبق آموز واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں قافلے کے ساتھ ملک شام جارہا تھا، راستے میں اچانک ڈاکوؤں نے ہمارے قافلے پر حملہ کیا اور قافلے والوں کا سازوسامان لوٹ کر اپنے سردار کے سامنے ڈھیر کیا اور اس کی جانچ پڑتال کرنے لگے، ایک شخص کے سامان سے شکّر اور بادام کی تھیلی نکلی، سارے ڈاکو مِل کر شکّر اور بادام کھانے لگے مگر ان کا سردار شکر اور بادام نہیں کھارہا تھا۔ شیخ ابو بکر شبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حیرانی ہوئی اور میں نے ڈاکوؤں کے سردار سے پوچھا: سب شکّر اور بادام کھارہے ہیں، تم کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے میری حیرت میں اضافہ کرتے ہوئے کہا: میرا روزہ ہے۔

بڑی حیرانی کی بات تھی، ایک طرف حُقُوقُ الْعِباد (یعنی بندوں کے حقوق) پامال کئے جارہے ہیں، لوگوں کے خون پسینے کی کمائی لوٹی جارہی ہے، غریبوں کی آہیں، بد دُعائیں لی جارہی ہیں اور دوسری طرف تقویٰ و پرہیز گاری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے روزہ بھی رکھا ہوا ہے، شیخ ابو بکر شبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اس سے پوچھا: تم لوٹ مار بھی کرتے ہو اور روزہ بھی رکھتے ہو؟ میرے اس سُوال پر سردار بولا: اللہ پاک سے صلح کیلئے بھی تو کوئی راہ باقی رکھنی ہے۔

حضرت شیخ ابو بکر شبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد مجھے مکۂ مکرمہ میں حاضِری کی سعادت نصیب ہوئی، میں نے ڈاکوؤں کے اسی سردار کو وہاں دیکھا، اس کے چہرے پر عبادت کا نور تھا، مُجاہدات کی وجہ سے اس کا جسم کمزور پڑ چکا تھا اور وہ اِحْرام باندھے طوافِ کعبہ میں مَصْرُوف تھا۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر مجھے ایک بار پھر حیرت ہوئی، میں نے تعجب سے پوچھا: کیا تم وہی شخص نہیں ہو؟ بولا: جی ہاں! میں وہی ہوں اور سنیئے! اسی روزے نے اللہ پاک کے ساتھ میری صلح کروادی۔ (نہر کی صدائیں، ص7، 8)

اپنے اندر تبدیلی لائیے!

پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ الْمُبارَک **نَشاۃِ ثانیہ** (یعنی نئی پاکیزہ زندگی پانے) کا مہینا ہے۔ اب

www.dawateislami.net

رَمضانُ الْمُبارَک تشریف لا رہا ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے اَندر کچھ تبدیلی کی کوشش کریں، اپنے آپ کو، اپنے دِل کو، اپنی رُوح کو دوبارہ نئے سرے سے سنورانے کی کوشش کریں، مثلاً ❁ پچھلی زندگی گُناہوں میں گزری، اب توبہ کر لیں ❁ پہلے نمازیں نہیں پڑھتی تھیں، اب پڑھنا شروع کر دیں ❁ پہلے روزے نہیں رکھتی تھیں، اس سال پُورے ماہِ رَمضان کے روزے رکھیں ❁ پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادَت ہے، اسے چھوڑ دیں ❁ پہلے بے پردگی کرتی تھیں، اب اس سے باز آجائیں ❁ پہلے غیبت و چغلی وغیرہ گُناہوں میں پڑی تھیں، اب اس سے رُک جائیں۔ غرض کہ پہلے زندگی جیسے گزر رہی تھی، سو گزر رہی تھی، اب رَمضانُ الْمُبارَک تشریف لا رہا ہے، ماہِ رَمضان نَشاۃِ ثانیہ (ایک نئی زندگی اپنانے) کا مہینا ہے، لہٰذا پچھلی بُرائیوں والی زندگی کو چھوڑ کر نئی اچھی زندگی کی طرف قدم بڑھائیے!

جیسے نیا سال آنے پر مختلف کمپنیاں اپنی پروڈکٹ کا نیا ماڈل نکالتی ہیں، اس طرح ہمارا، ہماری اپنی ذات کا بھی تو کوئی نیا وَرْژَن ہونا چاہئے، رَمضانُ الْمُبارَک تشریف لے آیا، ہمارے انداز سے، ہمارے کردار سے، ہمارے طور طریقوں سے پتا چلے کہ رَمضانُ الْمُبارَک آچکا ہے۔

ماہِ رَمضان عام دِنوں سے مختلف رکھئے!

صحابیِ رسول حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: لَا تَجْعَلْ يَوْمَ صَوْمِكَ وَ يَوْمَ فِطْرِكَ سَوَاءً یعنی تمہارا روزے کا دِن اور بغیر روزے کا دِن، ان دونوں کو ایک جیسا مت رکھو![1]

یعنی کوئی تبدیلی ہونی چاہئے، رَمضان علیحدہ مہینا ہے، باقی سب مہینوں کا سردار ہے ❁ خاص طَور پر رَمضانُ الْمُبارَک کیلئے جنّت سجائی جاتی ہے ❁ رَمضان کی پہلی رات عرش کے نیچے سے تازہ ہوا چلتی ہے ❁ رَمضان آتے ہی جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنَّم کے

1... الزھد لابن مبارک، ص156، حدیث:460

www.dawateislami.net

دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ❁ شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے۔ یعنی اس حد تک اس مہینے میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، پھر ہمارے کردار میں تبدیلی کیوں نہیں آتی...؟ ہمارا اندازِ گفتگو کیوں نہیں بدلتا؟ ❁ ہمارے طور طریقوں میں تبدیلی کیوں نہیں ہوتی؟ رَمضان **نشاۃِ ثانیہ** (یعنی نئے سِرے سے سنورنے) کا مہینا ہے۔ لہٰذا جب رَمضانُ الْمُبارَک تشریف لے آئے تو ہمارے کردار سے، گفتار سے پتا چلنا چاہئے کہ رَمضان تشریف لا چکا ہے۔

رحمت سے محروم رہنے والا بد بخت ہے

حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک مرتبہ ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد تھی، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے پاس ماہِ رَمضان آگیا ❁ یہ برکتوں والا مہینا ہے ❁ اس ماہِ مُبارَک میں اللہ پاک کی رحمتیں تمہیں ڈھانپ لیتی ہیں ❁ اس ماہِ مُبارَک میں گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں ❁ اس مُقَدَّس مہینے میں دعائیں قبول کی جاتی ہیں ❁ اس بابرکت مہینے میں اللہ پاک تمہارا (نیکیوں کی طرف رغبت اور) ذوق و شوق دیکھتا ہے اور اللہ پاک فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے ❁ پس اس مقدس مہینے میں اپنی ذات سے نیکیاں، بھلائیاں اللہ پاک کو دِکھاؤ! ❁ بے شک بد بخت ہے وہ شخص جو اس مہینے میں بھی رحمتِ اِلٰہی سے محروم رہ جائے۔ (مسند الشامیین للطبرانی، 3/271، حدیث:2238)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

2 اَہم باتیں

پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک کے 2 جملے بہت اَہم ہیں: (1): ارشاد فرمایا: یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی تَنَافُسِکُمْ یعنی اس مہینے میں اللہ پاک تمہارا (نیکیوں کی طرف رغبت اور) ذوق و شوق دیکھتا ہے۔ (2): فَاَرُوا اللّٰہَ مِنْ اَنْفُسِکُمْ خَیْرًا پس اپنی ذات سے نیکیاں، بھلائیاں اللہ پاک کو دِکھاؤ!

www.dawateislami.net

یعنی اس مُبارَک مہینے میں خصوصیت کے ساتھ ہمارے ذوق و شوق کو پَر کھا جاتا ہے، دیکھا جاتا ہے کہ ﷺ ماہِ رَمضان تو عطا کر دیا، اب کون ہے جو اس میں سُدھر جاتا ہے ﷺ ماہِ رَمضان تو عطا کر دیا ہے، اب کون ہے جو کثرت سے تِلاوت کرتا ہے ﷺ ماہِ رَمضان تو عطا کر دیا، اب کون ہے جو گُناہوں سے بچتا ہے ﷺ ماہِ رَمضان تو عطا کر دیا، اب کون ہے جو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتا ہے۔ غرض کہ ہمارا یہ شوق دیکھا جاتا ہے، اس کو پَرکھا جاتا ہے اور ہم نے ماہِ رَمضان میں یہ شوق دکھانا ہے۔ کیا خبر! یہی شوق، یہی ذوق، رَمضانُ الْمُبارَک میں ہمارا سُدھر جانا اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہو جائے اور ہماری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

رَمضان میں سُدھرنے والا بخشا گیا

پیاری اسلامی بہنو! بیان کیا گیا ہے: محمد نامی ایک آدمی سارا سال نماز نہ پڑھتا تھا۔ جب رَمضان شریف کا بابَرَکت مہینا آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وَقت پابندی کے ساتھ نَماز پڑھتا اور پچھلی قضا نمازیں بھی ادا کرتا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا: تو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہ مہینا رحمت، برکت، توبہ اور مغفرت کا ہے، شاید اللہ پاک مجھے میرے اِسی عمل کے سبب بخش دے۔ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا: میرے اللہ پاک مجھے اِحترامِ رَمضان شریف بجالانے کے سبب بخش دیا۔ (درۃ الناصحین، ص8)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ اللہ پاک کی کرم نوازی ہے، وہ رَبِّ قہار عدل فرمائے تو کسی ایک ہی گُناہ پر پکڑ ہو جائے اور اگر فضل فرمائے تو صِرْف ایک نیکی کے صدقے بڑے بڑے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ایک مہینا اللہ کے لئے...!!

پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَمضان سُدھرنے کا مہینا ہے۔ اس میں سُدھر جانے کا پکّا عزم کیجئے!

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک نے تمہارے لئے 11 مہینے رکھے ہیں، ان میں کھاؤ، پیو، لذّت اُٹھاؤ! مگر ایک مہینا اپنے لئے خاص فرمایا ہے فَاتَّقُوْا شَهْرَ رَمَضَان فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللّٰه یعنی ماہِ رَمضَان سے ڈرو! بے شک یہ اللہ کا مہینا ہے۔ (شعب الایمان، 3/312، حدیث:3632)

گُناہوں سے پاک رَمضَان

پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَمضَان آرہا ہے، سدھرنے کا مہینا آرہا ہے، ماہِ رَمضَان کا ایک بنیادی مقصد تقویٰ کا حُصول ہے۔ لہٰذا پورا ماہِ رَمضَان تقویٰ و پرہیز گاری کے ساتھ یعنی گُناہوں سے بچ کر گزارنے کی نِیّت کر لیجئے! یہ پکّا ارادہ بنا لیجئے کہ پُورا ماہِ رَمضَان (چاہے 29 دِن ہوں یا 30 دِن ہوں) میں نے ایک بھی گُناہ نہیں کرنا۔ حضرت مُجَدِّد الف ثانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسا رَمضَان گزرتا ہے، پُورا سال ایسا ہی گزرتا ہے، جسے ماہِ رَمضَان میں استقامت مل جائے، اسے پورا سال استقامت ملی رہتی ہے۔ (مکتوباتِ امام ربانی، ص112 ماخوذا)

سُبْحٰنَ اللہ! ہم بس یہ ایک مہینا گُناہوں سے بچ کر گزار لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! زندگی سَنْوَر جائے گی۔

گُناہوں کی چند مثالیں

لہٰذا اس سال ماہِ رَمضَان میں اپنا یہ ہدف (Target) بنا لیجئے کہ اس سال پورا ماہِ رَمضَان میں نے گُناہ نہیں کرنا ❁ نماز چھوڑنا گُناہ ہے، ایک بھی نماز نہیں چھوڑنی ❁ تراویح چھوڑنے کی عادت بنا لینا گُناہ ہے، لہٰذا پورا مہینا 20 کی 20 تراویح پڑھتے رہنا ہے ❁ روزہ چھوڑنا گُناہ ہے، لہٰذا صِرف جمعرات اور جمعے کے نہیں بلکہ سارے روزے رکھنے ہیں ❁ جھوٹ بولنا گُناہ ہے، لہٰذا پورا ماہِ رَمضَان ایک بھی جھوٹ نہیں بولنا ❁ غیبت کرنا گُناہ ہے، پورا ماہِ رَمضَان ایک مرتبہ بھی غیبت نہیں کرنی ❁ چغلی کھانا گُناہ ہے، پُورا ماہِ رَمضَان چغلی سے بچنا ہے ❁ بدنگاہی گُناہ ہے، پُورا ماہِ رَمضَان

www.dawateislami.net

بد نگاہی سے بچنا ہے، فیس بُک چلانے میں احتیاط کرنی ہے، یوٹیوب کھولنے میں احتیاط کرنی ہے، سوشل میڈیا گویا گُناہوں کا گھر ہے، اس کے استعمال میں احتیاط کرنی ہے ❁ کانوں کو گُناہوں سے بچانا ہے ❁ ہاتھوں کو گُناہوں سے بچانا ہے ❁ غرض کہ پُورے کے پُورے جسم کو گُناہوں سے بچاتے ہوئے رَمضانُ الْمُبارَک گزارنا ہے۔

ماہِ رَمضان میں گُناہ کا وبال

❁ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رَمضان میں گُناہ کا کام کرتا ہے، اللہ پاک اس کے سال بھر کے اَعْمال ضائع فرما دیتا ہے، بے شک رَمضان اللہ پاک کا مہینا ہے، لہٰذا اس میں گُناہ کرنے سے بچے رہو![1] ❁ ایک حدیث شریف میں ارشاد ہوا: رَمضانُ الْمُبارَک کی بے حرمتی سے بچو! بے شک اس میں نیکی کی اہمیت بڑھا دی جاتی ہے، ایسے ہی گُناہ (کا وبال) بھی (بڑھا دیا جاتا ہے)۔ (معجم اوسط، 3/354، حدیث:4827)

گُناہوں سے بچنے کے فائدے

پیاری اسلامی بہنو! گُناہوں سے بچنا بہت ضروری بھی ہے اور بہت ہی اَعْلیٰ کام بھی ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں: نیکی کرنے کی نسبت گُناہ سے بچنا زیادہ ضروری ہے۔[2] قرآن و حدیث میں گُناہوں سے بچنے کے بہت سارے دینی اور دُنیوی فائدے بیان ہوئے ہیں، مثلاً ❁ جو انسان گُناہوں سے بچ جائے، اسے دِل کا سکون عطا کر دیا جاتا ہے ❁ جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اللہ پاک اس کی غیب سے مدد فرماتا ہے ❁ جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اس کے رزق میں برکت دی جاتی ہے ❁ جو گُناہوں سے بچ جائے، اسے پریشانیوں سے نجات دی جاتی ہے ❁ جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اسے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا کی جاتی ہیں ❁ جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے،

1... معجم اوسط، 2/414، حدیث:3688
2... تنبیہ الغافلین، ص202 مفہوما

www.dawateislami.net

اسے حکمت و دانائی عطا کی جاتی ہے ❁جو گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اسے ہر میدان میں کامیابی عطا کی جاتی ہے ❁جو گُناہوں سے بچ جائے، اس کی زبان میں تاثیر رکھ دی جاتی ہے ❁جو گُناہوں سے بچ جائے، اسے مخلوق میں عزّت دی جاتی ہے ❁جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے ❁جو انسان گُناہوں سے بچ جائے، اس کے لئے باطِن کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ❁جو انسان گُناہوں سے بچتا ہے، اس کی دُعائیں قبول کی جاتی ہیں ❁جو گُناہ سے بچ جاتا ہے، اسے عبادت میں لذّت عطا کی جاتی ہے ❁جو گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اسے جہنَّم کی آگ سے نِجات دی جاتی ہے ❁جو گُناہوں سے بچ جاتا ہے، روزِ قیامت اسے سیدھے ہاتھ میں اَعمال نامہ دیا جائے گا ❁جو گُناہوں سے بچ جاتا ہے، روزِ قیامت اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا ❁جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اسے جنّت کے عالی شان محلّات عطا کئے جائیں گے ❁جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اسے روزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہو گا ❁جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اسے ایمان کی مٹھاس عطا کی جاتی ہے ❁جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اس کے چہرے پر نیکی کا نُور رکھ دیا جاتا ہے ❁جو گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اس پر رحمت برستی ہے ❁جو گُناہ سے بچ جاتا ہے، اسے اَجرِ عظیم دیا جاتا ہے ❁جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اس کے لئے 2 جنّتوں کی خوشخبری ہے ❁جو انسان گُناہوں سے بچ جائے، اسے رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا پیارا دوست بنا لیتے ہیں ❁اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جو انسان گُناہوں سے بچ جاتا ہے، اسے اللہ پاک اپنے قرب کی لذّت، اپنی رضا اور محبّت کی لازَوال دولت عطا فرما دیتا ہے۔

علّامہ ابنِ جَوزی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک عبادت گزار، نیک بزرگ تھے، وہ 40 سال تک (براعظم اَفریقہ کے ایک ملک) سوڈان کے ایک غار میں رہ کر عبادت کرتے رہے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں غار کے اندر عِبادت میں مَصْرُوف تھا، اتنے میں ایک شخص آیا، اس کے پاس کھانا

www.dawateislami.net

اور شراب تھی، (شاید اس نے مجھے نہیں دیکھا) اور ایک کونے میں بیٹھ کر کھانا کھانے لگا، کھانے کے بعد جب اس نے شراب کا برتن اُٹھایا تو میں نے اُونچی آواز سے قرآنِ کریم کی یہ آیت پڑھ دی: اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جھک جائیں۔ (پ27، الحدید:16)

اُس نوجوان نے اِدھر اُدھر دیکھا، کوئی نظر نہ آیا، چنانچہ اس نے سُنی اَن سُنی کی اور شراب پینے لگا، جیسے اس نے برتن اُٹھایا تو میں نے پھر وہی آیت تِلاوت کی، اب کی بار تو قرآنِ کریم کے یہ الفاظ اس کے دِل پر تاثیر کا تیر بن کر لگے، اس کے ہاتھ سے شراب گِر گئی، اس نے پُکار کر کہا: ”بَلٰی وَ اللّٰهِ قَدْ آن“ کیوں نہیں، خُدا کی قسم! وہ وقت آگیا ہے (کہ میرا دِل رَبّ کی یاد میں جھک جائے)۔ یہ کہہ کر وہ غار سے باہر نکلا، میں بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا، دیکھا تو وہ روتا جاتا تھا اور بلند آواز سے یہی کہہ رہا تھا: بَلٰی وَ اللّٰهِ قَدْ آن کیوں نہیں، خُدا کی قسم! وہ (یعنی توبہ کا) وقت آگیا ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں: میں بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ تھوڑی دُور چل کر آگے ایک بڑا تالاب تھا، خوفِ خُدا کے غلبے میں اس نوجوان نے یونہی تالاب میں قدم رکھ دیا (مگر خُدا کی قُدرت کہ) وہ پانی کے اُوپر چلتا ہوا، آرام سے گُزر گیا۔ (روح الارواح، ص79 بتغیر قلیل)

بوقتِ نزع سلامت رہے مرا ایماں مجھے نصیب ہو توبہ ہے التجا یارب

گُناہ کرنے کے نقصانات

پیاری اسلامی بہنو! یہ تو گُناہوں سے بچنے کے انعامات تھے، اب جو انسان گُناہ کرتا ہے، اس کو کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں، وہ بھی سُن لیجئے! عُلَما فرماتے ہیں: ❁ گُناہ کے سبب رِزْق میں کمی آتی ہے ❁ دِل اور بدن کمزور ہوتے ہیں ❁ عمر گھٹتی ہے ❁ برکت اُٹھ جاتی ہے ❁ گُناہ کے سبب قُوّتِ اِرادی کمزور ہوتی ہے ❁ گُناہ ذِلّت کا سبب ہے ❁ گُناہ ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے ❁ گُناہ کے سبب عقل کو نقصان

www.dawateislami.net

ہوتا ہے، نورِ عقل بجھ جاتا ہے ❁ گناہوں کے سبب زمین میں فساد برپا ہوتا ہے ❁ حیا مٹتی اور بے حیائی بڑھتی ہے ❁ گناہ کے سبب نعمت جاتی اور زحمت آتی ہے۔[1] ❁ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: گناہ اگرچہ ایک ہی ہو، اپنے ساتھ 10 بُرائیاں لے کر آتا ہے: (1): گناہ کرنے والا اللہ پاک کو غَضَب دلاتا ہے (2): گناہ کرنے والا اِبلیس (یعنی شیطان) کو خوش کرتا ہے (3): گناہ کرنے والا جنّت سے دُور اور (4): جہنَّم کے قریب ہو جاتا ہے (5): گناہ کرنے والا خُود اپنے آپ پر ظُلم کرتا ہے (6): گناہ کرنے والا اپنے باطِن کو ناپاک کرلیتا ہے (7): گناہ کرنے والا اَعْمال لکھنے والے فرشتوں کو تکلیف دیتا ہے (8): گناہ کرنے والا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمگین کرتا ہے (9): گناہ کرنے والا زمین و آسمان کو اپنے خِلاف گواہ بناتا ہے (10): گناہ کرنے والا انسانوں سے خیانت اور اللہ رَبُّ العالمین کی نافرمانی کرتا ہے۔[2]

سچّی پکّی توبہ کرلیجئے!

پیاری اسلامی بہنو! رَمضان تشریف لا رہا ہے، تقویٰ دِلانے والا مہینا آرہا ہے، خُود کو سُدھار لینے کا مہینا آرہا ہے، ہمّت کیجئے! پچھلے گناہوں سے توبہ کرکے، پاک صاف ہو کر اس پاک مہینے کا استقبال کیجئے! اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ یُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ۝

(پ 11، ھود: 3)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت اچھا فائدہ دے گا اور ہر فضیلت والے کو اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر تم منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں۔

1... جنتی زیور، ص 143 بتغیر
2... بحر الدموع، ص 31

www.dawateislami.net

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اس آیت میں فرمایا گیا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو حکم دیں کہ اے لوگو! اپنے گزشتہ گُناہوں کی معافی مانگو اور آئندہ گُناہ کرنے سے توبہ کرو! جس نے اپنے گُناہوں سے سچّی توبہ کی اور اِخلاص کے ساتھ اپنے رَبّ کا عبادت گزار بن گیا تو اللہ پاک اسے کثیر رِزْق اور وُسْعَتِ عیش عطا فرمائے گا اور وہ اَمن و رَاحت والی زِندگی گزارے گا، اس سے اللہ پاک راضی ہو گا۔ اور جو توبہ نہ کرے، کفر اور گُناہوں پر قائم رہے تو وہ خوف والی زِندگی گزارے گا، بیماریوں میں مبتلا رہے گا اور اسے اللہ پاک کی ناراضی کا سامنا بھی کرنا پڑے گا، اگرچہ دُنیا میں اسے لذّتیں مِل بھی جائیں، تب بھی اس عیش میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنّم ہو۔ (تفسیر صراط الجنان، پ11، ھود، تحت الآیۃ:3، 4/393)

غوثِ پاک کی ایک نصیحت

پیاری اسلامی بہنو! یکم رَمضانُ المُبارَک کو حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ وِلادت بھی ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی...! آپ گُناہوں سے بچنے والے، نیکیوں پر نیکیاں کرنے والے، اللہ پاک کے پیارے اور پسندیدہ بندے تھے۔ آپ یکم رَمضانُ المُبارَک کو پیدا ہوئے اور مَاشَآءَ اللہ! پیدا ہوتے ہی آپ نے روزہ رکھ لیا۔ (مئے کی لاش، ص4 بتغیر قلیل)

آیئے! بیان کے آخر میں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک نصیحت سنتی ہیں:

حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نافرمانی سے بچنے کی خُوب کوشش کرو! اس کے دروازے کو مضبوط تھام لو...! (بِلاشُبہ) 5 عِبادات (یعنی ایمان، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) بجا لانا اور گُناہ چھوڑ دینا سب سے عظیم، سب کاموں سے بڑھ کر عزّت والا اور اللہ پاک کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے۔ (فتوح الغیب، ص44 ملتقطاً)

اللہ پاک ہمیں گُناہوں سے بچ کر، خوب نیکیاں کرتے ہوئے ماہِ رَمضان گُزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ کاش! ماہِ رَمضان کے صدقے ہم پکّی پکّی نیک بن جائیں۔ اٰمِیْن

www.dawateislami.net

پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا مبارک مہینا اپنی بَرکتیں لُٹا رہا ہے، اس مبارک مہینے میں ثناخوانِ رسول، مبلغِ دعوتِ اسلامی، حاجی محمد مشتاق احمد عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عرس ہوتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کی مختصر جھلکیاں سنتی ہیں چنانچہ

حاجی مشتاق عطاری کی سیرت کی جھلکیاں

☆مبلغِ دعوتِ اسلامی، الحاج قاری محمد مشتاق احمد عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بن مولانا اخلاق احمد کی ولادت غالباً بروز اتوار 18 رمضان المبارک 1386ھ، مطابق یکم جنوری 1967 کو بنّوں (خیبر پختونخواہ، پاکستان) میں ہوئی، ☆کچھ عرصہ فیصل آباد میں بھی قیام رہا اور بعد میں کراچی میں مستقل رہائش اختیار کرلی،[1] ☆آپ بچپن ہی سے نیک ماحول میں زیرِ تربیت رہے، ☆آپ خوش اخلاق، ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے، ☆آپ خوش الحان قاری اور نعت خواں بھی تھے، ☆حصولِ علم دین کے لئے باقاعدہ جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیا لیکن بہت زیادہ تنظیمی (دینی کاموں میں) مصروفیات کی وجہ سے سِلسلۂ تعلیم جاری نہ رکھ سکے، ☆درسِ نظامی کے چار درجے پڑھے تھے مگر دینی معلومات کسی اچھے خاصے عالِم سے کم نہیں تھیں ☆آپ کو قرآن پاک کے 8 پارے حفظ تھے۔[2] ☆آپ بہت اچھے مبلغ تھے ☆اور دینی کاموں کا جذبہ بھی خوب تھا ☆اللہ پاک نے انہیں بہت ترقی عطا فرمائی جنوری 2000 میں شہر بھر کے نگرانوں کی منظوری سے کراچی کے نگران بنے ☆اور اسی سال اکتوبر میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے منصب پر فائز ہوگئے ☆29 شعبانُ المُعظَّم 1423ھ (مطابق 5 نومبر 2002) صبح سوا آٹھ سے ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان اس عارضی دنیا سے انتقال فرما گئے۔ (عطار کا پیارا، ص104)

آخری وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے پاس موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ رات کے وقت

1... عطار کا پیارا، ص 1 2... عطار کا پیارا، ص 3-4

www.dawateislami.net

حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طبیعت بگڑی اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رُخ قبلے کی طرف کر دو۔ آپ کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا۔ آپ آنکھیں بند کئے دُرُود و سلام اور کلمہ طیّبہ کا ورد کرنے لگے۔ کافی دیر تک آپ اسی طرح ذکر و دُرُود میں مصروف رہے اور بلند آواز سے کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پڑھتے پڑھتے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر نزع کا عالَم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپ کی روح اس عارضی دنیا سے کوچ کر گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبرِ مبارک کے اردگرد ایک خاص خوشبو ہر وقت مہکتی رہتی ہے۔ (عطار کا پیارا، ص103)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نذر و نیاز کیجئے

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے خاندان کے کئی ایسے افراد ہوں گے جو انتقال کر گئے ہوں گے، ہمیں انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اور ان کے لیے ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح ہر ماہ میں کئی بزرگانِ دین کے عرس کے دن آتے ہیں، ان کے لیے بھی فاتحہ اور ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔ اس کے بڑے فائدے ہیں۔ زیادہ نہ سہی تو گھر میں پکنے والے کھانے پر ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب بالخصوص اپنے مرحومین اور اولیائے کرام سمیت پوری امت کو بھیجنا چاہیے۔ لہٰذا یہ ذہن بنائیں کہ ممکن ہوا تو روزانہ ورنہ کچھ دن بعد ضرور بالضرور یہ عمل کیا کریں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

روزے کی نیت کے مدنی پھول

پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"فیضانِ رمضان"** سے روزے کی نیت کے متعلق چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ ☆ ادائے روزہ رَمَضان اور نَذْرِ مُعَیَّن اور نَفْل روزوں کیلئے نِیَّت کا وَقت غُروبِ

www.dawateislami.net

آفتاب کے بعد سے ضَحوۂ کُبریٰ یعنی نِصفُ النَّہارِ شرعی سے پہلے پہلے تک ہے اِس پورے وَقت کے دَوران آپ جب بھی نِیَّت کرلیں گی یہ روزے ہو جائیں گے۔[1] ☆نِیَّت دِل کے اِرادے کا نام ہے زَبان سے کہنا شَرط نہیں، مگر زَبان سے کہہ لینا مستحب ہے ☆اگر رات میں رمضان کے روزے کی نِیَّت کریں تو یُوں کہیں: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ یعنی میں نے نِیَّت کی کہ اللہ پاک کے لئے اِس رَمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گی۔ ☆اگر دن میں نِیَّت کریں تو یُوں کہیں: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَان یعنی میں نے نِیَّت کی کہ اللہ پاک کے لئے اِس رَمضان کا فَرض روزہ رکھوں گی۔[2] ☆عَربی میں نِیَّت کے کلمات ادا کرنے اُسی وقت نیّت شمار کئے جائیں گے جبکہ اُن کے معنٰی بھی آتے ہوں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ زَبان سے نِیَّت کرنا خواہ کسی بھی زَبان میں ہو اُسی وَقت کار آمد ہو گی جبکہ اُس وقت دِل میں بھی نیّت موجود ہو۔[3] ☆نِیَّت اپنی مادری زبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔[4] ☆اگر دِن میں نِیَّت کریں تو ضروری ہے کہ یہ نِیَّت کریں کہ میں صُبح سے روزہ دار ہوں۔ اگر اِس طرح نِیَّت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صُبح سے نہیں تو روزہ نہ ہوا۔[5] ☆آپ نے اگر یُوں نِیَّت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے۔ یہ نِیَّت صحیح نہیں۔ بَہَر حال آپ روزہ دار نہ ہوئی۔[6] ☆ماہِ رَمَضان کے دِن میں نہ روزہ کی نِیَّت کی نہ ہی یہ کہ ”روزہ نہیں“ اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضانُ الْمبارَک کا مہینہ ہے تو روزہ نہ ہو گا۔[7] ☆غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر رات کے کسی وَقْت میں بھی نِیَّت کی پھر اِس کے بعد رات ہی میں کھا پیا تو نِیَّت نہ ٹُوٹی، وُہی پہلی ہی کافی ہے

1...ردالمحتار، 3/393
2...الجوہرۃ النیرۃ، 1/175
3...ردالمحتار، 3/393
4...ردالمحتار، 3/393 ملخصًا
5...الجوہرۃ النیرۃ، 1/175
6...عالمگیری، 1/195
7...عالمگیری، 1/195

www.dawateislami.net

پھر سے نِیَّت کرنا ضَروری نہیں۔[1] ☆آپ نے اگر رات میں روزہ کی نِیَّت تو کی مگر پھر راتوں رات پکّا اِرادہ کر لیا کہ روزہ نہیں رکھوں گی۔ تو اب وہ آپ کی، کی ہوئی نِیَّت جاتی رہی۔ ☆اگر نئی نِیَّت نہ کی اور دِن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکی پیاسی رہی تب بھی روزہ نہ ہوا۔[2] ☆روزے کے دَوران توڑنے کی صِرف نِیَّت کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔[3] ☆سحری میں کھانا بھی نِیَّت ہی ہے۔ ☆خواہ ماہِ رَمَضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سحری کھاتے وَقت یہ اِرادہ ہے کہ صُبح کو روزہ نہ رکھوں گی تو یہ سحری کھانا نِیَّت نہیں۔[4] ☆رَمَضانُ الْمبارَک کے ہر روزے کے لئے نئی نِیَّت ضَروری ہے۔ ☆پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پورے ماہِ رَمَضان کے روزے کی نِیَّت کر بھی لی تو یہ نِیَّت صِرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دِنوں کیلئے نہیں۔[5] ☆دورانِ نماز بھی اگر روزے کی نِیَّت کی تو یہ نِیَّت صحیح ہے۔[6]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رِسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے اختتام پر 6 دُرُودِ پاک 2 دعائیں کتاب کے صفحہ نمبر 347 سے پڑھ کر سنائیں

نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ کتاب کے صفحہ نمبر 351 سے پڑھ کر سنائیں

1...الجوہرۃ النیرۃ، 1/175
2...ردالمحتار، 3/398
3...الجوہرۃ النیرۃ، 1/175
4...الجوہرۃ النیرۃ، 1/176
5...الجوہرۃ النیرۃ، 1/176
6...ردالمحتار، 3/398

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

پیاری اسلامی بہنو! ان شاءاللہ الکریم اب ہم معمول کے مطابق اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم بارگاہ میں درودِ پاک کا نذرانہ پیش کریں گی۔

﴿1﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

﴿2﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

www.dawateislami.net

﴿4﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بلند مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص120)

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بَعْض بُزرگوں کی طرف سے بیان کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

﴿6﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصلوٰت علی سید السعادات، ص151 ملخصًا)

www.dawateislami.net

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلنَّبِيِّ اَلْاُمِّيِّ اَلْحَبِيْبِ اَلْعَالِي اَلْقَدْرِ اَلْعَظِيْمِ اَلْجَاهْ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

تو آپ بھی پڑھ لیجئے!

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔) (مدنی پنج سورہ، ص169 تا171)

آیئے آپ بھی پڑھ لیجئے!

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (3 بار پڑھائیں)

مجلس کے اختتام پر پڑھنے کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جو یہ دعا کسی مجلس سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اُس کے لیے خیر (یعنی بھلائی) پر مُہر لگادی جائے گی۔" (سُبْحٰنَ اللّٰہ)

www.dawateislami.net

تو آپ بھی پڑھ لیجئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ (3 بار پڑھائیں)

آیئے غیبت سے بچنے کی دعا پڑھ لیتی ہیں:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد (1 بار پڑھائیں)

تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ ابھی آیتِ درود پڑھی جائے گی تو خاموشی کے ساتھ سنیں اور آیتِ درود سننے کے بعد مل کر درود پاک پڑھیئے گا اور درود پاک کے بعد جب دوبارہ آیتِ مبارکہ پڑھی جائے جب بھی خاموش ہی رہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط صَلٰوۃً وَّسَلَاماً عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

آیت کا پہلا حصہ پڑھ کر کچھ دیر ٹھہر جائیں پھر آیت کا دوسرا حصہ پڑھیں کیونکہ بعض اسلامی بہنیں درمیان میں "حق نبی" کہتی ہیں اور یوں بقیہ آیت خاموشی کے ساتھ نہیں سُن سکتیں لہٰذا آپ کچھ دیر ٹھہر جائیں تاکہ جو "حق نبی" کہنا چاہیں وہ کہہ لیں اب آیت کا دوسرا حصہ پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

نیک اعمال کے اجتماعی جائزہ کا طریقہ

پیاری اسلامی بہنو! حدیثِ پاک میں ہے: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر کے لئے غور و فکر کرنا ساٹھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

اب ہم آخرت کی تیاری "جنت کی تیاری" اور نیک بننے کی نیت سے اپنے اعمال کے بارے میں غور و فکر کر لیتی ہیں۔ تمام اسلامی بہنیں نگاہیں نیچی کئے توجہ کے ساتھ ایک ایک نیک عمل پر غور کرتی جائیں کہ میرا اس پر عمل ہے یا نہیں؟ عمل ہونے کی صورت میں اللہ پاک کا شکر بجالائیں، عمل نہ ہونے کی صورت میں کم اَز کم کسی ایک پر عمل کی نیت فرما لیجیے۔ اللہ پاک ہم سب کو نیک اعمال پر پابندی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یومیہ 47 نیک اعمال

(1) کیا آج اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) سورۂ ملک پڑھ، سن لی؟ (5) تین آیات ترجمہ و تفسیر یا صراط الجنان کے 2 صفحات پڑھے یا سنے؟ (6) شجرۂ شریف کے اَوراد پڑھے؟ (7) 313 بار دُرود شریف پڑھا؟ (8) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (9) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) نگاہیں نیچی رکھیں؟ (11) 12 منٹ اِصلاحی کتب پڑھی؟ (12) اذان کا جواب دیا؟ (13) غصے کا علاج کیا؟ (14) اپنے اعمال کا جائزہ لیا؟ (15) نگران کی اطاعت کی؟ (16) آپ اور جی کہہ کر گفتگو کی؟ (17) مدرسۃُ المدینہ بالغات میں پڑھا یا پڑھایا؟ (18) دینی کاموں کو دو گھنٹے دیئے؟ (19) گھروں کے اندر جھانکنے سے بچیں؟ (20) گھر درس دیا؟ (21) نامحرموں سے شرعی پردہ کیا؟ (22) گھر سے نکلتے ہوئے شرعی پردہ کیا؟ (23) بے پردگی سے بچیں؟ (24) باطنی گناہوں سے بچیں؟ (25) شوہر یا ماں باپ کا ادب بجالائیں؟ (26) گناہوں کی

1... فیض القدیر، 4/582، حدیث: 5897

www.dawateislami.net

صورت میں فوراً توبہ کی ؟(27)سنت کے مطابق کھانا کھایا؟(28)سنتوں پر عمل کیا؟(29)اولاد کی تربیت کی؟(30)نمازِ تہجد پڑھی؟(31)اوّابین یا اِشراق و چاشت پڑھی ؟(32)سنتِ قبلیہ پڑھیں ؟ (33) انفرادی کوشش کی؟(34) چیزیں مانگنے سے بچیں؟(35) جھوٹ، غیبت، چغلی سے بچیں؟ (36)مدنی چینل دیکھا؟(37)ذاتی دوستی سے بچیں؟(38)وقت پر قرض ادا کیا؟(39)نفاق کا گناہ تو نہیں کیا؟(40)صفائی ستھرائی کا دھیان رکھا؟(41)عیب ظاہر تو نہیں کیا؟(42)کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے بسمِ اللہ پڑھی ؟(43)والدین اور پیر و مرشد کے لئے ایصالِ ثواب کیا؟(44)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(45)زبان کو گناہوں سے بچایا؟(46)اشارے سے گفتگو کی ؟(47)قہقہہ لگانے سے بچنے کی کوشش کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆12بار لکھ کر گفتگو☆12بار اشارے سے گفتگو☆12بار نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو۔

ابھی جو ہم نے غور و فکر کیا اس سے متعلق اگر کسی اسلامی بہن نے کچھ معلوم کرنا ہو تو آخر میں اصلاحِ اعمال ذمہ داران سے رابطہ فرمالیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیڈبیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9293713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول



- تیامت کی نشانیاں
- راہ نجات
- انسان شیطان سے کیسے بچے
- ماں باپ کو ستانا حرام ہے



- دنیا پیار کو ترس رہی ہے
- امام جعفر صادق کی مبارک عادتیں
- نیکیوں میں جلدی کیجئے
- سفر معراج اور بیداری نماز



- شیطان کی شیطنت سے بچئے
- برداشت سیکھنا چاہیے
- فضائل دو صحابی صدیق اکبر
- بچوں کی تربیت کیسے کریں؟



- گناہ چھوڑنے کا انعام
- جھوٹ کی تباہ کاریاں
- موت کے قاصد
- شرم و حیا
- رمضان سدھرنے کا مہینا ہے

978-969-722-848-5
01013491

فیضان مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net